

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسناد الخباہین

فی

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

انساب الغائبین

فی

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

۲
طالب دعا - میان اشرف -

۲۹۷۷

جلد ششم ۹۷۷۱
جلد ۴۷۷

نام کتاب	اشد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر جزیری قدس سرہ دم ۷۳۰ھ
ترجمہ	مولانا عبد اشکور فاروقی لکھنوی -
موضوع	سوانح و اذکار صحابہ رسولؐ
نقش اول	۴، رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ
نقش ثانی	صفر المظفر ۱۳۲۸ھ
مذکرہ صحابہ	چھ سوار تالیس
ناشر	مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور
طابع	کمپائن پرنٹرز لاہور
قیمت جلد ششم و ہفتم	

فہرست

ترجمہ اُسد الغابہ جلد ششم

طاہر اشرف

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱	عبداللہ بن علقمہ	۱	۱۸	عبداللہ بن عمرو بن وہب	۱۴
۲	عبداللہ بن عمر جرمی	=	۱۹	عبداللہ بن عمرو بن وقدان	۱۸
۳	عبداللہ بن عمر خطاب	=	۲۰	عبداللہ بن عمرو لشکری	=
۴	عبداللہ بن عمرو بن احوص	=	۲۱	عبداللہ بن عمیر اشجعی	=
۵	عبداللہ بن عمرو بن بکرہ	۶	۲۲	عبداللہ بن عمیر حلمی	=
۶	عبداللہ بن عمرو بن رحام	۷	۲۳	عبداللہ بن عمیر سدوسی	۱۹
۷	عبداللہ بن عمرو بن جنم	۹	۲۴	عبداللہ بن عمیر بن عدی	=
۸	عبداللہ بن عمرو بن حضرمی	=	۲۵	عبداللہ بن عمیر بن قتادہ	=
۹	عبداللہ بن عمرو بن صلحہ	۱۰	۲۶	عبداللہ بن عمیرہ	=
۱۰	عبداللہ بن عمرو بن زید	=	۲۷	عبداللہ بن عنبہ	=
۱۱	عبداللہ بن عمرو بن طفیل	=	۲۸	عبداللہ بن غنمہ مزنی	=
۱۲	عبداللہ بن عمرو بن عاص	=	۲۹	عبداللہ بن عوسجہ بجلی	=
۱۳	عبداللہ بن عمرو بن عوف	۱۳	۳۰	عبداللہ بن عوف	=
۱۴	عبداللہ بن عمرو بن قیس	=	۳۱	عبداللہ بن عوف اشجعی	=
۱۵	عبداللہ بن عمرو بن یوزع	=	۳۲	عبداللہ بن عوف عبد عوف	=
۱۶	عبداللہ بن عمرو کتیت البوسریہ	۱۴	۳۳	عبداللہ بن اللخوف بن عولیت	=
۱۷	عبداللہ بن عمرو بن ہلال	=	۳۴	عبداللہ بن عولیم	=

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۳۳	علقمة بن جناده	۵۹	۵۵	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۷۰
۳۴	علقمة بن حارث	۵۹	۵۶	بن ابی طالب	۷۱
۳۵	علقمة بن حجر	۵۹	۵۷	علی بن طلحہ	۷۱
۳۶	علقمة	۵۹	۵۸	علی بن ابی العاص	۷۱
۳۷	علقمة بن حوشب	۶۰	۵۹	علی بن عبید اللہ	۷۱
۳۸	علقمة بن حویرث	۶۶	۶۰	علی بن عدی	۷۱
۳۹	علقمة بن رمثہ	۶۶	۶۱	علی بن امی علمی سلمی	۷۱
۴۰	علقمة بن سفیان	۶۶	۶۲	علی ممیری	۷۱
۴۱	علقمة ابو سماک	۶۷	۶۳	علی ابو علی جلالی	۷۲
۴۲	علقمة بن سسی	۶۷	۶۴	علی بن ہبار	۷۲
۴۳	علقمة بن طلحہ	۶۷	۶۵	علی بن خمیر	۷۳
۴۴	علقمة بن علاثر	۶۷	۶۶	عمار بن سعد قرظ موزن	۷۳
۴۵	علقمة بن فنوا	۶۸	۶۷	عمار بن عبید خشعی	۱۰۵
۴۶	علقمة بن مجزر	۶۸	۶۸	عمار بن غیلانی	۷۳
۴۷	علقمة بن ناجیہ	۶۸	۶۹	عمار بن کعب	۷۳
۴۸	علقمة بن نضلہ	۶۸	۷۰	عمار بن معاذ	۷۳
۴۹	علقمة بن وقاص	۶۹	۷۱	عمار بن یاسر	۱۰۸
۵۰	علقمة بن یزید	۶۹	۷۲	عمارہ بن احمر مازنی	۱۰۸
۵۱	علی بن الحکم سلمی	۶۹	۷۳	عمارہ بن ادس	۷۳
۵۲	علی بن رفاعہ	۷۰	۷۴	عمارہ بن ثابت	۱۰۹
۵۳	علی بن رکانہ	۷۰	۷۵	عمارہ بن حزم	۷۳
۵۴	علی بن شیبان	۷۰	۷۵	عمارہ بن خنزج	۷۳

ردیف	نام	تخلص	زادگاه	تاریخ وفات
۸۰	عمار بن ابی نسی	۵۰	۵۰	۵۰
۸۱	عمار بن محمد	۵۸	۵۸	۵۸
۸۲	عمار بن زید	۵۹	۵۹	۵۹
۸۳	عمار بن رستم	۶۰	۶۰	۶۰
۸۴	عمار بن زکریا	۶۱	۶۱	۶۱
۸۵	عمار بن محمد	۶۲	۶۲	۶۲
۸۶	عمار بن محمد	۶۳	۶۳	۶۳
۸۷	عمار بن محمد	۶۴	۶۴	۶۴
۸۸	عمار بن محمد	۶۵	۶۵	۶۵
۸۹	عمار بن محمد	۶۶	۶۶	۶۶
۹۰	عمار بن محمد	۶۷	۶۷	۶۷
۹۱	عمار بن محمد	۶۸	۶۸	۶۸
۹۲	عمار بن محمد	۶۹	۶۹	۶۹
۹۳	عمار بن محمد	۷۰	۷۰	۷۰
۹۴	عمار بن محمد	۷۱	۷۱	۷۱
۹۵	عمار بن محمد	۷۲	۷۲	۷۲
۹۶	عمار بن محمد	۷۳	۷۳	۷۳
۹۷	عمار بن محمد	۷۴	۷۴	۷۴
۹۸	عمار بن محمد	۷۵	۷۵	۷۵
۹۹	عمار بن محمد	۷۶	۷۶	۷۶
۱۰۰	عمار بن محمد	۷۷	۷۷	۷۷
۱۰۱	عمار بن محمد	۷۸	۷۸	۷۸
۱۰۲	عمار بن محمد	۷۹	۷۹	۷۹
۱۰۳	عمار بن محمد	۸۰	۸۰	۸۰
۱۰۴	عمار بن محمد	۸۱	۸۱	۸۱
۱۰۵	عمار بن محمد	۸۲	۸۲	۸۲
۱۰۶	عمار بن محمد	۸۳	۸۳	۸۳
۱۰۷	عمار بن محمد	۸۴	۸۴	۸۴
۱۰۸	عمار بن محمد	۸۵	۸۵	۸۵
۱۰۹	عمار بن محمد	۸۶	۸۶	۸۶
۱۱۰	عمار بن محمد	۸۷	۸۷	۸۷
۱۱۱	عمار بن محمد	۸۸	۸۸	۸۸
۱۱۲	عمار بن محمد	۸۹	۸۹	۸۹
۱۱۳	عمار بن محمد	۹۰	۹۰	۹۰
۱۱۴	عمار بن محمد	۹۱	۹۱	۹۱
۱۱۵	عمار بن محمد	۹۲	۹۲	۹۲
۱۱۶	عمار بن محمد	۹۳	۹۳	۹۳
۱۱۷	عمار بن محمد	۹۴	۹۴	۹۴
۱۱۸	عمار بن محمد	۹۵	۹۵	۹۵
۱۱۹	عمار بن محمد	۹۶	۹۶	۹۶
۱۲۰	عمار بن محمد	۹۷	۹۷	۹۷
۱۲۱	عمار بن محمد	۹۸	۹۸	۹۸
۱۲۲	عمار بن محمد	۹۹	۹۹	۹۹
۱۲۳	عمار بن محمد	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۲۴	عمار بن محمد	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۲۵	عمار بن محمد	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۲۶	عمار بن محمد	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۲۷	عمار بن محمد	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۲۸	عمار بن محمد	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۲۹	عمار بن محمد	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۳۰	عمار بن محمد	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۳۱	عمار بن محمد	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۳۲	عمار بن محمد	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۳۳	عمار بن محمد	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۳۴	عمار بن محمد	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۱۳۵	عمار بن محمد	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۱۳۶	عمار بن محمد	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۱۳۷	عمار بن محمد	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۳۸	عمار بن محمد	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۳۹	عمار بن محمد	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۴۰	عمار بن محمد	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۴۱	عمار بن محمد	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۴۲	عمار بن محمد	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۴۳	عمار بن محمد	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۴۴	عمار بن محمد	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۴۵	عمار بن محمد	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۴۶	عمار بن محمد	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۴۷	عمار بن محمد	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۴۸	عمار بن محمد	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۴۹	عمار بن محمد	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۵۰	عمار بن محمد	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۲۳	عبداللہ بن مغیرہ	۵۳	۱۴۵	عبداللہ بن باد	۶۰
۱۲۴	عبداللہ بن مغیرہ بن معقیب	۵۴	۱۴۶	عبداللہ بن بانی	۶۱
۱۲۵	عبداللہ کنیت ابو مغیرہ	۵۵	۱۴۷	عبداللہ بن ہبیب	۶۲
۱۲۶	عبداللہ بن مقرن	۵۶	۱۴۸	عبداللہ کنیت ابو ہریرہ	۶۳
۱۲۷	عبداللہ بن منتفق	۵۷	۱۴۹	عبداللہ بن ہراج	۶۴
۱۲۸	عبداللہ بن مہذب	۵۸	۱۵۰	عبداللہ بن ہشام	۶۵
۱۲۹	عبداللہ بن ابی میسرہ	۵۹	۱۵۱	عبداللہ بن بلال بن عبداللہ	۶۶
۱۳۰	عبداللہ بن ناشج	۶۰	۱۵۲	عبداللہ بن بلال مزنی	۶۷
۱۳۱	عبداللہ بن نخام	۶۱	۱۵۳	عبداللہ بن بلالی	۶۸
۱۳۲	عبداللہ بن نصر سلمی	۶۲	۱۵۴	عبداللہ مہند	۶۹
۱۳۳	عبداللہ بن نصر سلمی	۶۳	۱۵۵	عبداللہ بن شہیم	۷۰
۱۳۴	عبداللہ بن نصر قریشی	۶۴	۱۵۶	عبداللہ بن واقد	۷۱
۱۳۵	عبداللہ بن نصر کنانی	۶۵	۱۵۷	عبداللہ بن وائل	۷۲
۱۳۶	عبداللہ بن نصر بن مالک	۶۶	۱۵۸	عبداللہ بن ودیعہ	۷۳
۱۳۷	عبداللہ بن نعمان	۶۷	۱۵۹	عبداللہ بن وراح	۷۴
۱۳۸	عبداللہ بن یانعمی	۶۸	۱۶۰	عبداللہ بن وقدان بن شمس	۷۵
۱۳۹	عبداللہ بن نعیم	۶۹	۱۶۱	عبداللہ بن ولید بن الولید	۷۶
۱۴۰	عبداللہ بن نعیم بن نخام	۷۰	۱۶۲	عبداللہ بن وہب اسدی	۷۷
۱۴۱	عبداللہ بن نقیل	۷۱	۱۶۳	عبداللہ بن وہب دوسی	۷۸
۱۴۲	عبداللہ بن ابی نملہ	۷۲	۱۶۴	عبداللہ بن وہب بن زمعہ	۷۹
۱۴۳	عبداللہ بن نوفل	۷۳	۱۶۵	عبداللہ بن یاسر	۸۰
۱۴۴	عبداللہ بن نہیک	۷۴	۱۶۶	عبداللہ بن یامیل	۸۱

مَنبر شمار	نام	صفحه	مَنبر شمار	نام	صفحه
١٤٤	عبد اللہ بن یزید	١٨٩	٤٤	عبد الرحمن کنیت ابو محمد انصاری	٤٦
١٤٨	عبد اللہ بن یزید	١٩٠	=	عبد الرحمن بجید	=
١٤٩	عبد اللہ کنیت ابو یزید قرنی	١٩١	٤٤	عبد الرحمن بن بدیل	=
١٥٠	عبد اللہ بن یزید نخعی	١٩٢	=	عبد الرحمن بن بشیر	٤٤
١٥١	عبد اللہ بن یزید بن مبارک	١٩٣	=	عبد الرحمن بن ثابت بن صامت	=
١٥٢	عبد اللہ شکر	١٩٤	٤٨	عبد الرحمن بن ثابت بن قیس	=
١٥٣	عبد الجبار بن حارث	١٩٥	=	عبد الرحمن بن لوبان	=
١٥٤	عبد الجبار بن ربیع	١٩٦	٤٩	عبد الرحمن	٤٨
١٥٥	عبد الحارث بن انس	١٩٧	٥٠	عبد الرحمن بن حیر	=
١٥٦	عبد الحجاز بن عبد المدان	١٩٨	=	عبد الرحمن بن حارث	٤٩
١٥٥	عبد الحمید بن حفص	١٩٩	=	عبد الرحمن بن حارث	٨٠
١٥٨	عبد الحمید بن عبد اللہ	٢٠٠	=	عبد الرحمن بن حاطب	=
١٥٩	عبد خیر بن یزید	٢٠١	٥١	عبد الرحمن بن حبیب خطمی	=
١٨٠	عبد خیر	٢٠٢	=	عبد الرحمن بن حزن	٨١
١٨١	عبد ربیع بن دق	٢٠٣	=	عبد الرحمن بن حسان	=
١٨٢	عبد الرحمن بن ابنی	٢٠٤	=	عبد الرحمن بن حسنہ	٨٢
١٨٣	عبد الرحمن بن اذیمہ	٢٠٥	٥٢	عبد الرحمن بن ام الحکم	٨٤
١٨٤	عبد الرحمن بن ارقم	٢٠٦	٥٣	عبد الرحمن حمیری	٨٥
١٨٥	عبد الرحمن بن ازہر	٢٠٧	٥٣	عبد الرحمن بن حنبل	٨٦
١٨٦	عبد الرحمن بن اسعد	٢٠٨	٥٥	عبد الرحمن بن خالد	=
١٨٧	عبد الرحمن بن اسود	٢٠٩	=	عبد الرحمن بن خباب سلمی	٨٨
١٨٨	عبد الرحمن ایثم انصاری	٢١٠	=	عبد الرحمن بن خبیب	

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۱۵۴	عمرو بن عثم طفیل	۲۲۶	۱۴۶	عمرو ابو سعید	۲۰۴
	عمرو بن طلح	۲۲۷		عمرو بن سعید	۲۰۵
۱۵۵	عمرو بن طلح بن ینید	۲۲۸		عمرو بن سفیان	۲۰۶
۱۵۸	عمرو بن عاص	۲۲۹		عمرو بن سفیان بن عبد شمس	۲۰۷
	عمرو بن عامر	۲۳۰	۱۴۷	عمرو بن سفیان	۲۰۸
۱۵۹	عمرو بن عامر بن مالک	۲۳۱		عمرو بن ابی سلالہ	۲۰۹
	عمرو بن عبد الاسد	۲۳۲	۱۴۸	عمرو بن اسلم	۲۱۰
	عمرو بن عبد اللہ اصم	۲۳۳		عمرو بن سلیم حونی	۲۱۱
	عمرو بن عبد اللہ	۲۳۴	۱۴۹	عمرو بن حلیم	۲۱۲
	انصاری			عمرو بن سلیمان	۲۱۳
	عمرو بن عبد اللہ ثنا	۲۳۵		عمرو بن سمرہ	۲۱۴
	شامی			عمرو بن سنان	۲۱۵
۱۶۰	عمرو بن عبد اللہ خبابی	۲۳۶		عمرو بن سہل	۲۱۶
	عمرو بن عبد اللہ ابو عیاض	۲۳۷	۱۵۱	عمرو بن شاکس	۲۱۷
	عمرو بن عبد الحارث	۲۳۸	۱۵۳	عمرو بن شبل	۲۱۸
	عمرو بن عبد	۲۳۹	"	عمرو بن شراحیل	۲۱۹
۱۶۱	عمرو بن فضلہ			عمرو بن شرجیل	۲۲۰
۱۶۲	عمرو بن عبد	۲۴۰		عمرو ابو شریح	۲۲۱
۱۶۳	نہم اسلمی		۱۵۴	عمرو بن شعبہ	۲۲۲
"	عمرو بن عبسہ	۲۴۱		عمرو بن شعوا	۲۲۳
"	عمرو بن عبید اللہ	۲۴۲	"	عمرو بن ضلیع	۲۲۴
"	عمرو بن عتبہ	۲۴۳		عمرو بن طفیل	۲۲۵

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۴۴	عمرو بن عثمان	۱۷۳	۲۶۶	عمرو بن قیس	۱۸۱
۲۴۵	عمرو بن عجلانی	۱۷۴	۲۶۷	عمرو بن قیس بن جدی	۱۸۱
۲۴۶	عمرو بن عطیہ	۱۷۵	۲۶۸	عمرو بن قیس بن زائدہ	۱۸۲
۲۴۷	عمرو ابو عطیہ	۱۷۶	۲۶۹	عمرو بن قیس بن زید	۱۸۲
۲۴۸	عمرو بن عقبہ	۱۷۷	۲۷۰	عمرو بن قیس بن مالک	۱۸۳
۲۴۹	عمرو بن ابی عقبہ	۱۷۸	۲۷۱	عمرو بن کعب یمامی	۱۸۳
۲۵۰	عمرو بن عقیس	۱۷۹	۲۷۲	عمرو بن مانہ	۱۸۳
۲۵۱	عمرو بن ابی عمر عجلانی	۱۸۰	۲۷۳	عمرو بن مالک اشجعی	۱۸۴
۲۵۲	عمرو بن ابو عمر	۱۸۱	۲۷۴	عمرو بن مالک اوسی	۱۸۵
۲۵۳	عمرو بن ابی عمر	۱۸۲	۲۷۵	عمرو بن مالک اوسی	۱۸۵
۲۵۴	عمرو بن عمیر	۱۸۳	۲۷۶	عمرو بن مالک بن جعفر	۱۸۶
۲۵۵	عمرو بن عتمہ	۱۸۴	۲۷۷	عمرو بن مالک بن قیس	۱۸۶
۲۵۶	عمرو بن عوف	۱۸۵	۲۷۸	عمرو بن حصن	۱۸۶
۲۵۷	عمرو بن عوف بن زید	۱۸۶	۲۷۹	عمرو بن محمد	۱۸۸
۲۵۸	عمرو بن عوف بن یزید	۱۸۷	۲۸۰	عمرو بن مخزوم	۱۸۸
۲۵۹	عمرو بن غزبہ	۱۸۸	۲۸۱	عمرو بن مرداس	۱۸۸
۲۶۰	عمرو بن عنم	۱۸۹	۲۸۲	عمرو بن مرہ	۱۸۹
۲۶۱	عمرو بن غیلانی	۱۹۰	۲۸۳	عمرو بن مسلم	۱۸۹
۲۶۲	عمرو ابو فراس	۱۹۱	۲۸۴	عمرو بن مطرف	۱۹۰
۲۶۳	عمرو بن نعواء	۱۹۲	۲۸۵	عمرو بن مطعم	۱۹۰
۲۶۴	عمرو بن قاری	۱۹۳	۲۸۶	عمرو بن مساذ بن نعمان	۱۹۰
۲۶۵	عمرو بن قرہ	۱۹۴			

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
٢٩٩	عبد الرحمن بن عيسى	١٣٠	٣٢٢	عبد الرحمن بن معاذ بن عثمان	١٣٩
٣٠٠	عبد الرحمن بن غنام	=	٣٢٣	عبد الرحمن بن معاوية	=
٣٠١	عبد الرحمن بن غنم	١٣١	٣٢٤	عبد الرحمن بن معقل	١٤٠
٣٠٢	عبد الرحمن بن فلان	١٣٢	٣٢٥	عبد الرحمن بن عمر انصاري	=
٣٠٣	عبد الرحمن بن قتاده	=	٣٢٦	عبد الرحمن بن مكفوف	=
٣٠٤	عبد الرحمن بن ابي قراد	١٣٣	٣٢٧	عبد الرحمن بن مل	١٤١
٣٠٥	عبد الرحمن بن قرط	=	٣٢٨	عبد الرحمن بن نعمان	١٤٢
٣٠٦	عبد الرحمن بن قبطي	١٣٤	٣٢٩	عبد الرحمن بن نيار	=
٣٠٧	عبد الرحمن بن كعب	=	٣٣٠	عبد الرحمن بن مرثله	١٤٣
٣٠٨	عبد الرحمن بن اشر	=	٣٣١	عبد الرحمن بن وائل	=
٣٠٩	عبد الرحمن بن مانع	=	٣٣٢	عبد الرحمن بن منصور	١٤٤
٣١٠	عبد الرحمن بن مالك	=	٣٣٣	عبد الرحمن بن يربوع	=
٣١١	عبد الرحمن بن محمد	١٣٥	٣٣٤	عبد الرحمن بن يزيد بن حارم	=
٣١٢	عبد الرحمن بن محرز	=	٣٣٥	عبد الرحمن بن رافع	١٤٥
٣١٣	عبد الرحمن بن مداح	=	٣٣٦	عبد الرحمن بن يزيد بن عامر	=
٣١٤	عبد الرحمن بن مربع	=	٣٣٧	عبد الرحمن بن نعيم	=
٣١٥	عبد الرحمن بن مرقع	١٣٦	٣٣٨	عبد الرحمن بن	=
٣١٦	عبد الرحمن بن مزني والد عمرو	=	٣٣٩	عبد الرحمن بن خولاني	١٤٦
٣١٧	عبد الرحمن بن مزني	=	٣٤٠	عبد العزيز بن ابيهم	=
٣١٨	عبد الرحمن بن مسعود	=	٣٤١	عبد العزيز بن بدر بن زيد	=
٣١٩	عبد الرحمن بن مساع	١٣٧	٣٤٢	عبد العزيز بن سخر	١٤٧
٣٢٠	عبد الرحمن بن مسباغ	=	٣٤٣	عبد العزيز بن سيف	=
٣٢١	عبد الرحمن بن معاذ بن جيل	١٣٨			

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	نمبر شمار
٣٢٢	عبد العزيز بن عبد الله بن اسد	١٢٤	٣٦٦	عبد بن زمره	١٥٦
٣٢٥	عبد العزيز والد عبد القفور	١٢٨	٣٦٤	عبد والد زمره	١٥٤
٣٢٦	عبد العزيز بن يمان	=	٣٦٨	عبد بن عبد	=
٣٢٤	عبد عمرو بن عبد جبل	١٢٩	٣٦٩	عبد بن عبد جدي	=
٣٢٨	عبد عمرو بن نضله خراعي	=	٣٤٠	عبد عربي	١٥٨
٣٢٩	عبد عوف بن عبد الحارث	=	٣٤١	عبد بن غنم	=
٣٥٠	عبد قيس بن لائي	=	٣٤٢	عبد بن قيس	=
٣٥١	عبد القيوم	١٥٠	٣٤٣	عبد مزني	=
٣٥٢	عبد المطلب بن ربيع	=	٣٤٤	عبد بن حزن	=
٣٥٣	عبد الملك بن اكيديه	١٥١	٣٤٥	عبد بن حساس	١٥٩
٣٥٤	عبد الملك جحي	=	٣٤٦	عبد غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم	=
٣٥٥	عبد الملك بن عباد	=	٣٤٤	عبد بن مسهر	=
٣٥٦	عبد الملك بن عاتقه ثقفى	١٥٢	٣٤٨	عبد بن مغيث	١٦٠
٣٥٤	عبد مناف بن عبد الله	=	٣٤٩	عبد بن عامر	=
٣٥٨	عبد لال	١٥٣	٣٨٠	عبد بن غفاري	=
٣٥٩	عبد الواحد	=	٣٨١	عبد الله بن اسلم	١٦١
٣٦٠	عبد يليل بن عمرو	١٥٤	٣٨٢	عبد بن اسود	=
٣٦١	عبد يليل بن ناشب	=	٣٨٣	عبد بن لبر	=
٣٦٢	عبد بن ازدر	=	٣٨٤	عبد الله بن تيهان	=
٣٦٣	عبد بن حبش	١٥٥	٣٨٥	عبد الله بن حارث	=
٣٦٤	عبد بن جندى	=	٣٨٩	عبد الله والد حرب	١٦٢
٣٦٥	عبد الجود ورو	=	٣٨٤	عبد الله بن عبد الخالق	=

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۷۳	عوف بن اثاثہ	۲۲۰	۲۹۴	عومیر بن ابیض عجلانی	۲۲۵
۲۷۴	عوف بن حارث	=	۲۹۵	عومیر ابو تمیم	۲۲۶
۲۷۵	عوف ابو واقد	=	۲۹۶	عومیر بن عامر	=
۲۷۶	عوف بن حصیرہ	=	۲۹۷	عیاش بن ابی ثور	۲۲۷
۲۷۷	عوف بن خشعمی	=	۲۹۸	عیاش بن ابی ربیعہ	=
۲۷۸	عوف بن ولیم	=	۲۹۹	عیاض النصارى	۲۲۸
۲۷۹	عوف بن ربیع	۲۲۱	۳۰۰	عیاض ثقفی	=
۲۸۰	عوف بن سراقہ	=	۳۰۱	عیاض بن جمہور	=
	ضمیری	=	۳۰۲	عیاض بن حارث	=
۲۸۱	عوف بن سلمہ	=	۳۰۳	عیاض بن حماد	۲۲۹
۲۸۲	عوف ابی شبیل	=	۳۰۴	عیاض بن رہبر	=
۲۸۳	عوف بن عفرہ	=	۳۰۵	عیاض بن زید عبدی	=
۲۸۴	عوف بن قعقاع	=	۳۰۶	عیاض بن سلیمان	=
۲۸۵	عوف بن مالک	۲۲۲	۳۰۷	عیاض بن عبد اللہ ثقفی	۲۳۰
۲۸۶	عوف بن مالک بن عبد کلال	۲۲۳	۳۰۸	عیاض بن عبد اللہ ذہاب مدنی	=
۲۸۷	عوف بن نجدہ	=	۳۰۹	عیاض بن عبد اللہ ضمیری	۲۳۱
۲۸۸	عوف بن نعمان	=	۳۱۰	عیاض بن عمرو	=
۲۸۹	عون بن جعفر	=	۳۱۱	عیاض بن عمرو بن ملیک	۲۳۲
۲۹۰	عون بن عباس	۲۲۴	۳۱۲	عیاض بن غطفان	۲۳۳
۲۹۱	عولیت بن انبط	۲۲۵	۳۱۳	عیاض بن غنم	=
۲۹۲	عومیر ابو تمیم	=	۳۱۴	عیاض کندی	=
۲۹۳	عومیر بن ساعدہ	=	۳۱۵	عیاض بن مرثد غنوی	=

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۱۶	عیسیٰ بن عقبہ ثقفی	۲۳۴	۳۳۸	غنی بن قطیب	۲۴۲
۳۱۷	عیسیٰ بن لقم عیسی	=	۳۳۹	غنیم بن قیس مازنی	۲۴۳
۲۱۸	عینہ بن حصن	=	۳۴۰	غیلان بن سلمہ	=
۳۱۹	عینہ بن عائشہ مرانی	۲۳۵	۳۴۱	غیلان بن عمرو	۲۴۴
۳۲۰	حاضرہ بن سمرہ	=	۳۴۲	غیلان	۲۴۵
۳۲۱	غالب بن البحر	۲۳۶	۳۴۳	فاتک ابو خزیم	=
۳۲۲	غالب بن بشر	=	۳۴۴	فاتک بن زید	=
۳۲۳	غالب بن عبد اللہ	=	۳۴۵	فاتک بن عمرو خطمی	=
۳۲۴	غالب بن فضالہ	۲۳۷	۳۴۶	فاتک	=
۳۲۵	غرفہ ازدی	=	۳۴۷	فاکہ بن بشر	=
۳۲۶	غرفہ بن حارث کنڈی	۲۳۸	۳۴۸	فاکہ بن سعد	=
۳۲۷	غرقہ البوشیب	=	۳۴۹	فاکہ بن سکن	=
۳۲۸	غزیرہ بن حارث	=	۳۵۰	فاکہ بن عمرو داری	۲۴۶
۳۲۹	غزیرہ بن عمرو	۲۳۹	۳۵۱	فاکہ بن نعمان	۲۴۷
۳۳۰	غسان بن خفیس	=	۳۵۲	فجیح بن عبد اللہ	=
۳۳۱	غسان البویخی	=	۳۵۳	فدیک البو بشر	=
۳۳۲	غشمیر بن دریدہ	۲۴۰	۳۵۴	فدیک ابو عمرو	۲۴۸
۳۳۳	غصیف بن حارث کنڈی	=	۳۵۵	فراہ بن حیان	=
۳۳۴	غطیف بن حارث کنڈی	۲۴۱	۳۵۶	فراہ بن خرائی	=
۳۳۵	غطیف	=	۳۵۷	فراہ بن حابس	=
۳۳۶	غنام بن اوس	=	۳۵۸	فراہ بن صفیہ	۲۴۹
۳۳۷	غنام ابو عبد الرحمن	۲۴۲	۳۵۹	فراہ بن عمرو لشی	=

ممبر شمار	نام	صفحہ	ممبر شمار	نام	صفحہ
۴۷۶	عتیبہ بن فرقد	۲۰۲	۴۹۸	عثمان بن عبید غنم	۲۱۶
۴۷۷	عتیبہ بن ابی کہب	۲۰۳	۴۹۹	عثمان بن عبید اللہ بن عثمان	۲۱۷
۴۷۸	عتیبہ بن مسعود ہزلی	۲۰۴	۵۰۰	عثمان بن عبید اللہ بن مدیر	۲۱۸
۴۷۹	عتیبہ بن ندر سلمی	=	۵۰۱	عثمان بن عثمان ثقفی	۲۱۹
۴۸۰	عتیبہ بن نیار	۲۰۶	۵۰۲	عثمان بن عثمان بن سرید	۲۲۰
۴۸۱	عتیبہ بن ابی وقاص	=	۵۰۳	عثمان بن عفان امیر المومنین	۲۲۱
۴۸۲	عتیبہ بن عرقب	۲۰۷	۵۰۴	عثمان بن عمرو انصاری	۲۲۲
۴۸۳	عتیبہ بن قیس	=	۵۰۵	عثمان بن عمرو	۲۲۳
۴۸۴	عتیبہ بن حارث	۲۰۸	۵۰۶	عثمان بن قیس	۲۲۴
۴۸۵	عتیبہ بن تہان	=	۵۰۷	عثمان بن محمد بن طلحہ	۲۲۵
۴۸۶	عتیبہ بن قیس	۲۰۹	۵۰۸	عثمان بن مطعون	۲۲۶
۴۸۷	عثامہ بن قیس	=	۵۰۹	عثمان بن معاذ	۲۲۷
۴۸۸	عتیم بن ربعہ	۲۱۰	۵۱۰	عثمہ	۲۲۸
۴۸۹	عثمان بن ارقم	=	۵۱۱	عتیم بن کثیر	۲۲۹
۴۹۰	عثمان بن ارتق	=	۵۱۲	عجری بن مانع	۲۳۰
۴۹۱	عثمان بن خنیف	۲۱۱	۵۱۳	عجوز بن نمیر	۲۳۱
۴۹۲	عثمان بن ربعہ	=	۵۱۴	عجیر بن نید	۲۳۲
۴۹۳	عثمان بن شماس	۲۱۲	۵۱۵	عدا بن خالد	۲۳۳
۴۹۴	عثمان بن طلحہ	=	۵۱۶	عداس شیبہ بن ربعہ	۲۳۴
۴۹۵	عثمان بن ابی عاص	۲۱۳	۵۱۷	عداس بن عاصم	۲۳۵
۴۹۶	عثمان بن عامر	۲۱۴	۵۱۸	عدی بن بداء	۲۳۶
۴۹۷	عثمان عبد الرحمن	۲۱۵	۵۱۹	عدی بن ابوالبداح	۲۳۷

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۵۲۰	عدی بن تمیم	۲۳۹	۵۴۲	عراہہ عبدالرحمن	۲۵۰
۵۲۱	عدی تیمی	"	۵۴۳	عراض بن ساریہ	"
۵۲۲	عدی جذامی	۲۴۰	۵۴۴	عزرب کنزی	۲۵۱
۵۲۳	عدی بن حاتم	"	۵۴۵	عرس بن عامر	"
۵۲۴	عدی بن ربیعہ بن سوادہ	۲۴۳	۵۴۶	عرس بن عمیرہ	"
۵۲۵	عدی بن ربیعہ	"	۵۴۷	عرس بن قیس	۲۵۲
۵۲۶	عدی بن ابی زغباء	"	۵۴۸	عرفجہ بن اسعد	"
۵۲۷	عدی بن زید	"	۵۴۹	عرفجہ بن خنیمہ	"
۵۲۸	عدی بن شراحیل	۲۴۲	۵۵۰	عرفجہ بن شریح	"
۵۲۹	عدی بن عبد	"	۵۵۱	عرفجہ بن ہرثمہ	۲۵۳
۵۳۰	عدی بن عدی بن عمیرہ	۲۴۶	۵۵۲	عرفجہ بن ابی یزید	۲۵۴
۵۳۱	عدی بن عمرو بن سیدہ	۲۴۶	۵۵۳	عرفطہ انصاری	"
۵۳۲	عدی بن عمیرہ بن فروہ	"	۵۵۴	عرفطہ بن حباب	۲۵۵
۵۳۳	عدی بن عمیرہ	"	۵۵۵	عرفطہ بن فضلہ	"
۵۳۴	عدی بن فروہ	۲۴۷	۵۵۶	عرفطہ بن نہیک	"
۵۳۵	عدی بن قیس	۲۴۸	۵۵۷	عروہ بن اثاثہ	"
۵۳۶	عدی بن مرہ	"	۵۵۸	عروہ بن اسماء	"
۵۳۷	عدی بن نضلہ	"	۵۵۹	عروہ بن جعد	۲۵۶
۵۳۸	عدی بن نوفل	۲۴۹	۵۶۰	عروہ سعدی	"
۵۳۹	عدی بن ہمام	"	۵۶۱	عروہ بن عامر جہنی	۲۵۷
۵۴۰	عراہہ بن اوس	"	۵۶۲	عروہ بن عامر عجبیہ	"
۵۴۱	عراہہ بن شماخ	۲۵۰	۵۶۳	عروہ بن عبد العزی	"

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۴۶	قسامہ بن حنظلہ طائی	۲۷۳	۴۶۷	قنفہ بن عمیر	۲۸۱
۴۴۷	قسامہ بن زہیر	"	۴۶۸	مہتد بن مطرف	۲۸۲
۴۴۸	قشیر ابوسرائیل	۲۷۴	۴۶۹	قیس ابوالاقلح	"
	قصلی بن ظالم	"	۴۷۰	قیس انصاری	۲۸۳
۴۴۹	قصی بن عمرو	"	۴۷۱	قیس بن بجدا	
۴۵۰	قضاعی بن عامر ویلی	"	۴۷۲	قیس یمینی	
۴۵۱	قضاعی بن عمرو	"	۴۷۳	قیس بن جابر	
۴۵۲	قطیبہ بن جزی	۲۷۷	۴۷۴	قیس بن ابوجبرہ	۲۸۴
۴۵۳	قطیبہ بن عامر	"	۴۷۵	قیس بن جبرہ	"
۴۵۴	قطیبہ بن عبد	۲۷۸	۴۷۶	قیس حزامی	
۴۵۵	قطیبہ بن قتادہ	"	۴۷۷	قیس بن جبرہ	
۴۵۶	قطیبہ بن مالک	۲۷۹	۴۷۸	قیس بن حارث یمینی	۲۸۵
۴۵۷	قطن بن حارثہ	۲۷۹	۴۷۹	قیس بن حارث اسدی	
۴۵۸	قعقاع بن ابی حذر اسلمی	"	۴۸۰	قیس بن حارث عدی	
۴۵۹	قعقاع ابن عمرو یمینی		۴۸۱	قیس بن ابی جازم	
۴۶۰	قعقاع بن معبد			بجلی الحمسی	
۴۶۱	قعقاع		۴۸۲	قیس بن جازم منقری	۲۸۶
۴۶۲	قضیر غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم		۴۸۳	قیس بن جازم منقری	"
۴۶۳	قلیب محمد بن سعید		۴۸۴	قیس بن مصیب ذی العصبہ	
۴۶۴	قند ابوالفتح		۴۸۵	قیس بن خارجہ	۲۸۷
۴۶۵	قنم بن دارم	"	۴۸۶	قیس بن خمرشہ	
۴۶۶	قنان ابو عبد اللہ	"	۴۸۷	قیس بن خشمش	

ترجمہ اُسد الغشا جلد ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب العین والباء

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ کنیت اُکلی ابو بقرہ۔ بذیم اور جنادہ کے والد ہیں طبری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے انھیں پچاس دلوں دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کنیت کے باب میں لکھا یہاں انکا تذکرہ کسی نے نہیں لکھا

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو مگر انکی حدیث محدثین کے نزدیک مرسل ہو۔ اسے عبد اللہ بن مرہ بوع نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر حرمی۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں اسے مروی ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک طرت لے گئے تھے جس میں پانی تھا حضرت نے اس میں اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے اور حضرت نے انھیں حکم دیا تھا کہ راستے میں تمہیں چنانہیں پانی لے لو اس طرت کو بخر لیا کرنا اور جب قدر پانی اس میں موجود ہوا سکو بدستور باقی رہنے دینا پھر جس وقت اپنے شہر میں پہنچو تو اس پانی کو اس مقام پر چھڑک دینا اور وہاں مسجد بنالینا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن (امیر المومنین) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

قریشی عدوی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا اُکلی والدہ اور اُکلی بن ام المومنین حفصہ کی والدہ زریب

بنت مطلق بن حبیب تھے ہیں۔ یہ اپنے والد کے ساتھ یحییٰ بن سلمان ہو گئے تھے سن بلوغ کو نہ پہنچے تھے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ ان کا اسلام ان کے والد کے اسلام سے بھی پہلے تھا مگر یہ صحیح نہیں۔ سب لوگوں کا اس امر پر اجماع ہو کہ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمسنی کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور انکی شرکت احد میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ احد میں شریک تھے اور بعض کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بھی انکو نابالغوں کے ساتھ واپس کر دیا تھا۔

ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت عمر بن خطاب اسلام لائے تو انھوں نے دریافت کیا کہ مکہ میں کون شخص بات کو زیادہ شہور کیا کرتا ہو لوگوں نے بیان کیا کہ جمیل بن عمر جمیل پس حضرت عمرؓ چلے اور میں بھی انکے پیچھے چلا اس وقت میں بچہ تھا جو بات دیکھتا تھا سمجھ لیتا تھا پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسے جمیل تکو معلوم ہو کہ میں سلمان ہو گیا پس واللہ اُسے الٹ کے جواب بھی نہیں دیا اور اپنی چادری کھینچتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا حضرت عمرؓ بھی اس کے پیچھے چلے اور میں بھی انکے ساتھ تھا یہاں تک کہ وہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور چلایا کہ اے گروہ قریش عمرؓ بے دین ہو گئے حضرت عمرؓ نے کہا تو جھوٹ بولتا ہو میں بے دین نہیں ہوا بلکہ سلمان ہو گیا ہوں اُس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ صحیح ہے جو کہ حضرت ابن عمرؓ کا پہلا غزوہ خندق ہو اور غزوہ موتہ میں بھی حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ شریک تھے رضی اللہ عنہم جمعین۔ یہ موک میں بھی شریک تھے اور فتح مصر و افریقیہ میں بھی شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے نہایت منبع تھے یہاں تک کہ (سفر حج میں) انھیں مقامات پر اترتے تھے جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے اور اُسی مقام پر نماز پڑھتے تھے جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ ایک درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی حضرت ابن عمرؓ اس درخت کی آب پاشی کیا کرتے تھے تاکہ وہ خشک نہ ہو جائے۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن ابراہیم نے ابوبکر انھوں نے نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا استبرق کا ہو میں جنت کے جس مقام کی طرف اشارہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے وہیں اُڑا لیا ہوتا ہے اس خواب کو غصہ سے بیان کیا غصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا کہ تمہارے بھائی ایک نیک آدمی ہیں یا یہ فرمایا کہ عبد اللہ ایک نیک آدمی ہیں۔ ہمیں حاتم ابو محمد یعنی قاسم بن ابی القاسم نے اجازہ خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ناہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن قیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد ماضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے خنیسی یعنی محمد بن زید بن خنیس نے عبد العزیز بن ابی رواد سے انھوں نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عمر مدینہ کے بعض اطراف میں تشریف لے گئے اور ان کے ہمراہ ان کے اصحاب بھی تھے ان لوگوں نے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک بکریوں کا چرواہا اس طرف سے گذرا اور اس نے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اسے چرواہا ہے اور تو بھی اس دسترخوان سے کھاؤ اسے کہا میں روزہ دار ہوں فقیر ابن عمر نے کہا کیا تو ایسی سخت گرمی کے دن میں بھی روزہ رکھتا ہو اور اسی حال میں ان بکریوں کو بھی چراتا ہوا ہے اس نے کہا وائے میں ان خالی دنوں میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اس سے حضرت ابن عمر نے بغرض امتحان کہا کہ کیا تو اس بات کو منظور کریگا کہ اپنی ان بکریوں میں سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچ دے ہم تجھے اس کی قیمت دینگے اور اس کا گوشت بھی اس قدر دینگے جس سے تو روزہ افطار کرے اس چرواہا نے کہا میری بکریاں نہیں ہیں یہ بکریاں تو میرے آقا کی ہیں حضرت ابن عمر نے اس سے کہا اگر تیرا آقا ایک بکری نہ پائیگا تو تیرا کیا کریگا پس چرواہا وہاں سے چل دیا اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا اور کہتا تھا کہ فایں اللہ جو پس حضرت ابن عمر چرواہا نے اسے اس قول کو بار بار کہتے تھے کہ چرواہا نے کہا فایں اللہ پھر جب مدینہ آئے تو اس چرواہا کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے بکریوں اور چرواہا کو مول لے لیا پھر چرواہا کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسی کو دیدیں۔ نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوالعالی محمد بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابوبکر یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے احمد بن ہبل فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابراہیم بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے حریز بن بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ امام مالک فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساٹھ برس برس ہر موسم حج میں اور نیز اور اوقات میں برابر لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے امام مالک کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر سلمیہ تھے۔ نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بھری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن معرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے محمد سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجاہد سے روایت کر کے خبر دی گئی وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا حضرت ابن عمر کی حدیث بہت جید ہوتی تھی مگر فقہ جید نہ تھی حضرت ابن عمر فتویٰ دینے میں نہایت دیانت و احتیاط سے کام لیتے تھے اور خود اپنے عمل میں بھی نہایت متقی تھے یہاں تک کہ انھوں نے خلافت میں نزاع کرنا بھی پسند نہیں کیا باوجودیکہ اہل شام کا میلان ان کی طرف بہت تھا اور اہل شام ان سے محبت رکھتے تھے کبھی کسی فتنہ میں انھوں نے جنگ نہیں کی حضرت علی کے ساتھ بھی ان کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے مگر بعد میں حضرت علی کے ساتھ ہو کر لڑے۔

۱۱۔ ترجمہ پس اللہ کہان ہو۔ پیشہ گر میں ہے ایمانی کروں تو خدا کو اس کا علم ہو ہی جائیگا ۱۲

نام تھے بہمن قاضی ابو غانم محمد بن ہبہ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابوالمجد عبد اللہ بن
 محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابو اسن علی بن عبد اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہمن ابو الفتح حنفی
 عبد اللہ بن اسمعیل بن احمد بن اسمعیل بن معبد نے خبر دی وہ کہتے تھے بہمن ابو العزیز جارش بن عبد السلام بن زغبان
 حمصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو بکر یعنی عبد اللہ بن محمد بن ابی سعید بزاز
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے محمد بن حسن بن سہی کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے
 عبد اللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے میرے والد نے خبر دی کہ جب حضرت ابن عمر کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے
 فرمایا کہ میں اپنے دل میں دنیا کی کسی بات کی آرزو نہیں پاتا ہاں اسکا مجھے افسوس ہو کہ یہ گروہ باغی سے قتال کیوں کیا
 اس حدیث کو ابو عمر نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے اتنی بات زیادہ روایت کی ہو کہ علی کے ساتھ جو کر رہے گروہ باغی سے قتال
 کیوں کیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو جسکی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا
 کی طرف نہ جھکا ہو سوا عمر اور اُنکے بیٹے عبد اللہ بن عمر کے انکی نسبت مروان بن حکم نے کہا کہ ان سے خلافت کے لیے بیعت کیجا
 اور ان سے کہا کہ اہل شام آپ کو (خلیفہ بنانا) چاہتے ہیں حضرت ابن عمر نے کہا پھر میں اہل عراق کے ساتھ کیا معاملہ کروں گا
 مروان نے کہا اہل عراق سے ہم لڑیں گے حضرت ابن عمر نے کہا واللہ اگر تمام لوگ میری مطیع ہو جائیں جو منہ لوگوں کے پیچھے اور مجھے
 اس سے لڑنا پڑے اور لڑائی میں انکے ایک آدمی کے مارے جائیں یا بھی خیال ہو تو میں ہرگز اخلافت قبول نہ کروں گا پس انھوں نے
 (ملتی ہوئی) خلافت کو پھوڑ دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج بہت کیا کرتے تھے اور صدقہ بہت دیتے تھے اور اکثر
 ایک مجلس میں تیس ہزار روپیہ خیرات کر دیتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر کی عادت تھی کہ جب اپنے مال میں سے
 کوئی چیز انکو پسند آتی تو اسکو اللہ کی راہ میں دے دیتے انکے غلاموں کو انکی یہ عادت معلوم ہو گئی تھی پس اکثر انھیں سے کوئی
 شخص مسجد میں آمد و رفت زیادہ کرنے لگتا پس ابن عمر جب اسکو اس اچھے حال میں دیکھتے تو اسے آزاد کر دیتے انکے اہل
 اسے کہتے کہ اے ابو عبد الرحمن واللہ یہ لوگ آپکو فریب دیتے ہیں یہ حضرت ابن عمر فرماتے کہ جو شخص ہمکو اللہ کے نام سے فریب
 دیکھا ہم اسے فریب میں آجائینگے۔ نافع کہتے تھے ایک مرتبہ دوپہر کے بعد حضرت ابن عمر اپنے ایک اونٹ پر سوار جا رہے
 تھے اسکی رفتار انکو بہت پسند آئی تو انھوں نے اسکو اسی مقام پر بٹھا دیا اور اس سے اتر پڑے اور فرمایا کہ اسے نافع اس
 بہار اور کجاواں اور اسکا اشعار آید وادرا اسکو جھول پھندا وادو اور قربانی کے اونٹوں میں اسکو شامل کر دو۔ نافع کہتے تھے
 اللہ انصاف سے دیکھا چاہیے ترک خلافت کوں مہم کی کام نہ تھا فی الواقع یہ اتنے بڑے عرصہ اور بہت کلام تھا جسکی نظیر حضرت حسن بن علیؓ
 کے سوا اور کسی میں نہیں ملتی۔ اس اونٹ کی کمران پر شخص شناخت قربانی کے لیے کچر خم لگادیتے تھے اسکو اشعار کہتے ہیں ۱۲

۱۷۔ نیکو آسان چیز ہو یعنی کشادہ پیشانی اور تمام کلام ۱۷

حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات ثلاثین ہفت ابن زبیر کی شہادت کے تین ماہ بعد ہوئی حضرت ابن عمر کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اپنے نیزے کی نوک زہر میں بھجائی اور راستے میں حضرت ابن عمر سے بھڑک کر لکڑا اور اُن کے پیر کی پشت پر وہ نیزہ مار دیا۔ حجاج نے یہ صرف اس سبب سے کیا کہ اُس نے ایک دن خطبہ پڑھنا شروع کیا نماز میں دیر ہونے لگی تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ (نماز پڑھ لے ورنہ) آفتاب تیرا منظر نہ ہو گا حجاج نے کہا میرا دل اس وقت یہ چاہتا ہو کہ میں تمہارا منظر اُڑا دوں حضرت ابن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے (تو کیا بعید کیونکہ) تو بے وقوف حاکم ہو۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ حج کیا تھا عبد الملک بن مروان نے اُسے حکم دیا تھا کہ تو ابن عمر کی اقتدار پس حضرت ابن عمر تمام مقامات میں یعنی عرفہ وغیرہ میں حجاج سے آگے رستے تھے یہ بات حجاج پر بہت شاق تھی پس حجاج نے ایک اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ زہر کا بھجایا ہوا جرہ حضرت ابن عمر کو مار دے چنانچہ جب لوگ عرفہ سے چلنے لگے تو اُسی اثر و عام میں اُس نے زہر بلا جرہ حضرت ابن عمر کی پشت پر مار دیا اس زخم سے حضرت ابن عمر کئی روز بیمار رہے حجاج انکی عیادت کو گئے اور اسی قاتل کلام بھجا حضرت ابن عمر نے کہا تم اسکو کیا کر دے حجاج نے کہا نہ اس مجھے غارت کر دے اگر میں اُسے قتل نہ کر دوں حضرت ابن عمر نے کہا میں نہیں جانتا کہ تم ایسا کر دے گئے تھیں نے تو اس شخص کو حکم دیا تھا جس نے مجھے مارا حجاج نے کہا اے ابو عبد الرحمن آپ ایسا نہ کیے پھر حجاج چلا گیا کئی روز کے بعد حضرت ابن عمر کی وفات ہو گئی حجاج نے انکی نماز جنازہ پڑھائی حضرت ابن عمر کی عمر چھیالیس سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں چوراسی سال اور بعض لوگ کہتے ہیں ثلاثین ہجری میں انکی وفات ہوئی۔ مقام محصب میں دفن کیے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ذی ثوی میں اور بعض لوگ کہتے ہیں فج میں اور بعض کا بیان ہو کہ سرف میں۔ بعض لوگوں نے کہا جو کہ انکی ولادت بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی مگر یہ انہیں لوگوں کے قول کے موافق صحیح ہو سکتا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے دس برس کی تھا کیونکہ انھوں نے ثلاثین میں وفات پائی اور انکی عمر چوراسی برس کی تھی پس ہجرت کے وقت یہ گیارہ برس کے ہونگے بعثت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ہونگے ایسی تائید کرتا ہوں ان لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنگ احنین بھی نہیں لڑا کیونکہ اس وقت انکی عمر چودہ برس ہوگی اور غزوہ احد سترہ ہجری میں ہوا جو اس حساب سے ہجرت کے وقت انکی عمر گیارہ برس ہوگی مگر جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے تیسو برس رہا اور حضرت عبد اللہ بن عمر کی عمر چوراسی برس کی تھی اُنکے حساب سے انکی ولادت بعثت کے دو برس بعد ہوگی اور جو لوگ انکی عمر چھیالیس برس کی بیان کرتے ہیں اُنکے نزدیک انکی ولادت میں بعثت کے وقت ہوگی۔ واللہ اعلم

(سمیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن اوس۔ امین عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے تین طراد بن محمد زہبی نے خبر دی وہ کہتے تھے تین

ہلالی حصار نے حسین بن عیسیٰ بن عباس سے انھوں نے حسن بن محمد بن جلیل سے انھوں نے عبیدہ بن جمید سے انھوں نے
 یسید بن ابی زیاد سے انھوں نے سلیمان بن عمرو بن اوس سے انھوں نے اپنی والدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ بستی تھیں
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرۃ العقبہ کے پاس سواری پر دیکھا آپ فرما۔ سنہ تھے کہ اسے لوگوں جو شخص حجرہ کو کنکریان ملے تو
 اسے چاہیے کہ خنث کی کنکریوں سے مارے وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں
 کنکریان دیکھیں پھر اپنے کنکریان ماریں اور سب لوگوں نے ماریں پھر آپ لوٹ گئے اسکی بھانجیک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی
 اس لڑکے کو کچھ پیاری تھی پھر اس عورت نے کہا کہ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو ایک
 چھوٹے میں گئی اور وہاں سے پھر کی ایک لگن لے آئی اس میں پانی تھا حضرت نے اس پانی کو اپنے ہاتھ میں لیکر اسی لگن میں کھلی کر اور
 اس میں دعا پڑھ دی اور پانی اس عورت کو دیدیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس لڑکے کو بلانا اور اسی میں اسکو غسل دیدینا سلیمان کی زبان
 کہتی تھیں کہ میں اس عورت کے پیچھے چھپے گئی اور بیٹے کہا کہ تھوڑا پانی اس میں سے مجھے بھی دے کہ اسے لو تو بیٹے ایک چلو بھر کیلے لیا
 اور بیٹے وہ پانی اپنے بیٹے عبد اللہ کو پلا یا پس عبد اللہ نے بڑی عمر پائی اور جب قدر اللہ نے چاہا اُسے نیکیان طور میں آئین وہ
 یہ بھی کہتی تھیں کہ میں اس عورت سے پھر ملی تو اُسے مجھے بیان کیا کہ اسکا لڑکا صحت پا گیا اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہو کہ اس سے بہتر
 کوئی اور لڑکا نہیں ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن بکر بن خلف بن صدام بن عبد اللہ بن قرط بن زریح بن عدی بن کعب قریشی مدوی فتح مکہ کے دن اسلام لائے
 اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہم انکی کوئی روایت نہیں جانتے۔ انکا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں
 کیا جو جو خاندان بنی عدی بن کعب سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ابو معشر نے کہا جو کما انکا خاندان بین میں جو انکے گھرانے
 بکرہ بن عبد اللہ بن قرط سے تیشی بنایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جحجی۔ مدنی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ اپنی بوجھین اور ناخن جمع کے دن ترشوا سے
 تھے اسکی سند میں کچھ غلام ہوئے۔ اسے ابراہیم بن قدامہ نے روایت کی ہو۔ انکا شمار اہل شام میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے
 (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساروہ بن یزید بن جشم بن خزرج
 انصاری خزرجی سلمی۔ انکی کنیت ابو جابر ہو جو جہاں سکے کہ جابر بن عبد اللہ انکی بیٹے تھے۔ یہ عبد اللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے

اور غزوہ بدر میں بھی شریک تھے اور بنی سلمیہ کے نقیب تھے یہ بھی اور ہر ابن معرور بھی۔ انکو غزوہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں ذکر کیا جو بدر اور احد میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ہمیں محمد بن مجاز بن سہیل بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور بن ابی عاصم یعنی فضیل بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن ابی شریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے یعنی نمبر بن منکر سے سنا وہ کہتے تھے بنیہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے میرے والد احد کے دن شہید ہوئے بنی انکی شہادت کے پاس گیا تو دیکھا کہ انکے اعضا کاٹ ڈالے گئے ہیں اور انکا منہ چھپا ہوا ہو پس میں رونے لگا سب لوگ مجھے رونے سے منع کرتے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نہ کرتے تھے پھر فاطمہ بنت عمرو یعنی مہری پھو پھی رونے لگیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رو یا نہ رو واپس فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے جب تک کہ ننھے اٹھایا۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سویدہ مکرینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن حسین بن قرقان نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن محمد ابن حارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الشیخ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین حدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن ابراہیم بن بشیر بن فاکہ انصاری نے بیان کیا کہ انھوں نے طلحہ بن خرمش انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھا تو فرمایا کہ کیا وجہ ہے میں تم کو اس وقت افسردہ اور غمگین دیکھتا ہوں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والد شہید ہوئے اور انھوں نے فرض چھوڑا جو اور اہل و عیال ہیں حضرت نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں اللہ تعالیٰ جب کسی سے بات کرتا ہو تو پردہ کے پیچھے سے مگر اسے تمہارے والد سے بالمواجمہ باتیں کیں اور فرمایا کہ اسے میرے بندے مجھے کچھ مانگ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے دنیا میں پھر واپس بھیج تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات تو میں کر چکا ہوں کہ لوگ دنیا میں دوبارہ نہیں بھیجے جائیں گے تو تمہارے والد نے کہا کہ اسے میرے پردہ دگا۔ میرے پیچھے والوں کو اسکی خبر پہونچا دے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَعْيَا جب یہ غزوہ احد میں جانے لگے تو انھوں نے اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے میرا خیال جو کہ سب سے پہلے جو لوگ شہید ہوئے انہیں میں ہوں گا اور خدا کی قسم میں اپنے بعد سوا ذات اقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کیے جائیں انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں ۱۲

علیہ وسلم کے تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہیں چھوڑتا پھر کچھ قرض ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے کافروں نے انکی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے میرے والد اور عمرو بن جوح ایک ہی قبر میں مدفون کیے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو کیونکہ یہ دونوں دنیا میں باہم بہت خالص محبت رکھتے تھے عمرو (مذکور) ان عبداللہ کے بہنوئی بھی تھے یعنی بہن بنت عمرو بن حرام کے شوہر تھے۔

حضرت جابر کہتے تھے میں نے چھ مہینے کے بعد اپنے والد کے لیے نئی قبر کھودی اور پرانی قبر سے انکو نئی قبر میں لایا۔ میں نے انکے جسم میں کسی قسم کا تغیر نہیں دیکھا سوا اسکے کہ انکی ڈاڑھی کے چند بالوں میں مٹی لگ گئی تھی۔ ہمیں ابو اعرم یعنی علی بن زیاد بن شیبہ مرقی نخوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ مالک سے وہ عبدالرحمن بن عبد اللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت کرتے تھے کہ انکو یہ خبر ملی کہ عمرو بن جوح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام جو دونوں انصاری سلی تھے سیل نے ان دونوں کی قبر کھودی تھی یہ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے اور دونوں احد کے دن شہید ہوئے تھے ان دونوں کی نقشبین انکی قبروں سے نکالی گئیں تاکہ جگہ بدل دی جائے۔ پس دیکھا گیا کہ ذرا بھی تغیر ان کے جسم میں نہیں آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان دونوں کی وفات کل ہوئی ہے ان دونوں میں سے کسی نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا اور اسی حالت میں وہ دفن کر دیے گئے تھے۔ پس انکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اور پھر چھوڑا گیا تو وہیں پونچ گیا جہاں تھا۔ خزوہ احد کو اسوقت چھیا ایس برس گزر چکے تھے۔ حضرت عبداللہ کو اسامہ غور بن حبید نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان ابن عبد شمس نے انھیں قتل کیا تھا جو ابو اعرم سلی کا باپ تھا۔ انکا تذکرہ تمہوں نے لکھا ہے رضی اللہ عنہما وارضاه۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حزم انصاری۔ عمارہ بن عمرو بن حزم کے بھائی ہیں انکا ذکر مغازی میں آتا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ حضری۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طلحہ۔ انکا ذکر لوگوں نے صحابہ میں کیا ہے مگر یہ غلطی ہے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن طلحہ نے اپنے والد سے اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ یہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالفیعم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عمر بن عثمان بن مالک بن تیمان الہاشمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے حضرت نے انکا نام پوچھا تو انھوں نے کہا عبد العزیٰ حضرت نے فرمایا تمھارا نام عبد اللہ ہے۔ اسکو کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل (لقب بہ) ذی النور ازدی ہیں اسی ہیں انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ حسن بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ یہ مسلمانوں کے شہسواروں میں تھے اور بہت جفاکش اور بزرگ تھے غزوہ اجنادین میں مسئلہ ہجری میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن مہصیص بن کعب بن لوی قریشی تھے۔ کنیت انکی ابو محمد سے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن ہے انکی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج تھیں ان اپنے والد سے بارہ برس چھوٹے تھے اور اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے بڑے فاضل و عالم تھے قرآن پڑھا تھا اور کتب سابقہ بھی پڑھی تھیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی کہ میں آپکی حدیثیں لکھ کر ونگا حضرت نے انھیں اجازت دی تھی۔ پھر انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جو کچھ آپ سے سنوں لکھ لیا کروں خواہ خوشی کی حالت میں آپ فرمائیں یا ناخوشی کی حالت میں آپ نے فرمایا ہاں میں جو کچھ کہتا ہوں وہ حق ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مجھے زیادہ حافظ کوئی نہ تھا سوا عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے مگر وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ حضرت عبد اللہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہزار احکام حفظ کر لیے تھے۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے، ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے مطرف سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے ابو بردہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے (اپک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کہتے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں حضرت نے فرمایا ایک مہینے میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت نے

فرمایا تو تم پندرہ دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم دس دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں کہ اس سے آگے حضرت نے مجھے اجازت نہ دی مجاہد کہتے تھے میں (ایک دن) حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا میں نے انکے بستر کے نیچے سے ایک کتاب اٹھائی تو انھوں نے مجھے روکا میں نے کہا کہ آپ مجھ سے کبھی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ کرتے تھے (آج یہ کیا بات ہے) تو انھوں نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں وہ حدیثیں ہیں جو میں نے بلا واسطہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں (اس لیے یہ صحیفہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے) اگر میرے پاس یہ صحیفہ اور کتاب اللہ اور مقام و ہنر ہو جائے تو مجھے کچھ پروا نہیں چاہیے دنیا کی جو حالت ہو جائے وہ نظر انکی ایک زمین کا نام ہے یہ اس میں ذرا سخت کیا کرتے تھے حضرت عبد اللہ کہا کرتے تھے نہ جو نیکی میں آج کروں وہ مجھے نہ نسبت اسکے زیادہ مرغوب ہو کہ اس سے دو نیکی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی ہو اس لیے کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم کو صرف آخرت کا غم تھا دنیا کا غم بالکل نہ تھا اور آج دنیا ہماری طرف ٹھٹھک پڑی ہے یہ عبد اللہ اپنے والد کے ہمراہ فتح شام میں شریک تھے اور غزوہ یرموک میں انکے والد کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین میں بھی شریک تھے اور اس جنگ میں مہینہ لشکر کے سردار بھی تھے ان سے انکے والد نے کہا کہ اے عبد اللہ نکلو اور لڑو انھوں نے کہا اے میرے باپ کیا آپ نکلو لڑنے کا حکم دیتے ہیں حالانکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ مجھ سے اس بارے میں عہد لے چکے ہیں انکے والد نے کہا اے عبد اللہ میں تمھیں خدا کا واسطہ دلاتا ہوں بتاؤ آخر میں تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد لیا تھا یا نہیں کہ تمھارا ہاتھ پکڑ کے آپ نے میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو عبد اللہ نے کہا ہاں یہ عہد لیا تھا تو انکے والد نے کہا اچھا میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ اور لڑو پس یہ (مجبور ہو کر) صفت سے باہر نکلے اور لڑے اس وقت انکے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں بعد اسکے یہ بہت نادام ہوئے اور کہتے تھے مجھے صفین سے کیا مطلب تھا میں مسلمانوں سے کیوں لڑا کاش میں اس سے بیس برس پہلے مر چکا ہوتا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے حکم سے جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے مگر لڑے نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے آگاہ رہو خدا کی قسم میں نے نہ کوئی نیزہ چلایا نہ تلوار ماری نہ تیر مارا اور مجھ سے زیادہ کوئی شخص اس لڑائی میں محنت کرنے والا نہ سمجھا جاتا تھا حالانکہ میں نے یہ باتیں کبھی نہیں کہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس دن جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا یہ کہتے تھے کہ میں لوگوں کے ساتھ ایک منزل یا دو منزل تک گیا تھا۔ یحییٰ بن قاسم بن علی بن حسن نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر

سے ملے ہوئے ہوا تھا اس کتاب کو اپنے ساتھ لیا جاتا ہے ہونے اس سے منع کیا کہ ہمارا صاحب نہ ہو جائے ۱۲

یعنی محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ہشام نے خبر دی نیز قاسم کہتے تھے بھٹے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ہشام نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالسدر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ہشام نے اپنے والد سے انھوں نے اسماعیل رجا سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک حلقہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا حسین ابوسعید خدری اور عبدالسدر بن عمر بھی تھے اسی حالت میں حضرت حسین بن علی ہماری طرف سے ہو کر بکھلے اور انھوں نے سلام کیا لوگوں نے سلام کا جواب دیا مگر عبدالسدر چپ رہے یہاں تک کہ جب سب لوگ فارغ ہوئے تو انھوں نے بلند آواز سے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اسکے ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آسمان والوں کے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب کون ہے ہم لوگوں نے کہا ہاں بتائیے تو انھوں نے کہا یہی شخص جو بھی گیا (یعنی حسین بن علی مگر افسوس) جنگ صفین کے بعد سے انھوں نے مجھے ترک کلام کر دیا ہے اور یہ بات کہ وہ مجھے راضی ہو جائیں مجھے شہر آشور سے بھی زیادہ عزیز ہے حضرت ابوسعید نے کہا کہ آپ ان سے معذرت کیوں نہیں کرتے حضرت عبدالسدر نے کہا میں اسکے لیے تیار ہوں پس دونوں نے یہ صلح کی کہ کل صبح کو ان کے پاس چلینگے چنانچہ میں بھی انکے ساتھ گیا حضرت ابوسعید نے اجازت مانگی حضرت حسین نے انکو اجازت دیدی پھر انھوں نے حضرت عبدالسدر کے لیے اجازت طلب کی اور برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین نے انکو بھی اجازت دی پس جب وہ بھی اندر گئے تو حضرت ابوسعید نے کہا کہ اے فرزند رسول اللہ کل جب آپ ہمارے طرف گئے تو عبدالسدر بن عمر نے یہ بات کہی تھی۔ حضرت حسین نے کہا اے عبدالسدر کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ میں آسمان والوں کے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ہوں حضرت عبدالسدر نے کہا ہاں قسم رب کعبہ کی حضرت حسین نے کہا پھر کیوں تم مجھے اور میرے والد سے صفین میں لڑے حالانکہ خدا کی قسم میرے والد مجھے بہتر تھے حضرت عبدالسدر نے کہا ہاں (بیشک میں لڑا اسکا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ) عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ عبدالسدر رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ کچھ دیر نماز پڑھو اور کچھ دیر سو رہو کسی دن روزہ رکھو کسی دن نہ رکھو اور عمر کی اطاعت کیا کرو پس جب صفین کا دن آیا تو عمر نے مجھے قسم دہی اس مجبوری میں میں لڑنے کے لیے آیا مگر خدا کی قسم میں نے نہ تلوار میان سے نکالی اور نہ نیزہ چلایا اور نہ تیرا حضرت حسین نے کہا ایسا ہی ہو گا۔ حضرت عبداللہ کی وفات سترہمین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں سترہمین بمقام مصر اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سترہمین بمقام مکہ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سترہمین بمقام طائف اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سترہمین

اور بعض کہتے ہیں ستمہ میں اور بعض کہتے ہیں ستمہ میں۔ انکی عمر بہتر سال کی تھی اور بعض کہتے ہیں با نوے سال کی ہر شک ابن کبیر کو ہو گیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عوف - یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو قبیلہ عرنیہ کے لوگوں کو گرفتار کرنے گئے تھے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا تھا۔ یہ واقعہ کا بیان ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ اُبی کے والد ہیں اور ابن ام حرام کے ساتھ مشہور ہیں حضرت انس بن مالک کے خالہ زاد بھائی ہیں انکی والدہ ام حرام بنت لمحان ہیں جو حضرت عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں پس حضرت عبادہ کے ربیب بنے۔ انھوں نے بہت بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابویاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کثیر بن مروان یحییٰ بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قبائون کی طرف نماز پڑھی تھی انکے جسم پر ایک خاکی رنگ کا سوتی کپڑا تھا۔ کثیر کا خیال ہے کہ سوتی چادر مراد ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لویم بعض لوگ انکو عبد اللہ بن عامر کہتے ہیں انکا شمار صحابہ میں ہے مسعر نے عبید بن سن سے انھوں نے عبد اللہ بن عقیل سے انھوں نے دو آدمیوں سے جنہیں سے ایک شخص قبیلہ مزینہ کے تھے اور ایک دوسرے سے روایت کرتے تھے انہیں سے ایک کا نام عبد اللہ بن عمرو بن لویم تھا اور دوسرے کا غالب بن ابی مسعر کہتے تھے میں سمجھتا ہوں غالب وہی شخص ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور انھوں نے عرض کیا تھا کیا رسول اللہ اب میرے پاس سوائے گدھوں کے اور کوئی مال مانتی نہیں رہا آپ نے فرمایا انہیں جو فریہ ہوں وہ اپنے گھروالوں کو کھلا دو اسلئے کہ میں نجاست کھانے والے جانوروں کو کروہ سمجھتا ہوں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن لویم مزی صابی ہیں ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن لویم مزی ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ صحابی ہیں ابو حاتم نے کہا ہے

اسکا قصہ یہ ہے کہ قبیلہ عرنیہ کے کچھ لوگ اسلام لائے اور بنی مین مقیم ہوئے اب وہاں کی تباہی و فساد سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چھوڑ دیے کہ انکو دور دور مشابہ ہو چکا ہے وہ اچھے ہو گئے پھر انھوں نے اسلام سے انحراف کیا اور چھوڑا ہے کہ انکو ڈالا اور انھوں کو بھگا دیکھے ۱۲
۱۳ یعنی بیت المقدس اور کعبہ کی طرف سے کہ اس وقت کے مسلمان ہیں جب قبیلہ عرنیہ بدو گیا تھا ۱۴

کہ میں انکو نہیں پہچانتا اور عسکری نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جسکو مسعودی عبید بن سن سے روایت کیا ہے جو شروع مذکرہ میں بیان ہو چکی وہ ان دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے صرف داد آکے نام میں اختلاف ہے والد اعلم

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کنیت ابو ہریرہ واقفی نے انکا نام ہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ سلمہ میں بغراٹھاؤں سال وفات پائی مقام ذوالحلیفہ میں رہتے تھے انکا ایک گھر مدینہ میں تھا جسکو انھوں نے اپنے غلاموں پر خیرات کر دیا تھا کنیت کے بابوں میں انکا حال پھر بیان کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے حضرت ابو ہریرہ کے نام میں قریب قریب بیس اختلاف ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال۔ اور بعض لوگ انکو ابن شریل کہتے ہیں۔ مزی بن ہین۔ یہ علقمہ اور ابو بکر کے والد ہیں یہ بھی ان بڑوں والوں میں تھے جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتُوكُمُ الْحَمْلُ لَمَّا جَاءَاكُمْ حَمْلُكُمْ عَلَيْهِ الْآيَةُ۔ یہ لوگ چھ آدمی تھے ان سے انکے بیٹے علقمہ نے اور ابن ہریرہ نے روایت کی ہے صحابی ہیں اور روایت حدیث بھی کرتے ہیں انکے بیٹے اہل بصرہ کے بڑے لوگوں میں تھے مشہور تھا کہ حسن بصری بوڑھوں میں ہیں اور بکر جوفون میں۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃ اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر بن سلیمان نے محمد بن فضار سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے علقمہ بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسلمانوں کے راج کرنا جسکے بے ضرورت توڑنے سے۔ انکے بیٹے علقمہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اس میں شور یا زیادہ کرے (تاکہ بہت سے لوگ اس میں شریک ہو سکیں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن قشش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ۔ الصبار بن خزرجی ثم الساعدی ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان لوگوں کے نام میں خواجہ کے دن قبیلہ بنی ساعدہ سے شہید ہوئے عبید اللہ بن عمرو کا نام بھی لکھا ہے اور ابن اسحاق نے طریف تک انکا نسب بھی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ طریف کی ہستی اولاد سے وہ سعد بن معاذ کے گروہ میں شامل ہے۔ میں کتابوں کہ اسکو ابن مندہ نے یونس بن بکر سے انھوں نے

سے لکھا ان لوگوں پر کچھ راوی نہیں جو لکھیں۔ اس ساری بات کو آئیں اور تم کہو کہ میرے پاس ساری باتیں ہیں۔

ابن اسحق سے نقل کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن معاذ کے گروہ سے تھے جو روایت ہم نے بواسطہ یونس کے ابن اسحق سے نقل کی ہے۔ (امین بھی اس طرح ہے۔ مگر یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ابن اسحق سے کہ سعد بن معاذ کو قبیلہ وس سے ابن اور بنی طریف قبیلہ ساعدہ سے ابن حوزرج کی شاخ ہو اور بنی ساعدہ شلخ سے قبیلہ سعد بن عبادہ کی ہیں نے یہ عبارت ابن مندہ اور ابو عمر کے کئی صحیح نسخوں میں دیکھی ہے پس یہ کاتب کی غلطی نہیں ہے واللہ اعلم۔
تعبیر ہے یونس سے کہ وہ باوجودیکہ انکو خزرج سے کہتے ہیں پھر بنی ساعدہ میں بھی داخل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی ساعدہ سے عبداللہ بن عمرو بن عمرو بن جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں۔ پس یہ درحالیکہ اس سے ابن سعد بن معاذ کے گروہ سے جو قبیلہ خزرج کی شاخ ہے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یونس نے اس روایت میں عبداللہ بن ہشام اور سلمہ اور ابیہم بن سعد کی مخالفت کی ہوا ان سب لوگوں نے ابن ہشام سے روایت کی ہو کہ یہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ابن ہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبد ود عامری معروف بہ ابن سعدی۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں لکھا ہے۔
ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن لکری۔ انکا نام اعوس تھا جیسا کہ ابن شاذان نے اسکو ذکر لیا ہے سنان خفی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی زکوٰۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کی وہ قبیلہ لکری ہے ثنائیں قبیلہ کی زکوٰۃ لیکر) اعوس بن عمرو آئے تھے حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے کہا میں اعوس بن عمرو بن حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمھارا نام عبداللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمیر شجعی صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص باغی ہو جائے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہے تو اسکو قتل کرو۔ امین آپ نے اسکو مستثنیٰ نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تمیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن میر خفی قبیلہ بنی غطفہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری، اسی خطی انکا شمار اہل مدینہ میں ہے نابینا تھے مگر باوجود نابینا ہونے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ بنی غطفہ کی مسجد میں انکا بت انھی کے متعلق تھی۔ جریر نے ہشام بن عروہ

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امین عمیر سدوسی صحابی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ عمرو بن سفیان بن عبد اللہ بن عمیر سدوسی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے آئے تھے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنہ دھویا تھا اور اسی پانی میں کلی کی تھی اور دو فون ہاتھ دھوئے تھے پھر آپ نے اس طرف کو بھردیا تھا اور فرمایا تھا کہ راستے میں جہان کہیں تکو پانی ملے اس طرف کو بھریا کرنا پھر جب اپنے شہر میں پہنچا تو ایک مقام پر اس پانی کو چھڑک لینا اور اس مقام کو مسجد بنالینا یہ کہتے تھے کہ ایسا ہی ہوا لوگوں نے اس مقام کو مسجد بنالیا اور میں نے اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری بالاتفاق غزوہ بدر میں شریک تھے ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خدری قرار دیا ہے قبیلہ بنی خدرہ بن عوف سے خدرہ اور خدارہ دونوں بھائی تھے اور ابن ہاکو لائے کہا ہے کہ یہ عبد اسد بن عیم بن حارث بن ثعلبہ بن خلاص بن امیہ بن خدارہ کے عروہ اور ابن شہب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عروہ نے انکو عبد اسد بن عروہ بیان کیا ہے مگر ہم نے جو مغازی کی کتابوں میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ خدارہ سے ہیں بزیارت الف بن خدرہ سے یہی صحیح ہے مگر ابن مندہ نے جو عروہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے دوسرے مقام پر انکو عبد اسد بن عروہ لکھا ہے تو شک نہیں کہ ابن مندہ کا یہ خیال ہے کہ انھیں عبد اسد بن عدی کے والد کا نام بعض لوگوں نے عروہ بیان کیا ہے حالانکہ یہ دو شخص ہیں دونوں بدر میں شریک تھے۔ یہیں ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے اُن لوگوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا خاندان بنی خدارہ سے یتیم بن یعار بن قیس اور عبد اسد بن عمیر اور زید بن مرار بن قیس اور عبد اسد بن عروہ کل چار آدمی تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو شخص ہیں واسطہ علم اور لوگوں نے ہی ایسا ہی بیان کیا ہے پھر ابن اسحق نے بنی ابجر کے لوگوں کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بھی بنی خدارہ کی شاخ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ لیشی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت ابو بکر بن حارث کی کتاب خبری وہ کہتے تھے ہمیں ابو بن شاہین نے خبری وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی قحیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بنی غطفہ کے امام تھے حالانکہ نابینا تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد بھی کرتے تھے باوجودیکہ نابینا تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ عبداللہ لیشی کے علاوہ کوئی دوسرے ہوں کیونکہ بنی غطفہ انصار کا خاندان ہے اور انصار بنی لیث نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قول ابو موسیٰ کا تھا ان عبداللہ بن عمر غطفی کو ابن مندہ نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح ابو موسیٰ نے ذکر کیا جیسا کہ اس تذکرے کے پہلے گذر چکا اور انھوں نے اس حدیث کو بھی بواسطہ جریر کے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے پس میں نہیں سمجھا کہ ابو موسیٰ نے کیوں استدراک کیا اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ انکو بعض لوگوں نے لیشی کہہ دیا ہے تو یہ کہنے والے کی غلطی ہے اگر ہر غلطی کے سبب سے استدراک کیا جائے تو استدراک کی کوئی حد نہ رہی خصوصاً ہمارے اس زمانے میں جبکہ جمل غالب ہو گیا ہے خلاصہ یہ کہ استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ یہ لیشی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہوں (نہایت تعجب انگیز بات ہے) اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ لیشی نہیں ہیں کیونکہ غطفہ انصار کا قبیلہ ہے اور انصار خاندان ازد سے ہیں جو اہل من بن ہیں اور لیث کنانہ کے خاندان سے ہیں اور کنانہ مصر کی شاخ ہے شاید لیشی کا لفظ غلطی کا تب سے ہوا یا کتب سے لیشی کے بعد کچھ تذکرہ انصاری کا چھوٹ گیا جس سے بعض لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث لیشی کی ہے حالانکہ انکی نہیں ہے والدہ علم اور حدیث میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ بنی غطفہ کی امامت کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی غلطی ہیں کیونکہ امام ہر قبیلہ کا اسی قبیلہ سے ہوتا ہو کیونکہ عرب کی طبیعتیں اس بات سے بہت متفرق تھیں کہ قبیلہ کا امام ایسا شخص ہو جو اس قبیلہ سے ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ بزیادت ہ۔ زمانہ جاہلیت کو پایا تھا۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں انکا شمار اہل کوفہ میں ہے روح نے شعبہ سے انھوں نے سلم بن حرب سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے جو زمانہ جاہلیت میں اعرشی۔ (شاعر) کو کپڑا کے چلتے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عمر ہے بفتح عین انکی حدیث اہل کوفہ سے موسیٰ ہے۔ انھوں نے جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور اسے سلم بن حرب نے روایت کی ہے اور ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ میں

عبداللہ بن عمر کو نہیں جانتا میں صرف حمیرہ بن زیاد کندی کو جانتا ہوں انھوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے یہ عبداللہ کے بیٹے ہوں تو خیر ورنہ میں انکو نہیں جانتا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صنفہ کینیت انکی ابو عنبہ خولانی۔ طہرانی نے معجم میں انکا نام ذکر کیا ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے حمص میں رہتے تھے۔ اسنے محمد بن زیاد الہامی نے اور بکر بن زرعہ وغیرہ سے روایت کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھنا نہ تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنیں اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ جراح بن ملیح ہمرانی نے بکر بن زرعہ خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابو عنبہ خولانی سے سنا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے تھے جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے اور زمانہ جاہلیت میں خون کا بھی استعمال کیا ہو وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے دین (کے باغ) میں پودے لگائے اور انکو اپنی طاعت کے کام میں لگایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم مزی صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ محمد بن عمرو اقدی نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ اسکندریہ کی دوسری فتح میں شریک تھے صحابہ میں انکا ذکر کیا جاتا ہے یا یوسف بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن موسیٰ بکلی۔ ثم العری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنا خطدیکر بنی حارثہ بن عمرو بن قریط کی طرف بھیجا تھا انکو آپ نے اسلام کی دعوت دی تھی انھوں نے لوگوں سے خط کو لے لیا اور اُسے دھو کر اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکا جواب بھیجنے سے بھی انکار کر دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی عقل سلب کر لی ہو چنانچہ اس قبیلہ کے لوگ اب تک بیوقوف اور مغبوط الحواس ہوتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف را انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو انکا تذکرہ یونس بن شیرازی نے اپنی کتاب میں کیا ہو۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی رجا نے اپنی کتاب میں اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے جبیلہ بن عطیہ سے انھوں نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان میں میں ہو محمود بن ایماہیم بن سمیع نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہیں شام کے

رہنے والے تیسرے طبقے سے ہیں عمر بن عبدالعزیز کے عامل تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعمین نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف اشج و قورین سے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ ابن شاکلین کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبدالعوف بن حارث بن زہرہ۔ عبدالرحمن بن عوف کے بھائی ہیں ابن شاکلین نے کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی اسود فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ عبدالمد بن عوف نے ہجرت نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف بن عوف بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو بن لیثکون بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسیر بن عبدقبر بن اثمار بن اراش بن بعلی۔ انکا نام عبدالشمس تھا۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جب یہ گئے تو اپنے انکا نام عبدالمد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام میں ذکر کیا جائیگا انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن عبادہ نے عبدالرحمن بن سالم بن عبدالمد بن عویم بن ساعدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المد عز وجل نے مجھے اپنی تمام مخلوق سے منتخب کیا اور میرے لیے اصحاب منتخب کیے انہیں سے میرے وزیر و انصار بنائے پس جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اُس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس حدیث کو جماعت محدثین نے محمد بن طلحہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن سالم بن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعمین نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش بن ابی ربیعہ۔ البوریعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبدالمد بن عمرو بن مخزوم ہے۔ قریشی مخزومی ہیں۔ سرزمین بشل میں پیدا ہوئے تھے کنیت انکی ابو الحارث ہے انکی والدہ اسماء بنت غزہ بن جندل بن ابیر بن نسل تیمیہ ہیں۔ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور حضرت عمرو غیرہ صحابہ سے بھی روایت کی ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم

جو انکی روایتیں ہیں انہیں سے ایک یہ ہے کہ جب کو انہی نے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آل ابی ربیعہ کے کسی گھر میں تشریف لیگئے یا تو کسی مریض کی عیادت کے لیے یا اور کسی کام کے لیے تو آپ سے اسما بنت خرمہ تسمیہ نے جو عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھیں کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں کچھ نصیحت کیوں نہیں فرماتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیام جلاس اپنی بہن (مومنہ) کے ساتھ وہی معاملہ کرو جسکو تم اپنے ساتھ کیا جانا پسند کرتے ہو اسی حالت میں عیاش کا ایک بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لایا گیا ام جلاس پہلے سے اس بچہ کی بیماری کا حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر چکی تھیں۔ پس آپ نے اس بچہ کو لے لیا اور کچھ بڑھکر اس پر بھوکا اور کچھ لعاب لہاں بھی اسپرڈالا بچہ نے (جو یہ دیکھا تو ناگہی سے اسے) بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوکانا شروع کیا گھر والے اس بچہ کو ڈانٹنے لگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو ڈانٹنے سے منع کرتے تھے انہی نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن خرم نے اور نافع مولائی ابن عمرو وغیرہا نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس سند میں جس اسما کا ذکر ہے یہ ابو جہل کی ماں تھی اسلام نہیں لائی اسکا ذکر اسکے بیٹے عیاش کے نام میں آیا اور ان اسما بنت خرمہ کا بھی ذکر ہوگا جو ان عبد اللہ کی ماں تھیں۔ اسما بنت سلامہ بن خرمہ کے نام میں کیونکہ عبد اللہ کی والدہ اسما بنت خرمہ کی والدہ ابو جہل کی بھتیجی تھیں بعض لوگوں نے انکو دادا کی طرف منسوب کیا ہو اسکی وجہ سے لوگوں کو غلطی ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن غالب لیلی کبار صحابہ سے ہیں۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ ہجری میں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن غسیل جہول شخص ہیں۔ انہی سے عامر بن عبد اللہ اسود نے روایت کی ہر انکا شمار بصرہ کے بدویوں میں ہو۔ عبد الرحمن بن حکم بن براہ بن قبیلہ ثقفی نے اپنے والد سے انھوں نے عامر بن عبد اللہ اسود ثقفی سے انھوں نے عبد اللہ بن غسیل سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ آپ کا گزر حضرت عباس پر ہوا آپ نے فرمایا کہ اچھا اپنے لڑکوں کو میرے پیچھے لے ہوئے چلے آؤ چنانچہ وہ اپنے چہم لڑکوں کو ساتھ لیکے چلے فضل اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم اور مجدا اور عبد الرحمن۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک گھر میں داخل کیا اور ایک سیاہ چادر جس میں سرخ دھاریاں تھیں ان لوگوں پر ڈال دی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میری عزت ہیں تو انکو آگ میں بھجیائے جس طرح میں نے انکو اس کملی سے چھپایا پس گھر میں جس قدر درد و دیوار تھے سب سے آمین کی آواز آنے لگی انکا تذکرہ ابن اسعدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن خنظلہ بن ابی عامر انصاری کو ابن غنیل اسوجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے والد خنظلہ احد کے دن جب شہید ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں۔ لہذا ان کے بیٹے کو ابن الغنیل کہتے ہیں۔ یہ بھی صحابی ہیں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

خفاری۔ اٹکا تذکرہ امین منہ نے لکھا ہو مگر انھوں نے صرف نام لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن اوس بن مالک بن بياضہ انصاری بياضی۔ صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن حسان نے اور اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے عبداللہ بن عتبہ سے انھوں نے عبداللہ بن غنم سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہے یا کرے اللہ صبح کی من نعمتہ فیک وحدک لا شریک لک فلک الحمد و لک الشکر تو یقیناً اسے اُس دن کا شکر یہ ادا کر دیا اور جو شخص شام کو یہ کہے یا کرے تو یقیناً اُسے رات کا شکر ادا کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے انکے تذکرہ میں خلط کی ہے چنانچہ ابن وہب سے انکا نام عبداللہ بن عباس مروی ہو اور بعض لوگوں نے انکا نام ہی نہیں ذکر کیا صرف ابن غنم ہی لکھ دیا ہے چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کو ابن منہ نے بواسطہ یحییٰ بن صالح و حاطی اور عبداللہ بن مسلمہ نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ اسکو ابن غنم سے روایت کرتے تھے اور انکا نام ذکر نہیں کیا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ لثی۔ کنیت انکی ابو عائشہ ہے۔ ان سے روایت ہے کہ یہ کہتے تھے میں زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوا تھا۔ میرے والد نے میرے عقیقہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا تھا۔ مگر سند اس حدیث کی صحیح نہیں ہے۔ آئین اختلاف ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یا نہیں مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے ابو جرب بن ابی اسود سے انھوں نے عبداللہ بن فزار سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے نیز اسکو خالد واسطی نے زہیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے داؤد بن ابی حرب سے انھوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن منہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں انکا شمار تابعین میں ہے بعض لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے

خلیفہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن فضالہ بصرہ کے قاضی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جب قدر حدیثین انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں وہ محدثین کے نزدیک سے سل میں باوجودیکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے انکے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ فضالہ کے نام میں آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ مزنی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ لہثی کے علاوہ ہیں۔ ابراہیم بن جعفر نے عبد اللہ بن سلمہ جیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن مرہ جہنی اور عبد اللہ بن فضالہ مزنی سے جو دونوں صحابی تھے اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت کی ہو کہ یہ سب لوگ کہتے تھے سب سے پہلے علی بن ابیطالب اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو قابوس انکا نسب نہیں بیان کیا گیا شمار انکا اہل کوفہ میں ہے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام محارق ہے سماک نے قابوس بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عباس کی بی بی ام الفضل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا کہ تم اسکو (اپنے بیٹے) تم کے ساتھ دودھ پلاؤ گی اپنا بچہ ایسا ہی واقع ہوا) پھر وہ اس بچہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اس بچے نے حضرت کے اوپر پیشاب کر دیا ام فضل نے اُس بچہ کو (آہستہ سے) مارا تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی پھر فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے۔ اس روایت میں یہ نہیں ذکر ہوا کہ یہ لڑکا حضرت فاطمہ کا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابویہم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب کنیت ابو وہب ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن مارب کہتے ہیں انے اپنے بیٹے وہب نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ہمراہ تھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک سر منڈوانے والوں پر رحم کرے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مال کتر وائے والوں کے لیے بھی دعا کیجیے پس آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ مال کتر وائے والوں کے لیے بھی دعا کی انکے پاسے میں جو اختلافات ہیں وہ انکے والد قارب کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیے جائینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔ میں اختلاف ہو کہ جو صدیق پہلے ہوا۔ یا حضرت علی انتر تحقیق حضرت صدیق ہی کو اول اسلام کہتے ہیں ۱۲۱ھ یعنی بعد از محال حج کے سر منڈوانا بہت کثرت سے ہو کر

سیدنا عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدا حارثی۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو قبیلہ بنی حارث بن کعب سے خالد بن ولید کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ بعض لوگوں نے انکو عبداللہ بن قریظ بھی کہا ہے انکا تذکرہ اپنے مقام پر کیا جائے گا۔

سیدنا عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ سعدی۔ وقاص بن قدامہ کے بھائی ہیں انکے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں جو خاندان بنی عامر بن لوسے سے ہیں گزر چکا ہے کنیت انکی ابو محمد ہے ان دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے انکو خاندان عامر سے قرار دیا ہے اور ابن سندہ اور ابو نعیم نے انکو سلمی قرار دیا ہے اور ابن سندہ نے انکے والد کا نام بجائے قدامہ کے قدامہ بیان کیا ہے۔ ہم انکا تذکرہ اپنے مقام پر کرینگے۔ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

سیدنا عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قریظ اذوی ثمالی۔ زمانہ جاہلیت میں انکا نام شیطان تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ اور انکے بھائی عبدالرحمن دونوں صحابی ہیں۔ یرموک میں اور فتح دمشق میں شریک تھے یزید بن ابی سفیان نے انکے ہاتھ اپنا خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ نے اپنی کتاب فتوح الشام میں کیا ہے۔ ابو عبیدہ نے انکو دومرتبہ حمص کا حاکم بنایا اور یہ حمص کے حاکم ہے یہاں تک کہ حضرت ابو عبیدہ کی وفات ہوگئی بعد اسکے حضرت معاویہ نے بھی انکو حمص کا حاکم مقرر کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے عصف بن حارث اور عمرو بن محسن اور سلیم بن عامر بخاری وغیرہم نے روایت کی ہے امین بھی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی حاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے یحییٰ قطان سے انھوں نے ثور بن یزید سے انھوں نے راشد بن سعد سے انھوں نے عبداللہ بن یحییٰ سے انھوں نے عبداللہ بن قریظ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دونوں سے افضل خدا کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور وہ دن جس میں لوگ وقوف کرتے ہیں چہر پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے وہ اونٹ خود بخود آنحضرت کے قریب ہوتے جاتے تھے اور آپ انکو

ذبح کرتے تھے پس جب وہ گر گئے تو آپ نے آہستہ آواز سے ایک بات کہی جسکو میں نہیں سمجھا میں نے بعض ان لوگوں کے جو آپ کے قریب تھے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ جو شخص چلے دنیا سے بے تعلقی پیدا کرے۔
یہ عبدالسززمین روم میں شہید ہوئے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالسدر (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے خطیب ابو بکر سے نقل کیا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نام عبدالسدر بن قرظ بیان کیا ہے اور روایت ہے کہ انکا نام شیطان تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالسدر رکھا۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن قرظ کے نام میں ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ بن نیک ہلانی۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا دی تھی میں نے ابو عبدالسدر بن سندہ کی کتاب کے بعض نسخوں میں ایسا ہی دیکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قریط دیادی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے وفد میں آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے یہ واقعہ سندہ کا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحاق سے سلمہ اور یونس نے روایت کی ہے کہ انکے والد کا نام قریط تھا اور عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحق سے قذاذ روایت کیا ہے قذاذ کا نام اوپر آچکا ہے یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قمامہ سلمی۔ وقاص بن قمامہ کے بھائی ہیں ان دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھی تھی۔ ابن سندہ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابو عمر اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن قمامہ ہے۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قنیع بن اسبان بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ انکا نام عبد اللہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالسدر رکھا۔ درید بن صبح کے قاتل ہیں بنی عسائی نے ابن ہشام سے اسکو نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس سلمیٰ۔ یزید بن عیاض نے اعرج سے انھوں نے عبدالسدر بن قیس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص لعین بن

ریاضا ہری کوئی کام کرے اُسپر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابو نعیم نے اسے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ چمیر میں تھا ایک اونٹ کے عوض میں مول لیا اس شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز میں تجھے لی ہو وہ بہتر ہے اُس چیز سے جو میں نے تجھے دی اب بھی تجھے اختیار ہو چاہے اپنا حصہ لے لے ہا ہے چھوڑ دے اُس شخص نے کہا میں لے لیتا ہوں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے پہلی حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن قیس خزامی کے تذکرہ میں لکھا ہے جنکا ذکر عنقریب ہو گا اور انھوں نے دوسری حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے والدہ اعلم۔ مگر ابو نعیم نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا صرف خزامی کے تذکرہ کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو اسلی کہتے ہیں اور انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے قبیلہ غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ مول لیا ہم بعد اس تذکرہ کے انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ لکھیں گے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تفرق طور پر لشکر بھیجے تھے انہیں کسی لشکر میں یہ شہید ہوے۔ حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اُس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہو اللہ اُسکو دوزخ میں ڈالے گا جب عبد اللہ بن قیس نے اس حدیث کو سنا تو رونے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ اے عبد اللہ بن قیس تم کیوں روتے ہو انھوں نے کہا آپ کے اسی فرمانے سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تم خوش ہو کہ تم جنت میں جاؤ گے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لشکر بھیجا یہ اُسی لشکر میں شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نھار۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں بخاری ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اسکو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے اور ابن اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور محمد بن سعد نے محمد بن عبد اللہ بن عمارہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر محمد بن عمر واقدی نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبد اللہ احد کے بعد زندہ رہے اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے انکا تذکرہ اُن عبد اللہ بن قیس سے علیحدہ کر کے لکھا ہے جنکا حال حضرت ابن عباس کی اس حدیث میں ہے جو جہین غرور کا بیان ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہوں یعنی جنکا تذکرہ اس سے اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس خزامی۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے یزید بن عیاض سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے عبد اللہ بن قیس خزامی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھانے سنانے کے لیے کوئی کام کرے وہ اللہ کے غضب میں رہتا ہو یہاں تک کہ اس کام سے باز آئے۔ الکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ خزامی ہیں مگر بعض لوگوں نے انکو اسلمی لکھا ہے۔

نہیں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو عجمہ اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ میں لکھا ہے اور ہم بھی اسکو وہیں لکھ چکے ہیں مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو وہان نہیں لکھا کیونکہ یہ انکو وہ شخص سمجھتے ہیں۔ اسی لیے انھوں نے عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ میں صبراً یہ حدیث لکھی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کے کسی شخص سے اسکا حصہ جو خیبر کے مال غنیمت سے ہو سکوا ملا تھا مولیٰ اور ابو عمران دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اسی واسطے انھوں نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن قیس خزامی اور بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہیں اور انھوں نے انکے تذکرہ میں حصہ خیبر والی حدیث بھی لکھی ہے اور کہا ہے کہ انکے تعلق ایک حدیث اور بھی ہو۔ میں بھی ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں انھیں کو بعض لوگ خزامی کہتے ہیں اور بعض لوگ اسلمی۔ ابو عمر کے کلام کی تائید میرے قول سے بھی ہوتی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رباح بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لؤی۔ قریشی عامری معروف بہ ابن ام مکتوم انکے نام میں اختلاف جو بعض لوگ عجمہ اللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو بنی آخری نام زیادہ مشہور ہے۔ الکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب بن عامر بن عنتر بن بکر بن عامر بن عدی بن وائل بن ناجیہ بن جہاہر بن اشعر بن ادو بن شیب۔ کنیت ابو موسیٰ اشعری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ اشعر کا نام بنت تھا۔ انکی والدہ طیبہ بنت وہب تھیں جو قبیلہ عک کی ایک خاتون تھیں۔ وہ بھی اسلام لائی تھیں اور مدینہ میں انکی وفات ہو گئی تھی سو اقدی نے بیان کیا ہے کہ ابو موسیٰ مکہ گئے اور وہاں ابواچہ یعنی سعید بن عاص بن امیہ سے حلف کی دوستی کی۔ مکہ میں اپنے اشعری بھائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گئے تھے پھر اُسکے بعد اسلام لائے اور حبش کی طرف ہجرت کی۔ اور بعض ظالمین نے بیان کیا ہے کہ ابو موسیٰ جب مکہ گئے اور سعید بن عاص سے حلف کی دوستی کی اُسکے بعد پھر اپنی قوم کے پاس

لوٹ آئے اور حبش کی طرف ہجرت نہیں کی بعد اُسکے اپنے بھائیوں کے ساتھ چلے اتفاقاً انکی کشتی انھیں دونوں کشتیوں کے ساتھ آئی جو حبش سے آرہی تھیں۔ اور ابو عمر نے کہا کہ صحیح یہی ہو کہ ابو موسیٰ مکہ سے بنی عبد شمس کے ساتھ حلف کر کے بعد لوٹ کر گئے اور وہاں کچھ روز رہے بعد اسکے اشعریوں کے پچاس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار ہوئے مگر ہوا کے ناموافق ہونے سے وہ کشتی حبش پہنچ گئی پھر جب حضرت جعفر طیار اور اُنکے ساتھی وہاں سے چلے تو یہ بھی انھیں کے ساتھ چلے پھر دونوں کشتیان ایک کشتی حضرت جعفر طیار کی دوسری اشعریوں کی ساتھ ہی ساتھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچیں جب آپ خیر فتح کر چکے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ جب اشعریوں کی کشتی ہوا کی ناموافقت سے حبش پہنچ گئی تو حضرت ابو موسیٰ نے کچھ دنوں حبش میں قیام کیا پھر جب حضرت جعفر وہاں سے چلے تو یہ بھی وہاں سے چلے اسی وجہ سے ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش میں ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

حضرت ابو موسیٰ مقام زبیدہ اور عدن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم تھے۔ حضرت عمر نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی وفات کے وقت یہ وہاں موجود تھے لما زہ بن زیاد نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ کی ہر بات بظلم تیرہوتی تھی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ جب حضرت ابو موسیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ کچھ لوگ نماز جمعہ میں اسوجہ سے نہیں آتے کہ انکے پاس (عہدہ) کپڑے نہیں ہیں تو انھوں نے صرف ایک عبا پہن کر باہر نکلتا شروع کیا۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ سلسلہ ہجری میں حضرت سعد بن ابی وقاص نے عیاض بن غنم کو مقام جزیرہ کی طرف لٹنے کے لیے بھیجا اور اُنکے ساتھ ابو موسیٰ کو بھی بھیجا۔ عیاض نے ابو موسیٰ کو مقام نصیبین کی طرف بھیج دیا چنانچہ انھوں نے سلسلہ ہجری میں مقام نصیبین کو فتح کیا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عیاض نے ابو موسیٰ کو بھیجا تھا پھر خود بھی انکے ساتھ جا ملے اور دونوں نے مل کر حران اور نصیبین کو فتح کیا۔ اور خلیفہ نے بیان کیا کہ عاصم بن حفص کہتے تھے کہ حضرت ابو موسیٰ سلسلہ ہجری میں حضرت مغیرہ کے معزول ہو جائیکہ بعد بصرہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو لکھا کہ تم اسوا ز جاؤ چنانچہ یہ ابو اذہ گئے اور اُسکو لڑ کر فتح کیا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسکو بذریعہ مصاحبت کے فتح کیا اور سلسلہ ہجری میں اسفہان کو فتح کیا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ جب حضرت عمر شہید ہوئے تو حضرت ابو موسیٰ بصرہ کے حاکم تھے حضرت عثمان نے انکو بدستور وہیں رکھا بعد اسکے انکو معزول کیا اور اُنکے بعد ابن عامر کو مقرر کیا پس یہ بصرہ سے کوفہ چلے آئے اور پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اہل کوفہ نے سعید بن عاص (عادل کوفہ) کو وہاں سے نکال دیا اور حضرت عثمان سے درخواست کی کہ ابو موسیٰ کو بہارا حاکم بنا دیجیے چنانچہ حضرت عثمان نے انکو کوفہ کا حاکم بنا دیا پس یہ کوفہ کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی غیبید ہو گئے پھر حضرت علی نے انکو معزول کر دیا۔ عکرمہ نے بیان کیا کہ حکمین کا واقعہ ہوا تو حضرت معاویہ نے عمرو بن عبد مناف کی لڑائی کو بہت طول ہو گیا تو آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ ایک شخص کو حضرت معاویہ حکم بنا دیں ایک کو حضرت علی یہ دونوں حکم جملہ فتنہ ہیں

ابن عاص کو حکم بنایا حنف بن قیس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابن عباس کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے مثل ہیں مگر اہل مین نے کہا کہ ایک حکم ہم مین سے ہونا چاہیے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ کو منتخب کیا حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابو موسیٰ کو کیوں حکم بناتے ہیں واللہ مجھے معلوم ہے جو انکی رائے ہم لوگوں کے بارہ مین ہو جب انکو ہم سے امید تھی اسوقت بھی کبھی انھوں نے ہماری طرف داری نہیں کی اب آپ انکو (ایسے بڑے) معاملہ کے لیے حکم مقرر کرتے ہیں اور باوجود اسکے وہ اس قابل بھی نہیں ہیں لہذا آپ حنف کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے ہم پلہ ہیں حضرت علی مرتضیٰ نے کہا مین ایسا ہی کرونگا مگر اہل مین نے جنمیں اشعث بن قیس وغیرہ کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ابو موسیٰ ہی حکم ہونگے پس (مجبور ہو کر) حضرت علی نے انکو حکم بنا دیا اور ان سے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ مین تم دونوں کو اس لیے حکم بناتا ہوں کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرو کتاب اللہ سب میری تائید کرتی ہے اور اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نہ کرو گے اور کسیکی رعایت مروت کرو گے تو تمھارا فیصلہ قبول نہو گا چنانچہ ان دونوں نے وہ کیا جو تاریخ مین مذکور ہے بہتے اسکو بسط کے ساتھ تاریخ کامل مین لکھا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ کی وفات کو فہ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مین سلمہ مین اور بعض کا قول ہے سلمہ مین اسوقت عمر انکی ترشہ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلمہ مین انکی وفات ہوئی اور بعض کا بیان ہے کہ سلمہ مین بعض لوگ کہتے ہیں سلمہ مین بعض کہتے ہیں سلمہ مین واسلام علم۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری خزرجی سلمی۔ بدر مین یہ اور انکے بھائی معبد دونوں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا جو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن عقبہ نے بھی کہا جو کہ یہ بدر مین شریک تھے اسکو ابو نعیم نے ابن عقبہ سے روایت کیا ہے اور ابو عمر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے اہل بدر مین انکا ذکر نہیں کیا مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صرمہ بن ابی انس۔ بیر معونہ مین شہید ہوئے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عنقی صحابی ہیں فتح مصر مین شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ مابین مہمہ

۱۵ مختصر واقعہ یہ ہے کہ عمرو بن عاص اور ابو موسیٰ اشعری دونوں پہلے ایک جگہ جمع ہوئے عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول کر دوں گا تم علی کو معزول کر دوں گا بعد اسکے معاویہ بن و انصار کو اختیار ہے بطیب خاطر جسکو چاہیں خلیفہ بنائیں ابو موسیٰ نے بھی اس رائے کو پسند کیا چنانچہ دوسرے دن جمع عام مین دونوں گئے پہلے ابو موسیٰ کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا مین علی کو معزول کرتا ہوں اسکو بعد عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول نہیں کرتا پس یہ معاملہ یوں ہی رہ گیا اور اسلام مین دو خلافتیں قائم ہو گئیں ۱۱

اور ابو نعیم نے لکھا جو وفات انکی ۱۹۹ھ ہجری میں ہوئی۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدس نابغہ جعدی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ ردیف نون میں آئے گا کیونکہ یہ نابغہ کے نام سے زیادہ شہور میں

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عکرمہ بن مطلب۔ انکی حدیث ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے عجمہ اللہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے اب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز شب کی کیفیت کچھ کچھ یاد ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو گمراہ صحابی ہونے میں کلام ہو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مخزومہ بن مطلب بن عبد مناف۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ ابن شایہ کا قول ہو۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا جو اور ابو احمد عسکری نے انکا ذکر اپنے والد قیس کے تذکرہ کے ضمن میں لکھ دیا جو اور کہا جو کہ قیس کے دونوں بیٹوں محمد اور عبد اللہ نے بھی حضرت کو دیکھا تھا۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ بنی وہب بن رباب کے بھائی ہیں۔ انکو لوگ ابن العوراء بھی کہتے تھے۔ یہی ہیں جنھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیں بھی کہ یا اللہ بنی رباب کی مصیبت دفع کر دے۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن کثیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا جب قبیلہ بنی نصر کے لوگوں نے قبیلہ بنی رباب کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا تو لوگ بیان کرتے ہیں کہ عجمہ اللہ بن قیس نے جنگوا بن العوراء بھی کہتے ہیں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ انکی مصیبت کو دفع کر۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قنطلی ابن قیس بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدہ بن حارثہ انصاری۔ غزوہ احد میں شریک تھے اور جسرانی عبیدہ کے دن یہ اور انکے دونوں بھائی عقبہ اور عباد شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا جو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کرب بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین۔ کنیت انکی ابو لیتہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد کے ساتھ گئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابن شاہن نے لکھا جو یہ عیاض بن ابی لینہ کے والد ہیں۔ حضرت علی کی طرف سے کئی مرتبہ انکو بڑے بڑے عہدے ملے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کرزلیشی۔ انکا ذکر حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے۔ ابن شہاب نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مہاجرین و انصار تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کی مثال اور اس کے مال و اولاد و اعمال کی مثال مثل اس شخص کے جو جس کے تین بھائی ہوں پس اُسے مرنے وقت اپنے ایک بھائی سے جو مال ہو کہا کہ اب تو میرا کیا کام کر سکتا ہو دیکھتا ہو کہ اب جو مال مجھے طاری ہو تو مال نے جواب دیا کہ اب میں تیرے کچھ کام نہیں آ سکتا نہ کچھ نفع پہنچا سکتا ہوں ہاں جب تک تو زندہ ہے مجھے حقد رچا ہے لے لے مگر جب میں تجھ سے جدا ہو جاؤں گا تو پھر جہاں تو مجھے نہ لیجا نا چاہتا تھا جاؤں گا اور مجھے دوسرے دوسرے لوگ لینے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وہ بھائی ہے جسکا نام مال ہو پس تم لوگ اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم اسکو اچھا بھائی نہیں سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے دوسرے بھائی سے جسکا نام اولاد ہو کہا کہ دیکھو موت مجھے طاری ہو جو حالت میری ہو تم دیکھتے ہو اب تم مجھے کیا فائدہ پہنچا سکتے ہو اس بھائی نے یہ جواب دیا کہ ہم تو صرف اتنا کام کر سکتے ہیں کہ تمھاری تیار داری کریں اور تمھاری خدمت کریں اور جب تم مر جاؤ تو تمھیں غسل دین کفن پہنائیں خوشبو لگائیں اور سب لوگوں کے ساتھ ملکر تمھارا جنازہ اٹھائیں اور (قبر تک) تمھارے ساتھ جائیں پھر لوٹ آئیں اور جو شخص تمھارا حال ہے پوچھے اس سے تمھاری تعریف کر دین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اس بھائی کو تم لوگ کیا سمجھتے ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکو بھی اچھا بھائی نہیں سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے تیسرے بھائی سے جسکا نام اعمال ہو کہا کہ تم مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو اُس نے کہا میں تمھارے ساتھ قبر میں جاؤں گا اور وہاں تمھارا انیس ہونگا تمھاری وحشت دفع کر دوں گا تمھارا غم غلط کر دوں گا تمھاری طرف سے جھگڑا و لڑائی تمھارے کفن میں بیٹھوں گا اور تمھارے گناہوں کو دور کر دوں گا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اسکو تم لوگ کیا بھائی سمجھتے ہو ان لوگوں نے کہا یہ بہت اچھا بھائی ہے حضرت نے فرمایا تو یہی کیفیت پیش آنے والی ہے حضرت عائشہ کہتی تھیں (یہ سنکر) عبد اللہ بن کرزلیشی کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے متعلق ایک شعر کہوں آپ نے فرمایا ہاں تو انھوں نے چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے۔ انکا تذکرہ ابن ابی نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریم۔ انکا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انھوں نے فظلم بن قیس سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر سے انھوں نے عبد اللہ بن کریم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب حمیری ازومی۔ اہل شام سے ہیں۔ ششہ ہجری میں انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن زید بن عاصم۔ کنیت انکی ابو الحارث ہے۔ بنی مازن بن نجار سے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ بدر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ بن کعب بن عاصم کہتے ہیں۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ انکی وفات سلسلہ ہجری میں ہوئی حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن کعب بن عاصم بن مازن بن نجار غرض کہ کئی نام انھوں نے درمیان سے حذف کر دیے ہیں جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد والے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ ثم المازنی۔ غزوہ بدر میں شریک تھے اور بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مامور تھے تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے شریک رہے۔ اور بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خمس پر متعین رہے۔ کنیت انکی ابو الحارث ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو یحییٰ۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے یہ نہیں بیان کیا کہ خمس پر متعین تھے کیونکہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ خمس پر وہ عبد اللہ بن کعب متعین تھے جنکا ذکر ابو یوسف چکا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی وفات سلسلہ ہجری میں مدینہ میں ہوئی اور حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے ان عبد اللہ کو ان عبد اللہ کے علاوہ دوسرے شخص قرار دیا ہے جنکا ذکر ابو یوسف چکا پہلے کی نسبت لکھا ہے کہ مد مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور دوسرے کی نسبت صرف یہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے مگر کسی کی وفات کو

نہیں بیان کیا اور ابن مندہ نے دوسرے کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ پہلے ہی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور انکی وفات کا حال بھی بیان کیا ہو اور ابو عمر نے پہلے کو ذکر نہیں کیا صرف دوسرے ہی کو ذکر کیا ہو اور انھین کی نسبت لکھا ہو کہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور یہ سلسلہ میں انکی وفات ہوئی ابو نعیم اور ابن مندہ نے پہلے کی نسبت ابو الحارث بیان کی ہو اور ابو عمر نے یہ کینست دوسرے کی بیان کی ہو اور ابن کلبی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہو عبد اللہ بن کعب بن عمرو ابن عوف بن مہذول بدر بن شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر میں مال غنیمت کی حفاظت پر مقرر کیا تھا ابن کلبی نے بھی ابو عمر ہی کی موافقت کی ہو اور پہلے کو ذکر نہیں کیا ہاں حبیب بن کعب بن زید بن عاصم بن عمرو کا ذکر کیا ہو جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر صحیح یہ ہو کہ ابو الحارث عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف کی کینست ہو اور انھین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس پر متعین کیا تھا اور انھین کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی تھی۔ علاوہ اسکے ابو احمد عسکری نے عبد اللہ بن کعب بن عاصم کے تذکرہ میں لکھا ہو کہ ابن ابی خیمہ نے انکو ذکر کیا ہو کینست انکی ابو الحارث ہو غزوہ بدر میں خمس پر متعین تھے سلسلہ میں وفات پائی اور حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی۔ اسمین شک نہیں ہے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی جو کچھ لکھا ہو ابن ابی خیمہ سے نقل کیا ہو مگر ابو نعیم سے تعجب ہو کہ انھون نے عبد اللہ بن زید بن عمرو بن مازن کے ذکر میں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن مندہ کے کلام کو نقل کیا ہو اور ابن مندہ کی غلطی بیان کی ہو اور کہا ہو کہ شخص مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن سنجار بن اور یہاں انھون نے مال غنیمت کا محافظ عبد اللہ بن کعب بن زید بن عاصم کو بیان کیا ہو خود ہی اپنے قول کی مخالفت کر گئے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن ابی بن کعب۔ انصاری سلمی۔ ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ ان لوگون میں لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب مرادی۔ صفین میں شہید ہوئے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ۔ زیاد بن لبید بیاضی کے بھائی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی کے نام میں گذر چکا۔ غزوہ احد اور

اُس کے بعد کے تمام شاہدین شریک ہوئے۔ اسکو ابو علی حسانی نے عدوی سے نقل کیا جو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کتبہ ازدی۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی زکوٰۃ کی تحصیل کرنے پر مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابو حمید ساعدی کی حدیث میں جو۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا جو۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں اُن لوگوں میں ہوگا جو امین کے ساتھ مشہور ہیں اور نام انکا محقق نہیں جو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امین ابی لیلیٰ۔ انصاری۔ اسے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے میں انصار کے چند اڑکون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت ملا جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اسوقت میری عمر پانچ سال کی تھی اب بھی وہ کیفیت میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ اونچے ٹیلہ پر چڑھ کر اونٹ پر سوار ہوئے تھے اور لوگ آپ کے گرد اگردتے تھے جب حضرت کی وفات ہوئی تو میں بھجار ہو چلا تھا لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سروں پر اور کپڑوں پر مٹی ڈالے ہوئے تھے انکے رونے کو دیکھ کر میں بھی رو رہا تھا۔ ان عبد اللہ کی کوئی حدیث سوا اسکے مروی نہیں ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز تمیمی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہو۔ انکی حدیث جعید بن عبد الرحمن سے مروی جو۔ ہنید بن قاسم نے جعید بن عبد الرحمن سے انھوں نے عبد اللہ بن ماعز سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور آپ سے بیعت کی اور کہا کہ ماعز سب لوگوں کے بعد اسلام لائے ہیں پس انکو کوئی شخص حضرت نہ پہونچائے حضرت نے اسے اسی شرط پر بیعت لے لی۔ انکا تذکرہ ابن منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افضل اسلمی۔ یہ عبد اللہ بن ابی ادنیٰ بن حارث بن اسید اسلمی کے چچا ہیں۔ اسے عقبہ بن عامر نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے ہم ایک عمرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے جب مقام رابغ میں پہونچے اسوقت میں حضرت کے پہلو میں تھا تو آپ نے سورہ قل ہو اللہ احد اور مودتین کی فضیلت بیان کی۔ اسکو ابو علی حسانی نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو اور ابو احمد عسکری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعیدہ۔ جعیدہ انکی والدہ کا نام جو اور مالک انکے والد ہیں۔ مالک بیٹے ہیں قشب ازدی کے۔ قبیلہ از دشوود

نبی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ مقام بطن ریم میں جو مدینہ کے اطراف میں جو رہتے تھے۔ کینت انکی ابو محمد جو بعض لوگوں کا بیان ہو کہ بچینہ انکی داوی کا نام ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انے انکے بیٹے علی نے اور عطاء بن یسار نے اور اعرج نے اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان وغیرہم نے روایت کی ہے۔ عین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے لیث نے ابن شہاب سے انھوں نے عبد الرحمن اعرج سے انھوں نے عبد اللہ بن بچینہ ازدی سے جو نبی مطلب کے حلیف تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں قعدہ کو بھول کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر جب آپ نے نماز پوری کر لی تو قبل سلام کے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے اور ہر سجدہ میں تکبیر کہی تمام لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیے یہ سجدے بعرض اس قعدہ کے تھے۔ انے بہت احادیث مروی ہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری زمانے میں وفات پائی۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن بچینہ کے نام میں ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حجازی اوسی۔ انصار کے قبیلہ اوس سے ہیں حجاز میں رہتے تھے۔ صحابی ہیں۔ تین ابویاسر بن ابی جہر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یعقوب اور زاہد زہری نے اپنے چچا سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ انے شبل بن خلیفہ مزی نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی اگر زنا کرے تو اسکو درہ مارو اسکے بعد پھر زنا کرے تو اسکو بیڑا لوجا ہے وہ ایک رسی کے عوض میں ہے۔ اس حدیث کو سیفان عیینہ نے زہری سے انھوں نے عبد اللہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک غافقی۔ کینت انکی ابو موسیٰ جو بعض لوگ انکو مالک بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ مصری ہیں۔ ابن وہب نے ابن بعبیہ سے انھوں نے عبد اللہ بن سلیمان سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی کنود سے انھوں نے عبد اللہ بن مالک غافقی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت عمر سے فرماتے تھے کہ جب مجھے ہانے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں وضو کر کے کھاپی لیتا ہوں مگر نماز نہیں پڑھتا اور قرآن نہیں پڑھتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی قین - خزرجی - کعب بن مالک کے بھائی ہیں ان کے بھتیجے عبد اللہ نے روایت کی جو گمراہی روایت معلوم نہیں۔ انکی اور روایت بھی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کینت انکی ابو کاہل بجلی احمسی ہیں۔ اسمعیل بن ابی خالد نے اپنے بھائی سے انھوں نے عبد اللہ بن مالک سے ایسا ہی نقل کیا جو گمراہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو کاہل کا نام قیس بن عائد تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے جسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے سعید بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے اعش نے عمرہ بن مرثہ سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے انھوں نے عبد اللہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم سے بہت سی تاریکیاں پیدا ہوں گی اور فحش سے بچو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فحش کام اور فحش گفتگو کو پسند نہیں کرتا اور حرص سے بچو تم سے پہلے جو لوگ تھے انکو حرص ہی نے ہلاک کیا حرص نے انھیں ظلم کرنے کی ترغیب دی پس انھوں نے ظلم کیا اور حرص نے انھیں بدگوئی کی ترغیب دی پس انھوں نے بدگوئی کی اور حرص نے انھیں قطع قرابت کی ترغیب دی پس انھوں نے قطع قرابت کی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن معمر - قبیلہ بنی قطیعہ بن عبس سے ہیں۔ صحابی ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اس میں انکو ایک سفید جندہ احیایت کیا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اسدن لشکر کے ایک جانب کے افسر ہی تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خثعمی - انکا تذکرہ محمد بن مسلمہ کی حدیث میں ہو۔ ابو یحییٰ نے عمرو بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

۱۵ پوری حدیث یہ ہو کہ اگر وہ دس برس کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر انکو مار دو ۱۱

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ جس وقت ہوا زن کے لوگوں نے زمانہ برکت میں اسلام سے پھر جائز کا قصد کیا یہ وہاں سے علیحدہ ہو گئے تھے اسکو غسانی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ بن سلمہ۔ انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے شریاب ہوئے اور فتح مکہ میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک رہے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد۔ اہل یمن سے ہیں۔ عبد اللہ بن قرط نے روایت کی ہے کہ انھوں نے عبد اللہ بن محمد بنی سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو گو چھو بارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکر سی۔ اسے عبد اللہ بن قرط نے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن قرط کا شمار بھی صحابہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے ابو عمر نے انکے والد کا نام محمد بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے محمد کہا ہے۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بڑا شراب کے بارے میں ایک روایت کی ہے۔ انکی پیدائش ۳۰ میل بن ابی صالح نے محمد بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ پہل نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر بن عقیل نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فہر بن جہان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خالد خذاد سے انھوں نے ابو قزیرہ سے انھوں نے ابن حجر بن صحابی سے روایت کی کہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی دونوں ہتھیلیاں پھیلا دو اور ہتھیلیوں کی پشت اپنی طرف نہ کرو عقیل نے اسی حدیث کے سبب سے انکو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ اس حدیث کو اسمعیل ابن علیہ اور عبد الوہاب نقعی نے ایوب سے انھوں نے ابو قزیرہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ عبد الرحمن بن حجر بن عقیل نے کہا جب تم اللہ سے دعا مانگو ان دونوں نے عبد الرحمن کہا ہے نہ عبد اللہ اور خالد خذاد سے بھی اس حدیث میں عبد الرحمن

منقول ہو۔ اور عبداللہ بن حمیر زہل شامیہ سے ایک مشہور شخص بن قریش کے خاندان بنی جمح کے اشرف سے تھے۔ اور
دین میں انکا بڑا پایہ تھا خود صحابی نہیں ہیں مگر عبادہ بن صامت اور ابوسعید وغیرہا سے روایت کرتے ہیں یہ بات علماء
نفسی نہیں ہو۔ ابونصر کلایوسی نے ان دونوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اور کہا۔ یہ عبداللہ بن حمیر بن قریشی شامی عبدالرحمن
کے بھائی تھے انھوں نے ابوسعید خدری سے حدیثیں سنی ہیں۔ اسے زہری اور محمد بن یحییٰ بن جہان نے روایت کی ہے۔
ولید بن عبد الملک کے زمانے میں وفات پائی اور بیٹہ نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزمہ بن عبدالمزنی بن ابی قیس بن عمرو بن نصر بن مالک بن جسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ یہ عبداللہ
اکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔ انکی والدہ ہسانہ بنت صفوان بن اسید بن خثعہ بن خثعہ بن کنانہ کی ایک خاتون تھیں
نسبت انکی ابو محمد ہے۔ سابق الاسلام ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مخزمہ نے
حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکے اور فرود بن عمرو بن ووقہ انصاری بیاضی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور تمام شاہدین شریک
تھے ابو عمر نے لکھا جو کہ واقعتی کا بیان ہو کہ انھوں نے دونوں ہجرتین کی تھیں مگر ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا
جنھوں نے پہلی ہجرت کی تھی بلکہ کہا جو کہ انھوں نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی تھی اسوقت انکی عمر تیس برس
کی تھی۔ جنگ یمامہ واقع سلسلہ سحری میں شہید ہوئے اسوقت انکی عمر اکتالیس برس کی تھی۔ اشعر و جل سے دعا مانگا کرتے تھے
کہ انھیں موت نہ دے یہاں تک کہ اسٹلے ہر ہر جوڑ میں فی سبیل اللہ کوئی زخم نہ پہنچ جائے چنانچہ جنگ یمامہ میں انکے ہر ہر جوڑ
پر زخم تھا اور اسی سے شہید ہوئے۔ بڑے بزرگ اور عابد تھے۔ ہمیں ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن ہش نے اجازت
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن فتح علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف بن محمد بن سفیان بن موسیٰ
صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان یعنی معبد بن رحمۃ بن نعیم اصبحی نے بیان کیا ہے ابن مبارک سے
سناد ابن ابیعتہ روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھے بکر بن اشج نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ
کہتے تھے جنگ یمامہ میں ہم اور عبداللہ بن مخزمہ اور سالم غلام ابی حذیفہ ایک ساتھ تھے اور ہم قینون آدمی باری باری
بکریان چرایا کرتے تھے چنانچہ جس دن اڑائی شروع ہوئی وہ دن میری بکریان چرانے کا تھا پس میں بکریان چرا کے لوطا
نوٹنے عبداللہ بن مخزمہ کو گرایا ہوا پایا میں اسکے پاس جا کے کھڑا ہوا تو انھوں نے کہا اے عبداللہ بن عمر دیکھو تو روزہ مکمل کیا

ہٹنے کہا ان تو انھوں نے کہا اچھا اس برتن میں کچھ پانی دیدو کہ میں اس سے افطار کروں میں ایسا ہی کر دیا پھر لوٹ کر جو آیا تو دیکھا کہ وہ عالم جاودانی کی طرف سدھار گئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو یہ کہا سو کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جنھوں نے پہلی ہجرت کی تھی اور کہا ہے کہ انھوں نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی مراد ابو عمر کی پہلی ہجرت سے دو ہجرتوں سے ایک ہجرت حبش ہے اور ایک ہجرت مدینہ کیونکہ انھوں نے کہا ہے کہ انھوں نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ قول اسکے مخالف ہو جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے انھوں نے یہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر کے ساتھ ہجرت کی تھی ابن اسحاق کی مراد حبش کی پہلی ہجرت نہیں جو حبش کی طرف مسلمانوں نے دوسری ہجرت کی تھی دوسری ہجرت میں حضرت جعفر تھے اور یہ بھی اُنکے ساتھ تھے پس ابو عمر کی نقل اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی نقل میں موافقت ممکن تھی اگر ابو عمر یہ نہ کہتے کہ انھوں نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کی طرف ہجرت کی ہی نہیں شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت جو ابو عمر نے بیان کی ہے غلط ہے پس اس صورت میں انکا قول بھی صحیح ہو جائیگا اور کچھ اختلاف نہ رہیگا۔ صحیح یہ ہو کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنھوں نے حضرت جعفر کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن ہشام نے اپنی سند سے یونس بن کبیر سے روایت کونے خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جنھوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تھی روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی عامر بن لوی سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد الغزی بن ابی قیس ابن عہدود بھی تھے اور ایسا ہی سلمہ اور یحییٰ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہو پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن مخمر۔ اہل عین سے ہیں۔ شمار انکا اہل شام میں ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہشام بن ابی مریم نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہشام بن عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا انھوں نے عبد اللہ بن قرط یعنی کویر روایت کرتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دو رخ سے بچنے کی فکر کرو چھو بارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکھیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح خلسے محمد کے ساتھ کیا ہے۔ مگر ابو عمر نے خلسے ہلہ اور اس کے بعد دال روایت کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول غلط ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع انصاری۔ اسے زید بن شیبان نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھوں نے کہا کہ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کے پاس بھیجا ہو حضرت نے فرمایا ہو کہ تم اپنے مراسم حج پر قائم رہو کیونکہ انکو تم نے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے میراث میں پایا ہو۔ بعض لوگ انکو زید بن مربع کہتے ہیں اور بعض زید بن مربع انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور یہی حدیث اسے روایت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہو اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ وہیں ہوگی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قنطلی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث۔ انصاری حارثی۔ احدا و خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی۔ یہ اور انکے بھائی عبد الرحمن جبرائی عبید بن شہید ہوئے۔ انکے دو حقیقی بھائی اور تھے ایک زید دوسرے مرارہ یہ دونوں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں مگر احد میں شریک نہیں ہوئے انکا باپ مربع بن قنطلی منافق تھا اور اندھا تھا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا باغ بند کر دیا تھا جب آپ احد جانے لگے تو مسلمانوں کے منہ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اگر آپ نبی ہیں تو میرے باغ میں نہ جائیے۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ان دونوں نے عبد اللہ بن صفوان حمزی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے اپنے ایک مامون کو حکا نام زید بن شیبان تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھوں نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور نیز انھوں نے واقعہ سے انھوں نے عبد اللہ بن زید ہزلی سے انھوں نے عبد الرحمن بن محمد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بنے عبد اللہ بن مربع بن قنطلی حارثی سے سنا وہ کہتے تھے بنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ چشمہ زمزم کے پاس شہر یسند لے گئے اور اُسکا پانی پیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ دونوں حدیثیں اسی تذکرہ میں لکھی ہیں مگر ابو عمر نے پہلی حدیث پہلے تذکرہ میں لکھی ہو انھوں نے انکو دو شخص قرار دیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا پہلے عبد اللہ کا نسب اگر پورا بیان کیا گیا ہوتا تو ہکو معلوم ہوتا کہ دونوں ایک ہیں یا دو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع اور بعض لوگ انکو عبد الرحمن کہتے ہیں۔ اسے ابو زید مدنی نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو جب فتح کیا اسوقت آپ کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے پس آپ نے مال غنیمت کے ایک ہزار آٹھ سو حصہ کر دیے پس سب لوگوں نے میوون کو کھایا تو بخار میں مبتلا ہو گئے لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ مغرب اور عشا کے درمیان میں اپنے اوپر پانی ڈالیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام مغفل تھا۔ انکی حدیث ابو عمر نے عبد الوارث سے انھوں نے حسین معلم سے انھوں نے ابن بربدہ سے انھوں نے عبد اللہ مزنی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا نہ ہو کہ بدوی لوگ تمھاری نماز کے نام غلط کر دیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ یہ عبد اللہ مغفل کے بیٹے ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں اور یہ حدیث بھی انھیں کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مزین۔ زید بن مزین کے بھائی ہیں۔ ابن عقیہ نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو خاندان بنی حارث بن خزرج سے بدریں شریک تھے اور ابن اسحاق نے زید کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے عبد اللہ کو انکے بھائی زید کے تذکرہ میں ضمنا بیان کر دیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سہتہ ہاشمی۔ انکی حدیث شہل بن نعیم ہاشمی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہیں آپ کی ہڈیاں رکاب میں ایسی معلوم ہوتی تھیں کہ گویا چھو ہارے کے درخت کا گلابھا میں آپ کے پیروں سے لپٹ گیا (اتفاقاً) آپ کے ہاتھ سے میرے کوڑا لگ گیا میں کہہ یا رسول اللہ قصاص ملنا چاہیے پس آپ نے اپنا کوڑا مجھے دیدیا (کہ تو تم بھی مجھے مار لو) پس میں نے آپ کی ہڈی اور آپ کے پیروں کو چوم لیا بعض لوگ انکو عبد اللہ بن ابی سقیہ کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود۔ بعض لوگ انکو ابن مسعود کہتے ہیں فراری ہیں۔ انکا لقب صاحب الجیوش ہے کیونکہ یہ غزوہ بدر میں لشکروں کے سردار تھے۔ طبرانی نے معجم اوسط میں انکا نام لکھا ہے اور بعض لوگوں نے انکا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو حکام نام مکتوب نہیں ہیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ہریرہ بن محمد بن ہمدہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے

عثمان بن ابی سلیمان سے انھوں نے ابن سعد سے روایت کر کے بخروہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی یا عصر کی دو گھنٹیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا تو آپ سے ذوالیدین نے کہا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ سچ کہتے ہیں پس آپ نے دو رکعتیں اور پڑھ لیں بعد اسکے سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے دو سجدہ سو گئے سلیمان (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ ابن سعد کا نام عبداللہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ اس حدیث کو ابن جریج سے سوا عبدالرزاق کے اور کسی نے روایت نہیں کیا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا اور حافظ ابوالقاسم ابن عساکر نے اپنی تلخیص میں لکھا کہ عبداللہ بن سعد نے جنگو بعض لوگ ابن مسعود بن حکم بن مالک بن ہریرہ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عبداللہ بنی فزارہ کی قیدیوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ نے انکو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے حوالہ کر دیا تھا انھوں نے انکو آزاد کر دیا تھا اور یہ دمشق میں رہتے تھے صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید بن معاویہ نے واقعہ حرہ میں دمشق کے لشکر کا سردار بننا کے بھیجا تھا۔ یہ مردان کی خلیفہ ہونے تک مقام جابیہ میں رہے یہی بن عباد بن عبداللہ کے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن سعد نے حضرت ابن زبیر کی لڑائی میں بہت سختی کی تھی صعب بن عبدالرحمن بن عوف نے انکی روانہ پر ایک وار کیا اور انکو زخمی کیا انہیں ابی ذریع نے انکے دوسرے جانب سے انکو زخمی کیا پھر اسکے بعد یہ لڑائی کیلئے نہیں نکلے یا شک جنگ ختم ہو گئی

(یہنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن خافل بن حبیب بن ثعلبہ بن فاریز بن حمزہ بن عبدالمطلب بن کاہل بن حارث بن نسیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن بصر کہنت انکی ابو عبدالرحمن بن ہزلی بن بنی زہرہ کے خلیفہ تھے انکے والد مسعود نے زمانہ جاہلیت میں عبداللہ بن حارث بن ہزلی سے حلف کی دوستی کی تھی حضرت ابن مسعود کی والدہ ام عبدعزیز بیٹی عبدالود بن سوار کی وہ بھی قبیلہ ہذیل کی تھیں۔ حضرت ابن مسعود بہت قدیم الاسلام تھے جب سعید بن زید اور انکی بی بی فاطمہ بنت خطاب نے اسلام قبول کیا اس وقت یہ بھی مسلمان ہوئے تھے یعنی حضرت عمر کے اسلام سے بہت پہلے انھوں نے قاسم بن عبدالرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے تھے میں اسلام میں چھٹا شخص تھا اس وقت ردی زمین پر ہم چھ آدمیوں کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا انکے اسلام کا بیان یہ ہے جو ہم سے نقیہ ابو الفضل طبری نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سہلی بن ہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے عاکم بن ہدیہ سے انھوں نے دو سے انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں سن تیز کو پہنچ گیا تھا عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ابو بکر بھی آپکے ہمراہ تھے حضرت نے انھیں فرمایا اس کے پیرے پاس کچھ دودھ کرینے عرض کیا ہاں مگر میں امین ہوں رہے نہیں سکتا حضرت نے فرمایا اچھا (دودھ عدد کوئی بکری لے آؤ جو گاہن ہو چنانچہ میں ایک حمان بکری آپکے پاس لے گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیرے پر ہاتھ دے دیئے اور اس کے گھسن پر ہاتھ

پھر شروع کیا اور دعا فرمائی یہاں تک کہ اسکے دو دھاتر آیا پس ابو بکر ایک برتن لے آئے حضرت نے اس برتن میں اسکا دودھ دودھا اور ابو بکر سے فرمایا کہ سوچنا چاہو ابو بکر نے پیابعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیابچرا آپ نے مجھت فرمایا کہ اسکے تھن کو چوڑ دینے بخوڑا تو پھر دیسا ہی ہو گیا پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی یہ کلام سکھا دیجئے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھنے سکھائے ہو پس میں نے آپ سے بلا واسطہ ستر سو تین قرآن کی یاد کین اس فضیلت میں میرا کوئی شریک نہیں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مکہ میں مالاعمان قرآن پڑھا ہمیں علیہ السلام نے احمد نے اپنی سند سے یونس بن یکر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے بچلی بن عروہ بن زبیر نے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے سب سے پہلے مکہ میں قرآن کو بالاعلان پڑھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود تھے (اسکی کیفیت یوں ہو کہ) ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ قرآن نے قرآن کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہیں سنا کیا کوئی شخص انکو سنا سکتا ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سنا سکتا ہوں لوگوں نے کہا ہمیں تھلے حق میں اندیشہ ہے ہم چاہتے ہیں کوئی ایسا شخص نہ ہو جسکا کنبہ قبیلہ ایسا ہو کہ کافر اگر اسکو مارنا چاہیں تو قبیلہ کے لوگ اسکو بچالیں حضرت ابن مسعود نے کہا اسکی فکر نہ کر واللہ مجھے بچاتے گا چنانچہ دوسرے دن یا شعث کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود مقام ابراہیم میں پہنچے قریش اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود جاکر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن علم القرآن اسی طرح برابر پڑھتے چلے گئے کافروں نے جو اسکو سنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ابن ام عبد کیا کہہ رہے ہیں پھر بعض لوگوں نے کہا یہ انہیں جہاد توں کو پڑھ رہے ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں پس یہ سمجھتے ہی سب اللہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابن مسعود کے ساتھ پڑھنا چلے گئے مگر حضرت ابن مسعود برابر پڑھتے ہی چلے گئے یہاں تک کہ جب قدر انہوں نے پڑھنے کا ارادہ کیا جب اسقدر پڑھ چکے تو اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر آئے انکے منہ پر طمانچہ کے نشان بن گئے تھے صحابہ نے کہا دیکھو اسی کا ہمیں اندیشہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا خدا کی قسم یہ خدا کے دشمن میری نظر میں ایسے بے حقیقت کہنئی تھے جیسے اسوقت تھے اور اگر تم چاہو تو میں پھر کل ایسا ہی کہوں صحابہ نے کہا نہیں پس اسقدر کافی ہوئے انہیں وہ چیز سننا دی جس کا سننا وہ نہ چاہتے تھے۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعود اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے بیان رکھ لیا یہ حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے حضرت نے انکے کہنا دیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو حکموا بآواز طلب کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ برابر بغیر اجازت اندر جاتے تھے اور آپ کا ہر کام کرتے تھے، آپ کو جوتی پہناتے تھے اور آپ کے ساتھ رکبیں جانیکی ضرورت ہوتی تو جاتے تھے کبھی آپ کے آگے آگے بھی چلتے تھے اور جب حضرت غسل کرتے تو یہ پردہ لیکے کھڑے ہوتے تھے اور آپ کو خواب سے بھی بیدار کرتے تھے صحابہ میں یہ صاحب السواد السواک کے لقب سے مشہور تھے ہمیں ابو الفرج لقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لقب اسوجہ تھا کہ اسے پاس اس تکہ گاہ ہر وہ جان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک متصل تیکہ اور ایک متصل سواک تھی ۱۱

ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں عبد اللہ بن جعفر جباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ادریس اور حفص بن حسن بن عبید اللہ سے انھوں نے ابراہیم بن سوید سے انھوں نے عبد الرحمن ابن زید سے انھوں نے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پردہ نہ پڑا ہو اور تم میری آواز سنو تو بس یہی تمھارے لئے اجازت ہو جب تک میں تکلم نہ کر دوں تم برابر بے اجازت آیا جلا کرو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے دونوں ہجرتین کی قیاسیں حبش کی طرح بیان کی ہیں اور مدینہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ ہر رادرا حد اور خندق اور بیتہ الرضوان اور تمام شاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ یرموک میں شریک ہوئے انھیں نے ابو جہل پر مار کیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنت کی بشارت دی تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور اپنے بھائی صہام کے حضرت ابن عباس اور ابن عمر اور ابو موسیٰ اور عمران بن حصین اور ابن زبیر اور جابر اور انس اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور ابو رافع وغیرہم نے روایت کی ہیں اور بخیر تابعین کے علقمہ اور ابو دائل اور ابو اسود اور سرق اور عبیدہ اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے یحییٰ بن ابی منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن محمد بن عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو البرکات محمد بن محمد بن حمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو لصر احمد بن عبد الباقی بن طون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں احمد بن علی ثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو ثنیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یغزہ سے انھوں نے ابو زین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار مجھے فرمایا کہ سورہ نسا مجھے پڑھ کر سناؤ میں عرض کیا کہ میں بھلا کیا آپ کو پڑھ کر سناؤں آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ کوئی دوسرا شخص پڑھے اور میں سنوں چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا فلیکث اذ جننا من کل امت بشہید وجنابک علی ہوا الشہید تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تب میں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن بن مہبہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو العشاء یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی صیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو الحسن یعنی نعیم بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ یعنی سری بن یحییٰ نے کوثر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہیں قبصہ بن عقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیفان کوری نے عبد اللہ ابن عمر سے انھوں نے بلی کے ایک غلام سے انھوں نے ربیع سے انھوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعود) کے حکم پر غل کرو۔ اس حدیث کو سلمہ بن کیل نے ابو الزعرا سے انھوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابن اسماعیل ابن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ (یعنی امام ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریم نے بیان کیا

تو تمہارا وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہجرت سے ایک گناہ نکالیں گے اور اسی گناہ کو ان لوگوں پر گواہ بنائیں گے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے ابیہم بن یوسف بن ابی اسحاق کے لیے والد سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے ابو الاسود بن زید سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوموسیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم اور ہمارے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبد اللہ بن مسعود بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں ہیں کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ انکی والدہ کی آمدت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بہت ہوئی تھی اسماعیل وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن ہمدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے عبد الرحمن بن زید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حضرت حذیفہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ ہمیں ایسے شخص کا چہرہ دیکھو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور حدیثیں انہیں انھوں نے کہا کہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے قریب ابن مسعود ہیں اور ہر بار وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتے ہیں کہ ابن مسعود سب سے زیادہ اللہ کے یہاں مقرب ہیں نیز اسماعیل وغیرہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمدی نے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اگر میں بغیر مشورہ کے کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا حضرت ابن مسعود کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے سرکون میں خرید کر ہوئے بنگلہ انکے ملک شام میں غزوہ یرموک میں شریک ہوئے اور اسدن مال غنیمت انکے سپرد تھا۔ (یہ بھی ایک بہت بڑی فضیلت ہے کہ) انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ میں عمار بن یاسر کو حاکم بنا کے اور عبد اللہ بن مسعود کو معلم اور ذریعہ بنا کے بھیجتا ہوں یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں منتخب ہیں اہل بدر سے ہیں تم لوگ انکی پیروی کرو اور انکے احکام کی اطاعت کرو انکی باتیں سنو تمھارے لئے میں نے عبد اللہ بن مسعود کو اپنے سے زیادہ بہتر سمجھا ہے۔ یحییٰ بن ابی جہل نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن خالد نے کہا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے میسرہ نے موسیٰ کی والدہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کسی کالم کہنے ابن مسعود کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا آپ کے اصحاب نے عبد اللہ کی پندلیوں کو کمر دیا اور چلا دیں پھر ہر ایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جو عبد اللہ کا پیروار وی اعمال میں قیامت کے دن کوہ احد سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔ ہمیں عمر بن محمد بن جریر نے اجازت دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر اور ابو الفضل باقرانی خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن لیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد انکس سے انھوں نے جبہ بن جویں سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ایک دن حضرت علی کے پاس بیٹھیں ہوئے تو ان سے کہا کہ ہم نے ابن مسعود سے زیادہ کسی کو خلیق اور تعلیم میں نری کرنے والا اور علم مجلس کا ماہر اور متقی نہیں دیکھا

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کیا تم صدق دل سے ایسا کہہ رہے ہو لوگوں نے کہا کہ ہاں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اور اللہ گواہ رہ میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں بلکہ اس سے زیادہ۔ ابو نائل کہتے تھے کہ جب حضرت عثمانؓ نے (مجمع قرآن کے وقت مشتبہ، مصاحف کو چاک کر دیا اور یہ خبر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو پہنچی تو انھوں نے کہا کہ تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ بن کتاب اللہ کا سب سے زیادہ عالم ہوں حالانکہ میں سب سے بہتر نہیں ہوں اور بنا وجود اسکے اگر مجھے معلوم ہو جائی کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم ہو جو درود ان تک میں پورے ملتا ہوں تو بیشک میں اسکے پاس جاؤں ابو نائل کہتے تھے کہ میں کھڑا ہو کر لوگوں کو دیکھنے لگا کہ وہ کیا کہتے ہیں مگر میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کو اسکا انکار کرتے ہوئے نہیں سنا۔ زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس وقت میں عبد اللہ بن مسعودؓ کے چوکہ وہ پتہ قامت تھے اس سبب اور لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے انہیں چھپنے کے قریب ہو گئے حضرت عمرؓ نے جوا نکو دیکھا تو مسکرائے پھر حضرت عمرؓ نے ہنس مہسک باتیں کرنے لگے اور وہ کھڑے رہے بعد اسکے جب وہ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ شخص علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے حضرت ابن مسعودؓ کے بیٹے عبید اللہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعودؓ کی عادت تھی کہ جب (رات کو) لوگ سوتے تو وہ (تہجد کیلئے) اٹھتے (ایک شب میں بھی چمک پڑا، صبح تک بیٹھے الگو لگاتے ہوئے سنا جس طرح شہد کی کھلی لنگٹائی ہو سیکم بن تمام کہتے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات کی کہ ایک خواب سنئے میں نے شب کو آپ کو خواب میں دیکھا اور زیہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے آپ اُس منبر کی نیچے ہیں حضرت یہ فرما رہے ہیں کہ اے ابن مسعودؓ میرے پاس آ جاؤ تم نے میرے بعد بڑی عیرونی اختیار کر لی حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر شخص خدا کی قسم کیا تو لے یہ خواب دیکھا اے اُس شخص نے کہا ہاں حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا تو کیا کو مدینہ سے میرے جناحے کی نماز پڑھنے آیا ہو الغرض چند ہی روز کے بعد حضرت ابن مسعودؓ کی وفات ہو گئی۔ ابوطیبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کی عیادت کیلئے حضرت عثمان بن عفانؓ تشریف لیکے حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ تم کو کیا شکایت ہے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا اپنے گناہوں کی حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ تمہارا جی کسی چیز کو چاہتا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت کو چاہتا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا کیا میں کوئی طبیب تمہارے لئے تجویز کر دوں حضرت ابن مسعودؓ نے کہا طبیب ہی نے مجھے بیمار بنایا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا میں تمہارا وظیفہ دلا دوں حضرت ابن مسعودؓ نے کہا مجھے اسکی کچھ ضرورت نہیں ہے حضرت عثمانؓ نے کہا تمہاری لڑکیوں کے کام آئے گا حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کیا آپ میری لڑکیوں کے محتاج ہو جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں حالانکہ میں نے انھیں حکم دیدیا ہے کہ وہ ہر شب سورہ فاتحہ پڑھ لیا کریں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہر شب کو سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے کبھی اسکو فاقہ کی مصیبت نہوگی حضرت عثمانؓ نے انکو وظیفہ دینے کیلئے اس سبب کہا کہ وہ برس سے انکا وظیفہ حضرت عثمانؓ نے بند کر دیا تھا جب حضرت ابن مسعودؓ کی وفات ہو گئی تو حضرت عثمانؓ انکا وظیفہ دوبارہ دینے کے پاس بھیج دیا انھوں نے حضرت ابن مسعودؓ کے وارثوں کے حوالہ کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے خودی وظیفہ بند کر دیا تھا جو اسلئے کہ انکو ضرورت نہ رہی تھی ایسا اور صحابہ نے بھی کیا تھا۔ انمش نے زید بن وہب سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے

کہ جب حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ میں اپنے پاس بلایا وہ کو فہم میں تھے کہ لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ یہیں رہتے آہم آپ کی حفاظت کریں گے کوئی شخص آپ کو ایذا نہ پہونچا سیکے گا (آپ خلیفہ کا حکم نامہ لے کر دیکھے) حضرت ابن مسعود نے کہا نہیں انکی اطاعت میرے اوپر ضروری ہے دیکھو عنقریب کچھ فتنے فساد ہونگے میں نہیں چاہتا کہ ان فتنوں کا پیداکرنے والا سب پہلے میں ہوں الغرض انھوں نے کسی کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس چلے گئے اور مدینہ ہی میں سٹکے۔ ہجری میں وفات پائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کئے تھے جنت البقیع میں مدفن ہوں ہوئے حضرت عثمان نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے پڑھائی تھی اور رات ہی کو دفن کر دیا تھا یہی انکی وصیت تھی یہاں تک بیان کیا گیا کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی انکی اطلاع نہیں دی ابھر حضرت عثمان حضرت زبیر پر غصہ بھی ہوئے حضرت ابن مسعود کی عمر وقت وفات ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ستر ہجری میں انکی وفات ہوئی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوالدرداء کو انکے وفات کی خبر ملی تو کہنے لگے افسوس انھوں نے اپنے بعد اپنا مثل نہیں چھوڑا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(رشدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری لکھے ایک طویل حدیث فضائل ماہ رمضان میں مروی ہے بعض لوگوں نے روایت میں انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہے مگر اکثر روایتیں جو ایسے منقول ہیں انکا نام نہیں ہے (صرف ابن مسعود ہی) انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے کینت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ کیا جائے گا۔

(رشدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم ابوالقاسم رفاعی نے عبد اللہ واسے ناموں میں انکا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی انکی روایت سے لکھی ہے جس کو سعید بن سلیمان نے عباد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن مسلم سے سنا وہ صحابی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو غلام اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے اور اپنے مالک کی بھی تابعداری کرے اسکو دہرا ثواب ملیگا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(رشدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیب - عسکری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن جریر نے محمد بن عباد بن جعفر سے انھوں نے ابو سلمہ بن سفیان اور عبد اللہ بن مسیب اور عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے یہ لوگ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اپنے نماز میں سورہ بقرہ پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ و ہارون و حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا ذکر آیا تو ہکا یک آپکو کھانسی

آنے لگی پس آپ نے سجدہ کر دیا انھوں نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے یہ سند ان تینوں سے ثابت ہے اور یہ تینوں اس حدیث کو عبد اللہ بن سائب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نظر کنیت ابو یحیٰ بن بعض لوگ انکا نام نعمون بتاتے ہیں یہ قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے۔ مقام ایلیا بیت المقدس میں وعظ کیا کرتے تھے صاحب کشف و کرامات تھے انہی کرب بن ابرہہ نے اور ثوبان بن شہر نے ادیشیم بن سفی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہے یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ بنی نیر سے ہیں جو بنی ثعلبہ بن یزید کی ایک شاخ ہے۔ شہر بن خربے ابو یحیٰ بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سانس سے پیدا ہوتا ہے مومن کیلئے آتش درخ سے صرف آما ہی حصہ مقرر ہے ہتھکنی بن محمود نے اجازۃ اپنی سند سے ابو بکر بن ابی حاتم تک بخردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم نے ضمہ سے انھوں نے ابن عطاء سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ ابو یحیٰ بن سائب کو دریا کا سفر پیش آیا دریا کی طینانی سے انھیں سخت تکلیف ہوئی تو انھوں نے کہا اے دریا پھر جا تو تو ایک حبشی غلام ہے پس وہ دریا پھر گیا یہاں تک کہ شل روغن زمیون کے ہو گیا۔ ایک مرتبہ انکی سوئی گر پڑی انھوں نے کہا اے میرے پروردگار میں تجھے اصرار کے ساتھ کہتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس کر دے پس وہ سوئی نمایاں ہو گئی اور انھوں نے اسکا اٹھا لیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ ابن کثیر نے بعض علما نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن سائب بنی ثعلبہ بنی نیر سے ہیں جنکو لوگ نعمون ابو یحیٰ بن سائب کہتے ہیں یہ بیت المقدس میں وعظ کیا کرتے تھے صاحب کرامات تھے اور ایک دوسرے ابو یحیٰ بن سائب نام بھی عبد اللہ بن سائب کے دو تابعی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں حضرت ابن عمر اور حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں کا ذکر ائمہ محدثین نے شل امام مسلم اور ابن ابی حاتم کے کیا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مطرف صحابی ہیں انکا شمار اہل شام میں ہے قبیلہ ازد کے رہنے والے ہیں انکی حدیث ہشام بن عمار نے وفد بن تغلاہ سے انھوں نے صلح بن راشد قرظی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جلعج بن یوسف کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو جلعج نے کہا اسے قید کر دو اور جو لوگ یہاں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں انہی سے روایت کرو چنانچہ لوگوں نے عبد اللہ بن ابی مطرف سے یہ سلسلہ پوچھا انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دو حرام باتیں ایک ساتھ کرے ایک ساتھ کرے اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کر دو پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس کے پاس یہ سلسلہ لکھ کر بھیجا انھوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا ابوالاعلیٰ عسکری نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی مطرف تو کوئی شخص معلوم نہیں ہوتے ہاں عبد اللہ بن مطرف بن عبد اللہ بن حمیر البتہ ایک شخص ہیں اور یہ حدیث مرسل ہی روایت کی گئی ہے کہ جلعج کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو انھوں نے

کہا کہ اسکی گردن تلوار سے کاٹ دی جائے والد اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہریرہ بن عہد عوف دہری۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے اور وہیں انکے والد نے وفات پائی اور انکی میراث انھیں عبد اللہ کو ملی
ابن اسحاق نے کہا کہ اسلام میں سب سے پہلے جس نے اپنے باپ کی میراث پائی وہ یہی ہیں۔ یہیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے
یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بیان کیا کہ خاندان نبی زہرہ سے مطلب بن ابی ہریرہ بن عبد
عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بھی تھے اور انکے ساتھ انکی بی بی رمل بنت ابی عوف بن صبرہ بھی تھیں۔ ان سے سرزمین حبش میں یہ عبد اللہ
بن مطلب پیدا ہوئے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطلب بن حنظل بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ابو موسیٰ نے کہا کہ ہمارے بعض مشائخ نے بیان کیا کہ یہ
صحابی ہیں انھوں نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر و عمر (میرے) کان اور آنکھ کے قالم مقام ہیں۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابن ابی حاتم رازی نے بھی انکو ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ صحابی ہیں۔ ابن ابی ندیک نے عبد العزیز بن مطلب کے انھوں نے
اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عبد اللہ بن مطلب بن حنظل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے (ایک دن) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
باس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکر و عمر سامنے سے آئے حضرت نے فرمایا یہ دونوں (دین کے) کان اور آنکھ ہیں۔ ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد
فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (امام ترمذی) تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے قیثم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ندیک نے
عبد العزیز بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عبد اللہ بن حنظل سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر کو دیکھ کر (ایک دن) فرمایا کہ یہ دونوں (دین کی) کان اور آنکھ ہیں۔ ابو عیسیٰ نے کہا کہ عبد اللہ بن حنظل نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا انھوں نے انکا نام عبد اللہ بن حنظل ہی بیان کیا ہے
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطیع بن اسود بن حارث بن فضالہ بن عوف بن عبید بن خویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا
ہوئے تھے حضرت نے انکی تحفہ کشت کی تھی جب اہل مدینہ نے زمانہ یزید بن معاویہ میں نبی امیہ کو مدینہ سے نکال دیا اور یزید کی بیعت توڑ دی تو یہ عبد اللہ
بن مطیع قریش کے سردار تھے اور عبد اللہ بن حنظلہ انصار کے سردار تھے جب واقعہ حرہ میں اہل شام کو اہل مدینہ پر فتح حاصل ہوئی تو یہ عبد اللہ بن مطیع
بھاگ کر مکہ میں چلے گئے اور انکے ساتھ پہلے محاصرہ میں شریک تھے جبکہ ان کو کو نکال اہل شام نے واقعہ حرہ میں محاصرہ کر لیا تھا اور
حضرت مسلم نے انکے بن عبید بن حارث بن فضالہ کو کسی کے پاس بچہ کو گود میں دعا دیتے دیکھ کر بے ہوش ہو کر اپنے دہن مبارک سے اسکے منہ میں ٹالہ تے اسکو تھیک کہتے تھے

یہ عبد اللہ بن مطیع انھیں کے پاس رہے یہاں تک جہاں بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر کا مکہ میں عبد الملک بن مروان کے زلمین
محصرہ کر لیا۔ پس اس وقت بھی عبد اللہ بن مطیع عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ ہو کر مقابلہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ۵

انما الذی فررت یوم الحرة والحرة لا یفر الا مسرہ یا جند الکرة یعد الفرہ لاجزین کرۃ بعسرہ

اور عبد اللہ بن مطیع عبد اللہ بن زبیر (ہی) کے ساتھ مقتول ہوئے عبد اللہ بن مطیع قریش کے بڑے بہادر اور مضبوط
لوگوں میں تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) روایت کی کہ آپ فرماتے تھے کون ایسا شخص ہو کہ جسکو بزرگی کا
عہدہ پاپ سے چھوٹا ہو یا بڑا دیا جاوے پھر اسکو وہ قبول نہ کرے۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا کہ عبد اللہ بن مطیع
ابن اسود قریشی خاندان عجلات سے ہیں جو قبیلہ بنی عدی کی ایک شاخ ہے۔ اور ابو نعیم نے (یہ بھی) کہا کہ زید بن اسلم نے اپنے
والد سے روایت کر کے یہ بیان کیا کہ عبد اللہ بن مطیع خاندان عجلات سے ہیں ابن عمر کے گروہ سے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم کے اس قول کا کہ وہ خاندان عجلات سے ہیں (کوئی) مطلب سمجھ میں نہیں آتا اس لیے کہ عجلات تو امیہ
صغریٰ ابن عبد شمس کی اولاد کہلاتے ہیں۔ اور وہ لوگ قبیلہ بنی عدی سے نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جح قریشی تھی۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ اور انکے بھائی عثمان بن مظعون ملک حبش
میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور یہ اور انکی بھائی غزوہ بدر میں شریک تھے واقعی نے لکھا کہ انکی وفات ستلہ ہجری میں مرنے
اسوقت انکی عمر ساٹھ سال کی تھی ان سب بھائیوں میں سے سوا قدامہ بن مظعون کے اور کسی سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے مظعون
لڑکے عبد اللہ بن عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظفر۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی ان (کے نسب) کو ابو الحسن یعنی محمد بن قاسم فارسی کے کتاب موسوم بہ الاسباب
الجالبہ للرزق میں پایا۔ اسی کتاب میں ابو الحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی سے انھوں نے ابو ربیع سے انھوں نے
سلام بن سلیم سے انھوں نے معاذ بن قرہ سے انھوں نے عبد اللہ بن مظفر سے روایت کر کے یہ بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنے بندوں کو مخاطب کر کے) فرماتا ہو کہ اے ابن آدم
میری عبادت کے لیے تم (ہر کام سے) فارغ ہو جاؤ تو ہم تمہارے قلب کو غنا سے اور تمہارے دونوں ہاتھوں کو رزق سے

۵ ہم وہی ہیں جو کہ دفعہ پہلے کہے دن بھاگ گئے تھے اور (حرفہ یہی) کہیں (سال بھر میں) ایک ہی دفعہ جانی ہو گیا اچھی وہ ہادری اور لڑائی جو ہو کر بعد
فرار کے ہوئے پس آج ہم اپنی (پس) ہادری کو اڑانی کو اس فرار کا عوض بنائے ہیں ۶

بھردینگے۔ اسے ابن آدم ہے: ورنہ ہمارے قلب کو فقر سے بھردینگے اور تمہارے دونوں ہاتھوں کو کاموں میں مشغول کر دینگے ابو الحسن نے لکھا کہ سنئے اس حدیث میں عبد اللہ بن ظفر ہی کو اسی طرح (بے راوی حدیث) پایا تو مگر ذی الواقع بات ہے کہ راوی اس حدیث کے معاویہ بن قرہ ہیں اور ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی وغیرہ کو ابو ربیع سے ایسی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ سے اور انکو مقل بن یسار سے یہ حدیث ملی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری۔ انکا شمار اہل شام میں ہوا انھوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی بعض لوگوں نے کہا کہ یہ اس غاضریہ کے خاندان سے ہیں جو قبیلہ قیس کی ایک شاخ جو اسے جیسر بن نصیر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس کسی نے ان تینوں کو کیا اسے ایمان کا مزہ پایا اور اول یہ کہ اس نے فقہ اللہ کی عبادت کی اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور دوسری بات یہ کہ اس نے بطیب خاطر اپنے مال کی زکوٰۃ کو ادا کیا جو کہ ہر سال اس پر واجب ہوا کرتی جو زکوٰۃ میں نہ اس نے بوشے جانوروں کو دیا اور نہ اسکو کہ جس میں کوئی دلخ وغیرہ ہو۔ اور نہ موٹے تانے دیے [مٹلوگ اپنے متوسط اور درمیانی قسم کے مالوں سے زکوٰۃ دیا کرو] اس لیے کہ اللہ عزوجل اسے تم سے زکوٰۃ میں سب سے بہتر چیز طلب نہیں کی اور نہ تم لوگوں کو سب سے بری چیز دینے کا حکم دیا جو اور دوسری بات یہ کہ اس نے اپنے نفس کی زکوٰۃ ادا کی پس ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی کے لیے اپنے نفس کی کیا زکوٰۃ ہو تو آپ نے فرمایا کہ نفس کی زکوٰۃ یہ ہو کہ آدمی جہان کہیں ہو ہر جگہ یہی سمجھتا رہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ معبد بن قیس بن شجر کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ جو عمر نے انکے بھائی معبد کے تذکرہ میں ضمنا لکھا ہے۔ انکے بھائی معبد غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب اور بعض لوگوں نے (انکے والد کا نام) مفیث بیان کیا ہے۔ مفیث کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئے گا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتمر۔ یہ بھائی ہیں انے سلیمان بن شہاب عباسی نے حدیث روایت کی ہے۔ چنانچہ سلیمان کہتے تھے کہ عبد اللہ بن معتمر میرے گھر پر اترے تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے پس انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھ کو یہ حدیث سنائی کہ دجال کے (آئینہ کوئی) شبہ نہیں ہے وہ یقینی شریعت کی جانب سے نکلے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف

جائے گا پس (بعض) لوگ تو اس کے قبیع ہو جائیں گے اور (بعض) لوگوں سے مقاتلہ کر لیا جائے گا کہ ان پر بھی غالب آجائے گا ہمیشہ ان کی سی حالت رہے گی یہاں تک کہ کوفہ میں پہنچ جائے گا اور ان لوگوں پر بھی غالب آجائے گا۔ ابن مند داوڑ ابو نعیم نے ان کے والد کا نام معتم ناما اور میم مشدود کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے معتم کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مگر جنھوں نے سلیمان بن شہاب کو ان سے حدیث کا روایت کرنا قرار دیا ہے۔ ابو عمر نے یہ بھی کہا ہے کہ میں ان سے وصال کے سوا اور کوئی دوسری حدیث مروی نہیں سمجھتا اور ابو عمر نے انکو کندی قرار دیا ہے بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام معتم غین اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتم یہ (جنگ) قادسیہ کے دن لشکر کے ایک جانب کے سردار تھے پھر عراق سے انکو سعد بن وقاص نے بمقام تکریت بھیجا (اُس وقت) ان کے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ اور ربیع بن افعل بھی تھے تکریت میں بہت سے لوگ روم و عرب کے تھے پس (اللہ نے) تکریت کو فتح دی اُس کے بعد عبد اللہ بن معتم نے ربیع بن افعل کو نبیوی اور موصل کی جانب (فتح کے لیے) بھیجا پس انھوں نے ان دونوں کو بھی فتح کر لیا تو عبد اللہ بن معتم نے موصل کا حاکم ربیع بن افعل کو بنا دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو خراج وصول کرنے کے لیے مقرر کر دیا۔ یہ قول ابن اسحاق کا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شخص جنھوں نے موصل کو فتح کیا انکو (حضرت) عمر بن خطاب نے موصل پہنچنے کے لیے بھیجا تھا انھوں نے سلمہ بنی ہاشم کو فتح کیا و نیز اس میں بہت سے اقوال ہیں عبد اللہ بن معتم اور زہرہ بن حویہ قادسیہ لیکر مدائن تک سعد بن وقاص کے آگے تھے ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام معتم رے کے ساتھ تھا اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگوں نے معتم بغیر رے کے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ اسے ابو نصر نے بیان کیا ہے کہ جنگ کے والد کا نام معتم ضمیمہ (اول) اور ثناء اور میم مشدود ثانی کے ساتھ ہے پس وہی عبد اللہ بن معتم ہیں اور ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن معتم جیسی وہ ہیں جنھوں نے موصل کو فتح کیا تھا اور یہ سیف بن عمر سے (بھی) مروی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معرض۔ بابی۔ انھوں نے یاسر کے یا سب کسی گاؤں میں سکونت اختیار کر لی تھی یہ وفد بکر بنی ہاشم علی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یعنی اور ابن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ عبد اللہ بن حمزہ یعنی ابومین بابی نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا عبد اللہ بن معرض بابی نے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ وفد بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اونٹوں میں کچھ حصہ مقرر کر دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مند داوڑ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مقل۔ انصاری۔ یہ اپنے والد کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھے انشاء اللہ تعالیٰ ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں کریں گے

انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عید الشہد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر عیسیٰ صحابی بن یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اہل بصرہ کی لڑائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عید الشہد (رضی اللہ عنہ) :

ابن عیہ۔ سوائی بن اس لیے کہ سوادۃ بن عامر بن معصم کے خاندان سے ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ بعض لوگوں نے کہا جو کہ یہ طائف کے محاصرہ میں شریک تھے۔ عید بن سیدب طائفی ہے اسے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے دو شخص بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے طائف میں باب بنی سالم کے پاس آئے پس وہ دونوں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے تاکہ آپ انکو بچانیں الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔ ابن مالک لائے بیان کیا جو کہ عید الشہد بن عیہ عامری کے تذکرہ کو بعض مشائخ نے صحابہ میں لکھا ہے۔ معیت۔ میم مضمومہ اور یا مشدودہ اور ہا کے ساتھ ہو۔

(سیدنا) عید الشہد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضل بن عبد غنم اور بعض لوگوں نے عبد نهم بیان کیا ہو وہ بیٹے ہیں عقیف بن احم بن ریحہ بن عداہ بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن کے ذویب کا نام بعض نے دوید بیان کیا ہو۔ ذویب بیٹے ہیں سعد بن عباہ بن عثمان بن عمرو بن اذین طائجہ کے مورتی ہیں عثمان کی وہ اولاد جو کہ ناکی نبی (مزنہ کے بطن سے ہیں سب اپنی ماں مزینہ بن کلیب بن ویرہ کی طرف منسوب ہیں یہی عمرو بن اذہر چچا ہیں تمیم بن مریم اذہ کے۔ حضرت عبد اللہ اصحاب شجرہ سے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید تھی بعض لوگوں نے کہا جو کہ ابو عبد الرحمن تھی اور بعض کا قول ہو کہ انکی کنیت ابو زیاد تھی۔ انہوں نے (پہلے) مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی (بعد میں) پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور وہیں جامع مسجد کے قریب ایک مکان بھی بنا لیا۔ عبد اللہ ان اہل بکامین ہیں کہ جبکہ بارہ میں

اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہو۔ **وَالْأَعْلَى الَّذِينَ إِذَا مَا تَوَكَّلْتُمْ قُلْتُ لَا جِدَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا فَاغْنِيكُمْ تَقِضْ مِنَ الدِّمِ الْآيَةِ** عبد اللہ بن مفضل ان دس شخصوں میں ہیں جنکو حضرت عمر نے بصرہ میں مسائل دین کے تعلیم کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اور یہ عبد اللہ پہلے شخص ہیں کہ شہر تستر کے درویش ہیں داخل ہوئے جو وقت کہ مسلمانوں نے تستر کو فتح کر لیا۔ عبد اللہ بن مفضل نے بیان کیا جو کہ جس درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرائی تھی میں اس درخت کی شاخوں سے بعض شاخ کو پکڑ کر آپ کے اوپر سایہ کیے ہوئے تھا پس ہم سب نے آپ سے اس پر بیعت کی کہ (ہرگز لڑائی سے) نہیں بھاگیں گے۔ انہوں نے

سلطی ترجمہ ان لوگوں میں ہیں جو کچھ گناہ نہیں ہو جاتے ہی رہتے ہیں اور پہلے آداب ہو کر تھے اس لیے کہ وہ کم میرے پاس کوئی جانور نہیں ہو جو تمہیں ایسی چیزیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور اسے حسن بصری اور ابو عالیہ نے اور عید اللہ بن شجرہ کے دونوں بیٹے مطرف اور یزید نے اور عقبہ بن صہبان اور ابو ذراع اور معاویہ بن قرقہ اور حمید بن الامان وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ہمیں ابو فضل یعنی عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی جعفر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد وفاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن کرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں کھس نے ابن یزید سے انھوں نے عبد اللہ بن فضل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے ایک آدمی کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم خذف نہ کرو اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ یا یون کہا کہ اپنے خذف کو ناپسند کیا ہو (مچھوڑ دو) ورنہ میں تم سے ہرگز کوئی بات نہ کروں گا۔ عبد اللہ بن فضل کی وفات بمقام بصرہ ۱۶۷ھ ہجری میں ہوئی اور ابو یزید اسلمی نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اس لیے کہ انھوں نے اسکی وصیت کر دی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخنم۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا جو کہ مخنم جو فتح ممیم اور سکون غنین اور فتح نون کے ساتھ ہو وہ عبد اللہ بن مخنم ہیں یہ صحابی ہیں اور نیز انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی جو اور اسے سلیمان بن شہاب عباسی نے حدیث روایت کی جو اور انکی حدیث دجال کے بارہ میں مشہور ہے۔ انکا تذکرہ (امام) بخاری نے اپنی تاریخ میں کیا ہے۔ بعض لوگوں نے انکے والد کا نام سحمر قین اور تا اور زے کے ساتھ بیان کیا جو ابو عمر کو بھی اسی طرح ملا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث یا معتب۔ عسکری نے انکا نسب ایسا ہی شک کے ساتھ بیان کیا جو مجبی بن ابوب نے ولید بن ابی ولید سے انھوں نے عبد اللہ بن مغیث سے روایت کر کے بیان کیا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ایک آدمی کے پاس سے گزرے کہ وہ گھوڑوں فروخت کر رہا تھا پس اپنے اپنا دست مبارک اُسکے اندر ڈال کر دیکھا تو اندر سے بھیگا ہوا دیکھا پس آپؐ یہ فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکھا دیا وہ مجھے نہیں دینے اُسکا شمار ہماری امت میں نہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر۔ غیرہ کی کنیت ابو سفیان جو وہ بیٹے ہیں حارث بن عبد المطلب کے قریشی ہیں اشی ہیں۔ انے ساک بن حرب سے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی امت نہیں گذری کہ جسمیں ضعیف کا حق قوی سے بدون کسی طرح کی اذیت پہنچنے کے نہ لیا ہو گا یہ حدیث عبد اللہ کے واسطے کے ساتھ اُنکے والد سے بھی مروی ہے۔ الغرض کوئی راوی ہوا اس

ضرور ہو کر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر آپ کے ساتھ رہے۔ ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ پھر انکا تذکرہ عبد اللہ بن ابی سفیان کے ذکر میں کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ بن یقیب۔ یہ حبش کے ہاجرون بن ہیں۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے مختصر کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو نعیرہ جو۔ یشکری بن ہیں۔ عیینہ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور ہنسے یحییٰ بن عیسیٰ نے عمرو ابن مرہ سے انھوں نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے [یہ شک اعمش کا ہے] روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا کام بتا دیں کہ جو مجھ کو جنت کے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ پھر انکا ذکر اس سے واضح طور پر عبد اللہ یشکری کے تذکرہ میں کیا جائیگا اور نیز عبد اللہ بن متفق کے تذکرہ میں کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن۔ مزنی۔ اسے ابن سیرون اور عبد الملک بن عمیر نے حدیث روایت کی جو انشاء اللہ تعالیٰ انکا پورا نسب انکے بھائی نعمان وغیرہ کے تذکرہ میں لکھا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے یہ (بھی لکھا ہے) کہ انکا ذکر بعض متأخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہے۔ مگر اسے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن متفق۔ انکی کنیت ابو متفق جو۔ یشکری بن اور بعض لوگوں نے کہا جو کہ سلمیٰ بن کوفی ہیں۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اسے انکے لڑکے مغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔ محمد بن حجاوہ نے مغیرہ بن عبد اللہ یشکری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں کوفہ میں گیا۔ پس وہاں ایک مسجد میں (نماز کے لیے) گیا اتفاقاً اُس مسجد میں ایک شخص تھے جنکو لوگ ابن متفق کہا کرتے تھے تو وہ شخص بیان کر رہے تھے کہ میرے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت آپ عرفات میں تھے پس میں نے آپ کے حضور میں جائیگی بہت کوشش کی یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ گیا اسوقت لوگوں نے مجھے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ تاکہ راستہ کھل جائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم (اُس) شخص کو پکارو معلوم اسکی کیا حاجت ہے چنانچہ (میں) پہنچا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ کو تھام لیا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں وہ چیز آپ سے دریافت کرتا ہوں

از اول تو یہ کہ کون چیز مجھ کو جہنم سے بچائے گی اور دوسری بات یہ کہ کون چیز مجھ کو جنت میں داخل کرے گی۔ اُس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اگرچہ تھے مختصر بات پوچھی مگر درحقیقت بہت بڑی بات پوچھی (اچھا سنو اور) میری بات کو یاد کر لو جو وقت اللہ کی عبادت کرو تو اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نمازوں کو ادا کرو اور زکوٰۃ واجبہ کو دیا کرو اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور تم اپنے ساتھ لوگوں کے جس معاملہ کو اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم بھی لوگوں کے ساتھ کیا کرو۔ اور اپنے ساتھ لوگوں کے جس معاملہ کو بُرا سمجھتے ہو اُس کو تم بھی لوگوں کے ساتھ نہ کرو۔ اُس کے بعد انھوں نے اوٹنی کی باگ چھوڑ دی اور اس حدیث کو اسحاق اور یونس اور اسرائیل بیٹے یغیرہ کے دونوں بیٹوں نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ پھر عبد اللہ شاکری کے تذکرہ دین کیا جائیگا مگر سب ایک ہی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ذہب۔ از دی جہین بھی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے حمہ ابی حمید بن محمد بن یوسف قربانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے حمہ بن عبد بن کبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے حمہ بن عبد بن عبیدہ بن یحییٰ غسانی نے اپنے والد عبیدہ سے انھوں نے ذہب بن عبد اللہ از دی سے انھوں نے عبد اللہ بن ذہب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کل یوم ہو فی شان پس حمہ عمرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شان کیا ہے تو آپ نے جواب دیا وہ یہ جو کہ گناہوں کو معاف کرتا ہو اور سختی و تکلیف کو دور کرتا ہو اور کسی قوم کو عزت دیتا ہو اور کسی قوم کو پستی میں ڈالتا ہے۔ انکا تذکرہ تمیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مسرہ اور بعض نے انکو فقط مسرہ بیان کیا ہے بیٹے ہر عوف بن سباق بن عبد الدار بن قسی کے۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کے ساتھ واقعہ دار کے دن مقول ہوئے۔ انکو عدوی نے ذکر کیا ہے مگر انکے صحابی ہونے میں ادراکی۔ روایت میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنی سباق وہ لوگ ہیں جنھوں نے پہلے مکہ میں بنی نضیر کی تھی پس انھوں نے قریش کے بہت سے لوگوں کو لاک کر دیا تھا۔ قبیلہ بنی سباق کے کل آدمی سوا اسے ان اہلبیت کے جو مین میں تھے مخالفت میں پڑ گئے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناٹح۔ مصری۔ انکا تذکرہ سن بن سفیان نے صحابہ میں کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ حمہ بن ابی حمزہ ازکاصحابی ہونا صحیح نہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو حیوہ نے معید بن شان سے انھوں نے شرح بن سید سے انھوں نے عبد اللہ بن ناشع سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں لوطیہ کی ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک زنجیلی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو احمد عسکری نے کہا کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ ناشع جا کے ساتھ ہوا اور میں نے ایسا ہی ان لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا کہ جو لوگ اُنکے نام سے زیادہ واقف تھے اور بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ ناشع خایا جیم کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شحام۔ اور بعض لوگ ابن نحاء کہتے ہیں۔ ربیع بن حبیب نے حسن (بصری) سے انھوں نے عبد اللہ بن شحام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور سفید ہو کر گھاس کی طرح نرم و زور ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا اے ابن شحام کیا میں تمہارے اس پڑھاپے کی فضیلت میں ایک حدیث تم سے بیان کروں جتنے عرض کیا کہ مان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اے ابن شحام اللہ عزوجل جوڑے آدمی سے قیامت کے دن انسانی کے ساتھ حساب لے گا بعد اسکے اعمال نامہ اسکا رضوان (دار وند جنت) کو دیدیگا اور فرمائے گا کہ میرا بندہ جب جنت میں پہنچ جائے اور ہول قیامت کو بھول جائے تو یہ اعمال نامہ اُسکو دینا جب وہ اسکو پڑھے اور اسکا رنگ متغیر ہونے لگے تو اس سے کہنا کہ رنجیدہ نہ ہو تیرا پروردگار بزرگ برتر فرماتا ہے کہ مجھے تیرے پڑھاپے سے شرم آتی ہے کہ اس اعمال نامہ کے ساتھ تجھے ملاقات کروں چنانچہ میں نے یہ سب خطائیں تیری معاف کر دیں۔ چنانچہ جب کوئی بوڑھا آدمی جنت میں جاتا ہے تو رضوان اعمال نامہ لے کر اس کے پاس جاتا ہے جب وہ بوڑھا اُس اعمال نامہ کو پڑھتا ہے اور اسکا رنگ متغیر اور قلب بے چین ہونے لگتا ہے تو رضوان اس سے کہتا ہے کہ تیرا پروردگار بزرگ برتر تجھے فرماتا ہے کہ مجھے تیرے پڑھاپے سے شرم آتی ہے کہ اس اعمال نامہ کے ساتھ میں تجھے ملوں لہذا میں نے تیری خطائیں معاف کر دیں۔ اے ابن شحام اللہ عزوجل مسلمان کے بوڑھا پے سے شرم کرتا ہے اور یہ شرم بہ نسبت اس شرم کے زیادہ ہوتی ہے جو بندہ اللہ عزوجل سے کرتا ہے۔ اس حدیث میں بجائے شحام کے تمام مقامات میں نحاء بھی روایت کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف انکا نام ہی ذکر کیا ہے اور حدیث لکھی ہے (اُنکے والد کا نام نہیں بیان کیا) انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نصر سلجی۔ اسے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا جس مسلمان کا

تین لڑکے مرجان اور وہ ثواب بھگت کر کے تو وہ لڑکے اُسکے لیے دوزخ سے بہرین جائینگے ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر کسی کے دو لڑکے ہوں (مرے ہوں) تب بھی (یہی ثواب ہو)۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک سبب محمول شخص ہیں سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی علوم نہیں ہوتی۔ انکو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر بہرین کلام ہے بعض لوگ انکو محمد کہتے ہیں اور بعض ابو انضر کہتے ہیں یہ سب اختلافات امام مالک کے شاگردوں نے کیے ہیں مگر ابن ہشام نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے اور وہ عبد اللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ کنیت انکی ابو برزہ ہے۔ اسلمی ہیں۔ انکے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ ابن شامین نے انکا تذکرہ عبد اللہ بن کمالون میں کیا ہے اور واقدی سے مروی ہے کہ انکی بیٹے کہتے تھے کہ انکا نام عبد اللہ بن فضلہ ہے ابن شامین نے کہا ہے کہ انکے بیٹے سے زیادہ انکا علم کسے ہو سکتا ہے۔ ہم عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کنیت کے باب میں بھی کریں گے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہیں قریشی ہیں۔ ہاجرین حبش سے ہیں۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جن لوگوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کی تھی انہیں عبد اللہ بن فضلہ بھی تھے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے تھے قریشی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلطی ہے علما سے منہا ہے نے خود زہری سے ہون خواہ ابن ابی حاتم کسی نے اس بابت میں اختلاف نہیں کیا کہ انکا نام محمد بن عبد اللہ بن فضلہ ہے۔ انکا تذکرہ عمر کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ کنانی۔ فریابی نے سفیان ثوری سے انھوں نے عمر بن سعید سے انھوں نے عثمان بن ابی سلیمان سے انھوں نے عبد اللہ بن فضلہ کنانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر و عمر کی وفات ہوئی اس وقت تک مکہ کے بازار فروخت نہ کیے جاتے تھے۔ اسکو معاویہ بن ہشام نے عمر سے انھوں نے عثمان سے انھوں نے نافع بن جابر بن طلحہ سے انھوں نے علقمہ بن فضلہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی۔ ہرمین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بلدہ بن خناس بن بنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ ابن ہشام نے کہا جو کہ بلدہ کی
کی بیٹے کو ضمہ اور تے کے بعد ذال منقوطہ ہو۔ یہ عجمہ اللہ ابو قتادہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ عجمہ اللہ بدر بن اور احد بن شریک سے تھے
یہ ابن اسحاق اور ابو موسیٰ کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نام نعمی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عجمہ اللہ رکھا۔ اسکو ابو اسحاق نے برا سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم شہمی۔ یہ سفر خیر بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے۔ انکا تذکرہ بغوی نے اسی طرح لکھا جو مگر انکی کوئی حدیث روایت نہیں کی
انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم۔ انصاری۔ ناکہ بنت نعیم کے بھائی بن صحابی بن۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن نعام۔ اسے حضرت ابن عمر کے غلام نافع اور ابو الزبیر نے روایت کی ہو۔ معلیٰ بن اسد نے حرب بن ابی العالیہ سے انھوں نے
ابو الزبیر سے انھوں نے عجمہ اللہ بن نعیم سے اسی طرح روایت کیا ہو معلیٰ نے کہا جو کہ حرب کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک عورت کا گزر اس طرف سے ہوا پس آپ ام المومنین زینب
بنت جحش کے پاس گئے اور قصائے حاجت کے بعد اسکے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے کسی عورت کو
دیکھے اور وہ اسکو اچھی معلوم ہو تو پاسیہ کہ اپنی بی بی کے پاس چلا جائے کیونکہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہو اور شیطان کی
صورت میں جاتی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو نعیم نے کہا جو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابن ابی جحش
انھوں نے معلیٰ بن اسد سے انھوں نے حرب سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے عجمہ اللہ بن نعیم سے روایت کیا ہو اور کہا ہو
کہ معلیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہو صریح غلط ہو کیونکہ معلیٰ بن اسد اور معلیٰ بن ہمدی اور عجمہ اللہ بن عبد الوارث نے اس
حدیث کو ابو الزبیر سے انھوں نے جابر سے روایت کیا ہے اور معقل نے بھی ابو الزبیر سے انھوں نے جابر سے
اسی طرح روایت کیا ہو۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل - ابو موسیٰ نے کہا کہ بہت لوگوں نے انکے والد کا تذکرہ روایت نون میں لکھا ہے اور ابو عبد اللہ ابن مندہ روایت
باسع الغین میں انکے والد کا نام لکھا ہے اور کہا ہے صحابی ہیں مگر انکی حدیث روایت نہیں کی عبد اللہ بن سالم نے سلیمان بن
سلیم ابی سلمہ سے انھوں نے عبد اللہ بن نفیل کنانی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حسین
ایسی ہیں کہ حسین اللہ مبارک و تعالیٰ حکم دیکر فارغ ہو گیا ہے (اول تو) یہ کہ کوئی بغاوت نہیں کرتا اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے
کہ اسے لوگوں خبردار ہو جاؤ کہ تم لوگوں کی بغاوت کا عمرہ تھیں لوگوں کے نفس پر عاید ہونا ہے اور (دوم) یہ کہ کوئی کسی پر کفر و فریب
نہیں کرتا ہے۔ (بلکہ اپنے ہی نفس پر کرتا ہے) اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ بڑا مکر نہیں گھیرتا جو مکر اس کے اہل و عیال ہی
کو اور (سوم) یہ کہ عہد شکنی نہیں کرتا جو اس لیے کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ جس کسی نے کسی کے ساتھ عہد شکنی کی اُسے (گمراہ)
اپنے ہی نفس کے ساتھ عہد شکنی کی۔ ابن ابی غاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث جو سلیمان بن سلیم کی سند سے بیان کی گئی ہے یہ غلط ہے
(فی الواقع) وہ سلمہ بن نفیل ہے۔ غلطی سے سلیمان بن سلیم بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی نضر - انصاری - عقیلی نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ انکی روایت مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب - قریشی ہاشمی - انکی کنیت ابو محمد تھی۔ واقعہ میں نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے مگر انھوں نے آپ سے کوئی روایت نہیں کی ہے۔ یہ (حضرت) معاویہ کے زمانہ میں
مدینہ منورہ کے قاضی بنائے گئے تھے انکو مروان بن حکم نے قاضی بنایا تھا۔ ایک قول کے مطابق یہی شخص ہیں جو مدینہ میں قاضی
بنائے گئے۔ انکی صورت شبابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھی۔ انکی وفات سلسلہ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں کا
قول ہے کہ یہ واقعہ حرہ کے دن سلسلہ ہجری میں شہید ہوئے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی تھی
یہ چچا تھے عجمہ اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث کے جو کہ یہ کے لقب کے ملقب تھے۔ انکا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر
اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نیک - یہ مالک بن حسل کی اولاد میں ہیں۔ انکا تذکرہ ابن واب نے صحابہ میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی یثرب اور مخارب بن فہر کے پاس بھیجا تھا کہ ان لوگوں کو دعوت اسلام دیں۔

(سیدنا) عید اللہ (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

تصفیہ کر دینے کیلئے کہ یہ اپنی کینست ہی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہر ارج - جعفری - ابراہیم بن منذر خزائی نے ہاشم بن عطفان سے انھوں نے عبد اللہ بن ہر ارج سے روایت کر کے بیان کیا اور عبد اللہ بن ہر ارج نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) یہ فرمایا کہ یہ اسلام کا خضاب ہے اور ایک شخص سرخ رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آنحضرت کی خدمت میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔ اس حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ مدنی نے ہاشم سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر انھوں نے عبد اللہ بن ہر ارج کے واسطے سے انکے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عثمان بن عمرو - قریشی تیمی - یہ زہرہ بن معبد کے دادا تھے۔ اس کو ابو عمرو نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے یہ کہا ہے کہ عبد اللہ بن ہشام بن زہرہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی والدہ زینب تھیں جو کہ عید بن زمیر بن حارث اسد بن عبد العزی بن قضی کی لڑکی تھیں۔ یہیں محمد بن محمد بن سراہا بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن اسماعیل جعفری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو عقیل یعنی زہرہ بن معبد نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے روایت کر کے بیان کیا اور عبد اللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ہشام کو انکے والدہ زینب بنت عید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسکو بھی بیعت کرا لیجئے تو آپ نے یہ فرمایا کہ یہ تو (ابھی) بچہ ہے اس کے بعد آپ نے اس کے سر پر اپنا دست مبارک پھیر دیا اور اس کے لئے دعا برکت کی اور انکی والدہ سے یہ فرمایا کہ تم اپنے جمیع اہل کھانہ سے ایک قربانی کرو۔ انکی پیدائش سترہ ہجری میں ہوئی تھی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن عبد اللہ بن ہاشم ثقفی - انکا شمار اہل مکہ میں ہے ان سے عثمان بن عبد اللہ بن اسود نے یہ روایت کی ہے کہ یہ (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قریب تھا کہ میں صدقہ کے ایک ادب یا ایک بکری کی وجہ سے قتل کیا جاؤں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے صدقہ کی بیخیز لی تھی اگر فقراء مہاجرین کو نہ دیتے تو (ضرور) ایسا ہی ہوتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث ان لوگوں کے نزدیک مرسل ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال - مزنی - انکا شمار اہل مدینہ میں ہو۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بکر بن عبدالرحمن سے انھوں نے عبداللہ بن ہلال مزنی سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر باش تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (آپ فرماتے تھے) میرے بعد کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ حج کیلئے احرام باندھے اور دیوم بخ کو عمرہ کے عوض فسخ کر دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ہلالی - انکو بعض لوگوں نے انصاری بیان کیا ہو۔ زید بن جباب نے بشیر بن عمران قتابی سے انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ ہلال سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھ کو میری والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یا نبی اللہ! پاس بچہ کیلئے اللہ سے دعا کر دین تو اپنے پچھرا سعد فرقت کی کہ اپنے دست مبارک کو میرے سر پر رکھا یہاں تک کہ مجھ کو آپ کے ہاتھ کی ٹھنک بھی محسوس ہوئی اسکے بعد اپنے سر سے لے دعا کی اور میری والدہ سے فرمایا کہ تم اس کو لجاؤ اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکھانکے والد آنحضرت کی خدمت میں لے گئے تھے اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند - انکی کنیت ابو ہند ہو۔ انصاری بن بیاضی بن ان سے جابر نے عمر کے برتنوں کے متعلق حدیث روایت کی ہو بغوی نے انکا نام ایسا ہی بیان کیا ہو ان کا ذکر ابن مندہ نے کنیت کے باب میں کیا ہو۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو یوسف نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیم بن عبداللہ بن اکارث بن سیدان بن مرقہ بن سیفان بن جافع بن دارم - تیمی - انکا نام پہلے عبداللہ تھا تو بعد اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھ دیا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد - انکا تذکرہ ابو قاسم رفاعی نے شاعریں صحابہ میں لکھا ہو۔ عبدالملک بن ساریہ کہی نے کہا ہو کہ میں نے عبداللہ بن واقد سے سنا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خون میں بھی قسم لی جاتی تھی انکا تذکرہ ابو یوسف لکھا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن ودان - یہ صحابی ہیں - غزوہ احد اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکے بعد انکی اولاد باقی تھی انکے بھائی عبدالرحمن بن وائل بن الشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن حرام - انصاری - یہ صحابی ہیں انکو ابو حاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے یحییٰ بن یسیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے روایت کر کے بیان کیا کہ پڑھا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا مثل غسل جنابت کے الی آخر ائمہ حدیث اور اس حدیث کو ابن عجلان نے یحییٰ بن یسیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ودیعہ سے انھوں نے ابو ذر سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابن ابی ذہب نے سعید سے انھوں نے اپنے والد - ابن ودیعہ سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے اس حدیث کو بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وراح - ان کا ذکر طبرانی اور اسکے مابعد کے لوگوں نے کیا ہے۔ عبدالرحمن بن حبیبہ بن نصیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن وراح قدیم الاسلام تھے صحابی تھے ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) فرمایا کہ قریب ہو کہ تم لوگوں پر کوئی جوان مرد بنایا جاویگا پس اسکی قوم مطح ہو جائے گی وہ قوم کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق ہوگا اور اسکی سواریاں سفید ہونگی جب حاکم ان لوگوں پر کوئی حکم کریگا تو (فوراً) حاضر ہو جائیں گے۔ پس اسکے بعد عبداللہ بن وراح کسی شہر کے حاکم بنائے گئے تو وہ بھائی کی قوم جو جوق اور ان کے پاس آنے لگی کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق تھا وہ اسکی سواریاں سفید تھیں پس جب عبداللہ ان پر کوئی حکم نافذ کرتے تو فوراً وہ لوگ حاضر ہو جاتے اسوقت عبداللہ بجاختہ یہ کہتے کہ سچ کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقدان بن عبد شمس بن جندوب بن نصر بن مالک بن حل بن عامر بن لوی - عامری قریشی سے ابن سعد کے ساتھ مشہور تھے اسلئے کہ انھوں نے قبیلہ بنی سعد بن کبر میں دودھ پیا تھا بعض لوگوں نے ان کا شبہ یون بیان کیا ہے عبداللہ بن عمرو بن وقدان اور ان کا تذکرہ اپنے موقع پر گذر گیا ہے۔ اہل شام کے بڑے بڑے تابعی ابوالدیس اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن نجار نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابوقاسم یحییٰ بن سعید بن صدقہ بن علی قرآنی فقیہ نے اپنے مد کے ساتھ احمد بن شعیب بنک خردی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن مسعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن زین سے انھوں نے ہمز بن عبداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن وقدان سعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سب وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس سب اپنی اپنی حاجت وہ پیش کرنے لگے۔ میں سب کے اخیر میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو میں نے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بہت آدمیوں کو چھوڑ کر آیا ہوں وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو کہنے پر جواب دیا کہ جتنا کفار مقتول نہوں گے ہجرت ہرگز منقطع نہو گی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا، عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ خالد بن ولید کے چچے تھے انکے والدین ولید خالد سے بڑے تھے اور ان سے اسلام لانے میں مقدم تھے۔ ان کا نام بھی نام (پہلے) ولید بن ولید تھا پس جب یہ اپنے صیغہ سنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو کہنے پر ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو انھوں نے عرض کیا ولید بن ولید۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ قریب ہو کہ نبی مخزوم ولید (نام کو) لازم کر لیں پس تم اپنا نام عبداللہ رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا، عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اسدی۔ ہمیں ابو جعفر بن سین نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک نجدی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے واقعات میں روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ابو ثواب بن زید نے جو قبیلہ بنی سعد بن بکر کی شلخ بنی ناضرہ کے ایک شخص تھے (حنین کے دن) یہ اشارہ کئے تھے۔

الاہل آماک ان غلبت قریش ہوازن و اخطوب لہا شروط و کنا یا قریش اذا غضبنا
بجی من العصاب دم عیط و کنا یا قریش اذا غضبنا کان الونفا فیہا سوط
فاضننا لتو قنا قریش سیاق الیمرکد و ہا البیط

اس کے جواب میں عبداللہ وہب نے جو قبیلہ بنی سعد کی شلخ بنی غنم کے ایک شخص تھے یہ اشارہ کئے۔

اس ترجمہ کیا تم نے کہی نا ہو کہ قریش قبیلہ ہوازن پر غالب آگئے (جو آج تم اسکی آرزو رکھتے ہو) ایسے ایسے کاموں کے لئے بڑے ہونے چاہتے ہیں۔ اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمارے غصہ آتا تھا تو اسے غصہ کے تارون خون رہا جسے جسم سے ٹپکنے لگتا تھا۔ اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمارے غصہ آتا تھا تو (بے باکی کی یہ حالت ہوتی تھی کہ) گویا ہماری ناک میں ناس ہے۔ مگر اب یہ ہے کہ قریش ہم کو اس طرح ہانکتے ہیں جیسے مسافر ہانکا جاتا ہے اور قبیلہ نبیلہ کا شترانہ حادہ ہوتا ہے۔

بشرط اسد فخر بن یقینا کا فضل بالیقین من الشروط وکنا یا ہوا زن حین سلقے نبل الہام من عسلق بیط
بجمعک و جمع بنی قسی نکاح البرک کا لورق الخبیط اصبن من سرکم و ملت نقتل فی البیان و الخلیط
فان یک قیس غیلان غضا با فلا ینک یز غم سعو طلی

ایسا ہی اسکو یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے روایت کیا اگر انھوں نے انکو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم سے گردانا ہو اور اسکو ابن ہشام نے بکائی سے نقل کر کے (بھی) بیان کیا ہو انھوں نے یون کہا ہو کہ ان اشعار کا جواب عبد اللہ بن وہب نے دیا جو کہ قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی تمیم سے تھے والد علم۔ اُسید۔ ضمہ۔ بجزہ اور فتح سین اور تشدید یا کے ساتھ ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب۔ دوسی۔ انکی کینت ابو حارث تھی۔ یہ مدینہ منورہ میں قبیلہ دوس کے اُن شتر سواروں کے ساتھ گئے تھے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور یہ پھر وہاں سے لوٹ کر (بمقام) سراۃ چلے آئے۔ انکے بہت سے باغات تھے انکے لڑکے حارث مدینہ ہی میں رہے یہاں تک کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ یہ عبد الرحمن کے والد مغرا کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ اکبر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن زبعتہ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزی بن قسی۔ انکی والدہ زینب ہیں جو کہ شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی لڑکی ہیں۔ قریشیہ ہیں۔ ابوسوسی نے کہا ہو کہ انکے مذکر وہاں ہمارے بعض اصحاب نے بھی بن عبد اللہ بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو عبد بن عباد نے یہ عرض کیا کہ ہم نے قریش کی عورتوں میں وہ چیز نہ دیکھی جو کہ بھلائی میں شمار کی جائے تو اس پر بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کیا تھے بنی امیہ بن مغیرہ کی بیویوں کو دیکھا ہو کیا تھے قریبہ کو دیکھا ہو کیا تھے ہندہ کو دیکھا ہو ضرور تم نے انھیں کو دیکھا ہو گا ان لوگوں کو اپنے باپ بیٹوں کی مصیبت پہنچی ہو۔ بعض کہنے والوں نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں جو اس لیے کہ انکے والد ابن مسعود سے روایت کر کے حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ صحیح ہیں عبد اللہ بن رفیعہ بن اسود کے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوگی تو یہ واقعہ حجاب ہونیکے قبل کا ہوگا ورنہ یہ حدیث منکر ہو اسکا صحیح ہونا ثابت نہیں۔ عبد اللہ واقعہ جمیل کے دن شہید ہوئے یا واقعہ دار کے دن۔

ترجمہ خدا کی مدد سے ہم اپنے حریف کو ماریٹھے اور ایسا ماریٹھے کہ بڑا بہادر ہے بہادر بھی ویسا ہی ماریٹھا ہے اہل ہوا زن جب ہم کسی سے مقابلہ کرتے ہیں تو اسکے سر کو خون سے تر کر دیتے ہیں یعنی تمھارے بہت سے سرداروں کو قید کیا اور تمھارے دوست اجابہ کو بھی قتل کیا پس اب اگر قبیلہ قیس غیلان کے لوگوں کو غصہ آیا ہو تو میری ایک پیچیدگی انکو دلیل کر دیگی ۱۲۔

اسکو زبیر نے کہا ہے۔ انکی اولاد کا سلسلہ سواسے لڑکیوں کے انکے بعد منقطع ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر عیسیٰ۔ یہ عمار بن یاسر کے بھائی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ انکا پورا نسب انکے بھائی عمار کے تذکرہ میں ذکر کیا جائیگا۔ یاسر اور یاسر کے لڑکے عبد اللہ دونوں مکہ ہی میں سلطان ہو کر مرے۔ یہ سب سابقین اسلام میں تھے اور ان لوگوں میں تھے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ عذاب و مصیبت میں ڈالے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امین یامیل۔ انکے تذکرہ کو فقط ابن عقیقہ نے لکھا ہے۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور امین بن مائل سے ان دونوں نے عبد اللہ بن یامیل سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جسکامین ولی ہوں اُسکے ولی علی بھی ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

برہوی۔ انکا نسب معلوم نہیں۔ عطاء بن مسکان ضبی نے حجرہ بنت عبد اللہ بن برہویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ مجھکو میرے والد بعد اسکے کہ میں نے اپنے صدقہ کے اونٹ کو واپس کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری اس لڑکی کے لیے آپ دعا کر دیں تو اپنے بھوکا اپنی گود میں بٹھال لیا اور میرے لیے دعا کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکے تذکرہ کو انکی لڑکی حجرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امین یزید بن حسن بن عمرو بن الحارث بن خطمہ بن جشم بن مالک بن الاوس۔ انصاری۔ اوس بن خطمی۔ انکی کنیت ابوموسیٰ تھی یہ کوفہ میں رہ گئے تھے اور وہیں ایک مکان بنایا تھا اور یہ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے اسوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی اور غزوہ حدیبیہ کے بعد کے غزوہ دن میں بھی شریک تھے انکو عبد اللہ بن زبیر نے کوفہ کا عامل بنا دیا تھا۔ اور یہ (حضرت) علی بن ابی طالب کے ہمراہ واقعہ جمل اور صفین اور نہر دان میں شریک تھے انے انکے لڑکے موسیٰ نے اور عدی بن ثابت انصاری نے جو کہ انکے نواسہ تھے اور ابوہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور شعبی نے جو کہ انکے کاتب تھے حدیث روایت کی ہے۔ یہ اکابر صحابہ میں تھے۔ انکے والد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے ہوئے ہیں۔ یہ غزوہ احدا اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ انکی وفات فتح مکہ کے پہلے ہو گئی تھی۔ ہمیں ابراہیم ابن یحییٰ نے اور امیل بن علی مذکور وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہے سینان بن کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے سب سے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ نے انھوں نے ابو جعفر خطمی سے انھوں نے

محمد بن کعب قرظی سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ اپنی دعائیں یہ کہتے تھے کہ اے اللہ میرے حصہ میں تو اپنی محبت دے اور اس شخص کی محبت دے جسکی محبت میرے نزدیک مجھکو نفع دے۔ اے اللہ اگر میرے حصہ میں تو وہ چیز دے جسکو میں محبوب رکھوں پس اسکو تو اس چیز کے لیے ذریعہ بنا دے جسکو تو محبوب رکھے۔ اور جس چیز کو تو مجھے لپٹے پس اسکو اس چیز کے لیے فراغ بنا دے جسکو تو محبوب رکھے امام ترمذی نے بیان کیا کہ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن حاشہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کینت ابو یزید ہے۔ مزنی ہیں۔ اور بعض لوگوں نے انکا نام (نقط) عبد بیان کیا ہے۔ انکی حدیث کو عمرو بن حارث نے ابوب بن موسیٰ سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ مزنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اونٹوں میں فرع ہے اور بکریوں میں فرع ہے اور غلام سے معاف کر دیا گیا ہے و نیز غلام میں بعض خون قتل کے قصاص نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے سند میں (بجائے یزید بن عبد اللہ کے) یزید بن عبد بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید نخعی۔ یہ موسیٰ کے والد ہیں۔ انکے تذکرہ کو علی عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ محمد بن فضل ماسی نے ابو نعیم سے انھوں نے عمرو بن موسیٰ انصاری سے انھوں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید نخعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس لوگ انکے سر اٹھانے سے قبل سر اٹھا لیتے تھے اور انکے سر جھکانے سے قبل سر جھکالیتے تھے تو انھوں نے یہ کہا کہ او لوگوں (میری) اقتدار کر رہے ہو اگر مستعد ہو جاؤ تو تم لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی نماز پڑھاؤں کہ جس میں کوئی چیز کم نہ کروں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبلہ نے (بھی) ابو نعیم سے انھوں نے محمد بن موسیٰ انصاری سے انھوں نے موسیٰ بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر انھوں نے عبد اللہ کو نخعی بیان کیا ہے و نیز اس حدیث کو طبرانی نے عبد اللہ بن یزید خطمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ یہ انصاری ہیں نخعی نہیں ہیں البتہ بالصبوب ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ خطمی میں ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور انکے ام کے موسیٰ نے اسے حدیث روایت کی ہے۔ کوئی تعجب نہیں ہے کہ راوی نے کہیں خطمی کو نخعی بیان کر دیا ہے اس لیے یہ دونوں کتابیں قریب ہی قریب ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ ابن مبارک نے سفیان سے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے انھوں نے

ابن زہرہ اسکو کہتے ہیں کہ پہلا یہ تھا کہ نام چھوڑ دیا جائے۔ یہ کم بعد میں منسوخ ہو گیا لہذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے۔

عبد اللہ بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ (عرفات) میں وقوف کر رہے تھے لیکن ابن مربع کے اس حدیث کو بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے مناسک حج پر قائم رہو۔ یعقوب بن سفیان نے کہا ہوا کہ ہم نے اسکو صدقہ بن فضل سے بیان کیا تو انھوں نے یہ کہا کہ یہ ابن مبارک کی غلطی ہو مینے اُسے (پھر) عرض کیا کہ (نہیں بلکہ) علی بن حسن بن شقیق کہتے تھے کہ ہم نے بھی ایسا ہی اسکو سفیان سے سنا ہوا انھوں نے جواب دیا کہ صدقہ نے دوسرے کے کہنے پر بھروسہ کر لیا ہوا۔ یہ حدیث عبد اللہ بن مربع کے تذکرہ میں گزر چکی ہو اور وہ صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یشکری۔ جہن ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے معافی بن عمران تک خبر دی انھوں نے یونس بن ابی اسحاق سے انھوں نے مغیرہ بن عبد اللہ یشکری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں کسی ضرورت سے مسجد میں یا بازار میں گیا تو میں نے ایک وہاں ایک جماعت کو دیکھا پس اُس جماعت کے قریب گیا تو اُن لوگوں نے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے۔ پس اسکے بعد ایک مجھ سے آنحضرت علیہ السلام سے ایک راستہ میں ملاقات ہوئی جو کہ عرفات اور نسی کے درمیان میں تھا۔ پس چند سواری میرے سامنے آئے [اُن لوگوں کو میں نے انھیں اوصاف کے ساتھ جو کہ مجھے بیان کیے گئے تھے پہچانا] اور ایک نے مجھے کہا کہ اسے شخص تم گھوڑے کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس سوار کو چھوڑ دو معلوم اسکی کیا حاجت ہو پس میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں آپکی اونٹنی کی باگ تھام لی اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو ایسی چیز بتلائے جو مجھکو جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور رکھے پس آپ نے جواب دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو شکر نکرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو اور لوگوں کے لیے اُسی کو بہتر سمجھو جسکو اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو (یہی چیزیں تلو جنت سے قریب کر دینگی) اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ اونٹنی کی باگ چھوڑ دو (پس میں نے چھوڑ دیا) یہ حدیث عبد اللہ یعنی ابو مغیرہ اور عبد اللہ بن متفق کے تذکرہ میں گزر چکی جو سب حدیث ایک ہی ہو۔

الحمد لیلان لوگوں کا نام تمام ہو گیا جنکا نام عبد اللہ تھا۔ عبدیت کے ساتھ جتنے نام ہیں اُن میں سے میں نے عبد اللہ کے نام کو مقدم کیا جسکی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں ان میں سے اللہ زیادہ مشہور ہو۔ پس اسی وجہ سے میں نے ترتیب بھی چھوڑ دی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الجبار (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن مالک۔ حدیسی۔ ابراہیم بن غطریف بن سالم حدیسی نے جو کہ قبیلہ بنی منار کے شخص ہیں روایت کی جو کہ مجھے میرے والد غطریف بن سالم نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد سالم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انھوں نے عبد اللہ بن کدیر بن ابی الحارث جہن عبد الجبار بن حارث سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابو طلحہ سے انھوں نے عبد الجبار بن حارث

ابن مالک حدیث سے جو کہ مناری بن روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں وفد بکر ملک سرقاتہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے آپ کو وہ سلام کیا جو کہ عرب کا دستور تھا یعنی انعم صبا حائس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل محمد اور اسکی امت کو دوسرے سلام کا حکم دیا ہو۔ یعنی یہ کہ السلام علیکم وعلیکم السلام کہا کریں پس میں نے اسی کے مطابق (السلام علیکم) عرض کیا تو اپنے جواب دیا وعلیک السلام اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے تو میں نے عرض کیا کہ میرا نام جبار ہے آپ نے فرمایا (یہ نہیں) بلکہ تمہارا نام عبد الجبار ہے۔ اس کے بعد میں نے اسلام قبول کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس جب بیعت کر چکا تو آنحضرت سے میرے متعلق کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناری اپنی قوم کے شہسواروں میں ایک شہسوار ہی اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سواری کے لیے ایک گھوڑا دیدیا۔ پس میں آپ ہی کے حضور میں رکھ رہا دشمنوں سے مقابلہ کرنے لگا (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھوڑے کی آواز جسکو میری سواری میں دیا تھا نہیں سنی تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں عبد الجبار حدیث کے گھوڑے کی آواز نہیں سنتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خبر ملی کہ آپ کو اسکی آواز سے تکلیف پہونچتی ہو پس میں نے اسی وجہ سے اسکو خسی کر دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے خسی کرنے سے ممانعت فرمائی اس کے بعد لوگوں نے مجھے کہا کہ کاش تم بھی اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک تحریر لکھو ایسے جیسا کہ تمہارے چچا زاد بھائی تمیم داری نے لکھوایا تھا (تو تمہارے لیے بہت ہی اچھا ہوتا) میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اُسے بالفعل کے لیے تحریر لکھوائی تھی یا آیندہ کے لیے تو انھوں نے جواب دیا کہ اُسے بالفعل ہی کے لیے تحریر لکھوائی تھی پس میں نے یہ کہا کہ مجھکو بالفعل کی ضرورت نہیں ہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کرونگا کہ اللہ عزوجل کے سامنے میری دعا وشفاعت کریں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الجبار (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حجر بن الحکم - حلی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو۔ خطاب بن نصر حلی نے عبد اللہ بن بلال سے انھوں نے عبد الجبار بن ربیعہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ یہ عبد الجبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے نیز آپ کے پاس اہل یمن کے بہت سے لوگ تھے اور عیینہ بن حصن بھی تھے پس اتنے میں آپ نے بھون کو آواز دی تو سب کے سب کھڑے ہو گئے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک شخص (یمینی) جو کہ اپنے بدن کو (بوجہ اپنی غربت کے) ایک کپڑے سے ڈھانکے ہوا تھا پس میں نے اسکو مخاطب کر کے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہے تو اس کے جواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جیسا ہے اسکو اہل یمن نے لے لیا ہے اور تمہاری قوم نے چھوڑ دیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ حکیل - ضمہ حاد اور فتح لام کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) عہد الحارثی (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن الدیان یہ قبیہ بنجران کے ان لوگوں میں ہیں کہ جو لوگ (زمانہ) روت میں اسلام پر قائم رہے۔ اس میں کچھ کلام بھی ہو اسکو غانی نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عہد الحجازی (رضی اللہ عنہ)

ابن عہد المدان بن الدیان۔ کبھی نے بیان کیا ہے کہ یہ وفد بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔ انکو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد الحجاز کا نام عہد المدینہ رکھ دیا تھا (مگر مشہور اسی نام کے ساتھ ہے) انکا تذکرہ پہلے بھی گذر چکا ہے لفظ مجز کسر و جا اور سکون جیم کے ساتھ ہوا اور بعض لوگوں نے دونوں کے فتح کے ساتھ بیان کیا ہے اسکو امیر ابو نصر بن ماکول نے کہا ہے

(سیدنا) عہد الحمیری (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ انکی کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ ثقیفہ تھیں۔ یہ فاطمہ بنت قیس کے خاوند تھے اور یہ خالد بن الولید کے چچا زاد بھائی تھے۔ انھوں نے (اپنی بی بی) فاطمہ کو طلاق مغلطہ دیدی تو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے نفقہ کے لیے درخواست کی تو آپ نے جواب دیا کہ تمھارے لیے نفقہ نہیں ہے۔ ناشرہ بن سمسی نے روایت کی ہے کہ بنے عمر بن خطاب کو جابیہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے خالد بن ولید کو (اپنے عہد سے) معزول کر دیا اور انکی جگہ ابو عبیدہ کو سردار بنا دیا تو ابو عمرو بن حصن بن مغیرہ اٹھے اور (اپنے چچا زاد بھائی انکی سرداری میں) حضور سے یہ تقریر کی کہ اللہ تمھیں ایک ایسے لڑکے کو معزول کر دیا ہے جو کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم بنایا تھا اور (واللہ عنہ) ایسی تلوار کو میان میں ڈال دیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میان سے باہر کیا تھا اور تمھیں ایسے جھنڈے کو گرا دیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا تھا۔ بعض لوگوں نے انکا نام احمد بیان کیا ہے انکا تذکرہ پہلے بھی گذر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر کنیت کے باب میں اعادہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عہد الحمیری (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمرو بن حرام۔ یہ جابر کے بھائی ہیں انکی کنیت ابو عمرو ہوا ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ مستغفری نے انکے تذکرہ کو لیا ہے بیان کیا ہے۔ انھوں نے حسن بن صفیان سے حدیث روایت کی ہے یعنی اُس حدیث کو بیان کیا ہے جو کہ ابو عمرو بن حصن بن مغیرہ یعنی فاطمہ بنت قیس کے شوہر سے مروی ہے انکا تذکرہ پھر اعادہ کیا جائیگا۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں سے انکو شبہہ پڑ گیا یہ جابیہ کے بھائی تھے۔ ابو عمرو تو ایک مشہور شخص ہیں واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب اس میں مذکور نہیں وہ جواب ہی تھا کہ تم اپنے چچا زاد بھائی کے پاس داری میں کہتم کہ میں

(سیدنا) عجمہ خیر رضی اللہ عنہ

ابن یزید - ہمدانی خیوانی - انکی کنیت ابو عمارہ تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا جو - امین ابورقیع یعنی سلیمان
ابن محمد بن محمد بن خیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورکات یعنی محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد الباقی بن
طوق یعنی ابونصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم یعنی نصر بن احمد بن مجبی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی
یعنی محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن حماد کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسہر بن عبد الملک بن طمع
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد خیر سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہو تو انھوں نے جواب دیا
کہ ایک سو بیس برس کی عمر ہو چکی ہو میں نے (اسوقت) اسے عرض کیا کہ آپ ایام جاہلیت کی کوئی بات بیان فرما سکتے ہیں جواب
دیا ہاں لو میں بیان کرتا ہوں - میں ملک یمن میں تھا پس (وہاں) ہلوگون کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر
آئی کہ جس میں آپ لوگون کو خیر واسع یعنی اسلام کی طرف بلا رہے تھے میرے والد اسوقت کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور میں
صغیر سن تھا جب میرے والد واپس آئے تو میری والدہ سے کہا کہ اس دیگ کو کتوں کے سامنے بہا دو اس لیے کہ ہم مسلمان ہو گئے
ہیں پس اسوقت میں بھی اسلام لے آیا دیگ کے بہا دینے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اس میں مرار پکا ہوا تھا - عجمہ خیر علی رضی اللہ عنہ
کے بڑے شاگردوں میں تھے انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی - یہ ایک ثقہ و معتبر شخص تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عجمہ خیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نام (پہلے) عجمہ شمر تھا - تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عجمہ خیر رکھ دیا اسکو ابن مندہ وغیرہ نے حوشب ذی ظلم کے تذکرہ میں
بیان کیا جو انکے تذکرہ میں نہیں لکھا ہے - یہ عجمہ خیر قبیلہ بنی حمیر سے ہیں اور جو اسکے پہلے گزرے ہیں وہ قبیلہ بدان سے ہیں -
انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عجمہ ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج - انصاری خزرجی ساعدی - یہ غزوہ بدر میں
شریک تھے - انکو موسی نے اہل بدر کے اُن لوگوں میں لکھا ہے جو کہ (قبیلہ) بنی ساعدہ بن کعب خزرج کے لوگوں سے تھے
پس انھوں نے یوں بیان کیا ہے عبد رب بن حق بن قوال - ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نام عبد اللہ بن حق تھا اور ابن عمارہ
قول ہے کہ بیٹے ہیں عبد رب بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عجمہ الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابزی - خزاعی - یہ نافع بن عبد الحارث کے غلام تھے انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی - انکو (حضرت علی

ابن اذنیہ - عبدی اسحاق بن راہونہ نے اپنی (کتاب) مستدین انکو صحابہ میں بیان کیا ہے۔ ہین ابو موسیٰ نے اجازت
خبر دی وہ کہتے تھے ابو یعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین عبد اللہ بن محمد بن شیبہ نے

خزندی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو احوص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالسحاق نے عبد الرحمن بن اذینہ سے روایت کر کے بیان کیا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کر کے یہ کہا کہ اپنے فرمایا تھا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی کہ وہ اس میں فلان کام کرونگا اور پھر اس نے اس کام کا جائز مخالفت چھا سمجھا تو چاہیے کہ اسکو کرے اور اپنے قسم کا کفارہ سے انکا تذکرہ ابو نعیم احمد ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم انکا تذکرہ علی عسکری وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن ارقم کے بھائی ہیں۔ یزید بن عبد اللہ قسری نے عبد اللہ بن ابی سعید بن ابی ہند سے انھوں نے ایک انصاری سے انھوں نے عبد الرحمن بن ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (ماہ رمضان میں) سحری کھایا کرو مسلمان کے واسطے سحری کھانا بہت اچھا ہے اور سحری کھانے والوں پر اللہ عز و جل رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو عبد الرحمن بن قیس نے عبد اللہ بن سعید سے انھوں نے محمد بن قیس بن حارث سے انھوں نے شماس سے جو انصاری ہیں سے ایک شخص سے انھوں نے عبد الرحمن بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اذہر بن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ بن کلاب قرظی زہری ہیں اور انکی والدہ عبد زید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھیں۔ یہ عبد الرحمن ابن عوف کے چچے ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ جس نے انکو عبد الرحمن ابن عوف کا چچا زاد بھائی کہا ہے اسنے غلطی کی ہے۔ اور ابن مندو نے (انکا نسب اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث اور انکا ہے کہ یہ عبد الرحمن ابن عوف کے چچا زاد بھائی ہیں اور ابو نعیم نے (انکا نسب اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن ابن ازہر عبد عوف بن عبد بن حارث اور انکا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن عوف کے چچے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں موجود تھے۔ اور انکی کنیت ابو جبر تھا۔ ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور محمد بن ابراہیم بن حارث اور انکی بیٹی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن ازہر سے روایت کی ہے کہ ہم کو زین الامنا ابوالمرکات حسن بن محمد بن حبیبہ السدوسی نے خزندی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن ابی العلاء نے خزندی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی حبیب نے خزندی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خزندی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن داؤد قنطری نے خزندی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے نافع بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن ربیع نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سالم سے انھوں نے عبد الحمید بن عبد الرحمن

بن ازہر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن ہندو سخت بجا میں مبتلا ہو جائے گا کسی مثال لے کر اس کی طرح ہو کر تم اسکو آگ میں ڈالو اسکا میل بچاؤ اور صاف لوانا نکل آئے۔ نیز مجاہد ابو احمد بن علی بن مکیہ مصونی نے خبر دی وہ کہتے تھے بن الوقالہ یعنی محمد بن حسن مامری نے اپنی سند کو ابو اذہر ہستانی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے مامون عبد الرحمن کی کتاب میں عیقل سے روایت منقول دیکھی اور انکو ابن شریب نے عبد الرحمن بن ازہر سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ مقام حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فراری کی طرف سے گذر ہوا تو حضرت نے اس کے چہرہ پر خاک ڈال دی اور صحابہ کو حکم دیا کہ اسکو بارو چنانچہ صحابہ نے اسکو اپنی جوتیوں سے اور لٹن چیزوں سے جو ان کے ہاتھ میں تھیں (یعنی لالچی وغیرہ سے) اس کو مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت نے فرمایا موقوف کرو اسوقت صحابہ نے مارنا موقوف کیا۔ یہ عبد الرحمن حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کے محافظ تھے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جب میں نے کافروں کو شکست دی اور مسلمان ہو گئے اپنی فرودگاہ میں واپس آئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دیکھا کہ مسلمانوں کے پاس وہ جا کر فرما رہے ہیں کہ خالد بن ولید کی فرودگاہ مجھے کربن بنا سکتا ہے میں ہم لوگوں نے آپ کو خالد بن ولید کی فرودگاہ بتا دی کہ اپنے جا کر اپنے زخم کو ملاحظہ فرمایا انکا تالو دینوں نے لکھا ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ میں طرح ہم اصل انکاسب بیان کر چکے ہیں اسی طرح ابو عمر نے بھی انکاسب بیان کر کے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں اور ابن مندہ نے جس طرح انکاسب بیان کیا ہے وہ بھی ہم ذکر کر چکے اور وہ انکو عبد الرحمن بن عوف کا چچا زاد بھائی لکھتے ہیں اور ابو نعیم نے ابن مندہ ہی کی طرح انکاسب کو بیان کر کے عبد الرحمن بن عوف کا انکو بھتیجا کہا ہے یہ انکی صریح غلطی ہے کیونکہ عبد الرحمن بن عوف اور عبد الرحمن بن ازہر پشت نسب میں ہوتے ہیں عبد عوف کے کہیں نہیں ملتے ہیں اور عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کے دادا ہیں تو عبد الرحمن بن ازہر ان کے بھتیجے کیونکہ وہ بن گئے۔ لیکن ابن مندہ نے جو انکے نسب کو بیان کر کے عبد الرحمن بن عوف کا بھتیجا کہا ہے تو انکے بیان کے ہرے نسب کے موافق درست ہو۔ اور بخاری جو سلم نے بھی انکے نسب کو ابن مندہ ہی کی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی ابو عمر کی طرح (انکو) ازہر بن عوف کا بھتیجا بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کے بیان کرتے ہیں کہ انہر بن عبد عوف کے بیٹے ہیں اور عمر نے جس طرح ان کے نسب کو بیان کیا ہے اس کے موافق عبد الرحمن بن عوف کا بھتیجا ہوتا انکا صحیح ہے اور اباب العزہ میں ازہر کے نسب کو بیان کر کے کہا ہے کہ ازہر بن عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کے چچا ہیں اور کہا ہے کہ طایف مطلب ازہر کے بیٹے ہیں اور ازہر عبد عوف کے بیٹے ہیں اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی موافقت کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ تمام اختلافات علماء نے نسب بیان کرنے میں لیکن جسے ازہر کو عبد عوف کا بھتیجا کہا ہے اسکو مناسب تھا کہ عبد الرحمن و طایف مطلب کو جواز ہر کے بیٹے ہیں عبد الرحمن بن عوف کے بیٹوں میں سے کہتا اور ابن ابی خثیمہ نے بھی ابو نعیم کی موافقت کی ہے۔

والد اعلم

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن اسد اور بعض نے انکو عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف اسد بن زرارہ کے نسب میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے اپنے والد سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبد اللہ بن ابوبکر سے انھوں نے یحییٰ بن عباد سے انھوں نے عبد الرحمن بن اسد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو بیکر آل عفر کی تعزیت میں شریک ہونے کی واسطے تشریف لائے اس کے بعد پوری حدیث اس روایت میں بیان کی ہے۔ نیز ہمکو ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن بکر سے یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن اسد بن زرارہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو ساتھ لیے ہوئے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عوف و معوذہ فرزدان عفر کی تعزیت میں شریک ہوئے یہ واقعہ ازدواج نبی پر حجاب فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس روایت میں بدر کے قیدیوں کی بابت پوری حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابن ہشام نے بھی اسحاق سے روایت کیا ہے مگر ہجائے اسد کے سعد کہا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن لیث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قریشی زہری۔ انکی والدہ آمنہ بنت نوفل بن ایب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں۔ مسلمانوں میں انکی قدر و منزلت بہت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر ملاقات نہیں ہوئی لہذا انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں زاد بھائی اور عبد اللہ بن ارقم کے چچا زاد بھائی تھے جنگ صفین کے واقعہ تحکیم میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص نے واقعہ حکیمین میں خلافت کیلئے ذکر کیا تھا مگر اور لوگوں نے کہا کہ نہ یہ خود مہاجر ہیں نہ ان کے مہاجرین سے تھے (لہذا خلافت راشدہ کیلئے انکا انتخاب مناسب نہیں) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے یہاں انکی قدر و منزلت زیادہ تھی اُسے مروان بن حکم اور سلیمان بن بسار وغیرہ نے روایت کی ہے معمر نے زہری سے انھوں نے عوف بن عارث سے انھوں نے مسور بن مخزوم اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد لیث سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے ابن مندہ اور ابوالنعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن اشیم انصاری ہیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انصاری ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو انصار کا جلیف سمجھتا ہوں۔ سلمہ بن دروان نے

کہا کہ پتہ انس بن مالک اور سلمہ بن کوع اور عبدالرحمن بن اخیم کو جو بنی انمار سے تھے دیکھا ہے یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اپنے بھائی ابو یمن خضابہ نہ لگاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

انصاری بن ابی کینت ابو محمد تھے یہ ایک مجہول شخص ہیں انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے مگر صحابہ میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمن انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میری دادا نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھٹا ہوا گوشت لائی تو حضرت ابو بکر بن عبد اللہ بن معمر نے اس کو کھایا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ابن مسددہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن بکید بن دھب بن قیسی بن قیس بن لؤذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدۃ انصاری یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ ابن ابی داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم بن حارث رحمہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن بکید انصاری نے جو بنی حارثہ کے بھائی تھے ان سے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سہل کو خیبر میں کسی نامعلوم شخص نے قتل کر ڈالا تو ان کے بھائی عبدالرحمن بن سہل اور حبصہ بن مسعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس متغاثہ کرنے کیواسطے حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن بن سہل نے جو کہ صیغہ سن تھے گفتگو شروع کی آنحضرت نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے تب حویصہ نے گفتگو شروع کی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے) یہودیوں کو بلوایا۔ جب یہودی حاضر ہوئے تو انھوں نے اس بات پر اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہیں کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ انکی دیت دو کہ یہ انھیں لوگوں میں قتل ہوئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے بھی روایت کیا ہے لیکن تذکرہ نسب میں تو عبدالرحمن بن بکید لکھا ہے اور سند حدیث میں عبدالرحمن بن محمد کہا ہے انکی خطا اور غلطی اور غفلت ہے کہ سند میں بکید کے محمد بیان کر دیا۔ اور ابو نعیم نے بہت صحیح لکھا ہے۔ ابن مسددہ کی کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ہیل بن ورقانزا عی ہیں انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ اہل یمن کی طرف

۱۵۔ مسددہ کہ جب کوئی شخص کسی مقام پر مقتول ہو جاوے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اہل محلہ سے قسم لی جاوے اگر وہ قسم کھالیں کہ ہم نے نہیں قتل کیا نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں تو پھر اسے قتل نہ ہوا متقول کا دلوایا جائے ۱۶

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تھے جنک صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کیساتھ دو دنوں موجود تھے۔
ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن بشیر بعض نے ابن ابشر بیان کیا ہوا خون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فیضیات میں ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور شعبی وابن یسرین و عبد الملک بن عیسر نے اور لے روایت کی ہے سری بن امیجیل نے عام شعبی سے اخون نے عبد الرحمن ابن بشیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تم سے حکم قرآنی کے رو سے لایا جس طرح سینے تم سے تنزیل قرآن کے موافق جہاد کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص میں ہوں اپنے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں بلکہ جو تائیسے والا اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا سی رہے تھے انکا تذکرہ ینون نے لکھا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ میں انکو ابن ابی بسرہ سمجھتا ہوں بعض کا بیان ہے کہ یہ انصار سی ہیں مگر ابوعمر نے انکو ابن بشیر لکھا ہے اور اپنا کوئی شک اس میں نہیں ظاہر کیا ہے۔ اور ابن مسدد نے ابن ابی بسرہ کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری ہیں ان کو بخاری نے صحابہ میں موسلم نے تابعین میں لکھا ہے اور انکے والد نے ایام جاہلیت میں وفات پائی انکا تذکرہ ینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہیں انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے اور انکے والد دو دنوں صحابی ہیں۔ انے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماموں سے ملاقات کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ لوگ مشرک تھے۔ تو اپنے اجازت دی مگر جب میں ملاقات کر کے لوٹا تو اپنے یہ آیت پڑھی لا تجدد قوماً یومنون باللہ وایوم الاخر لا دون من حاد الذر ورسولہ الا یہ ابن مسدد اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوبان انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انے طبرانی نے ایک حدیث اپنے معجم میں روایت کی ہے۔

ابن جریر نے تم انکو جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں کہیں ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی یہ مطلب حضرت کا اس بیت کی تلاوت سے انکا تہنہ کرنا تھا کہ یہ لفظ مشرک ماموں سے قطع تعلق کر دیں ۱۲

(طبرانی نے اپنی سند سے) یحییٰ ابن کثیر سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا یہ شہر مدینہ دو قبلوں کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس جو نصرانی مسلمان ہو کر پھر نصرانی ہو جاوے اسکی گردن مارو اور عباد بن کثیر نے یزید بن حنیفہ سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے اندر جس شخص کو تم شعر پڑھتے سنو یا اپنی کھوٹی ہوئی چیز کی تحقیقات کرتے یا خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے کہدو کہ اللہ تیرے منہ کو شکست کھے۔ اس حدیث کو در اور دی نے یزید ابن حنیفہ سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث مذکور کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوالنعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

اور بعض نے ان کا نام عبد اللہ بن جابر عبدی بیان کیا ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے۔ یعیش عبدی نے اُن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جو قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انہیں میں بھی تھا مگر قاصد نہ تھا بلکہ اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو چند (خاص قسم کے) ظروف میں (جن میں شراب کا استعمال ہوتا تھا) پانی پینے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوالنعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اور ان کے نسب میں اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ کینت انہی ابو عیسیٰ تھے اور ان کے نام سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کا اصل نام عبد العزی تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا۔ غزوہ بدر میں شریک تھے اور اس وقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ کعب بن اشرف یہودی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا اس کے قاتلوں میں سے یہ بھی تھا۔ اُن سے عباہ بن رفاعہ رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اسلام سے پہلے یہ عربی میں خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ہکومسار بن عمر بن عولیس اور ابوالفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی الواسطی اور بہت سے آدمیوں نے خبر دی اور اپنے سندوں کو ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل تک پہنچا دیا اور وہ کہتے تھے۔ ہم سے محمد بن مبارک سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عباہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے ابو عیسیٰ بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوئے ہیں۔ ان کو آتش دوزخ میں کرے انھوں نے

مسند جو نیس میں وفات پائی اور انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھی ابو بردہ بن نيار و محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن رقیق نے انکو قبر میں اتارا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے انکی عمر ستر سال کی تھی اور منہدی کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

بن حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبد المہد بن عمرو قرظی مخزومی بن اکی کنیت ابو محمد تھی اور انکی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھیں مصعب بن عمیر اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت یہ دس برس کے تھے علم اور دینداری اور بلند چہرگی کے لحاظ سے بزرگان اسلام میں انکا شمار تھا انھوں نے حضرت عمر و عثمان و علی و عائشہ صدیقہ وغیرہم سے (رضی اللہ عنہم) روایت کی ہوا در ان سے انکے بیٹے ابو بکر و شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابو معشر نے محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے واقعہ جمل کا ذکر کیا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ نے بوجھاکہ کیا لوگ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں حضرت عائشہ نے فرمایا (لوگ شاید اس میں کوئی فخری بات سمجھتے ہیں مگر میری حالت تو یہ ہے کہ) مجھے (رو رو کے) آرزو آتی ہے کہ کاش میں بھی اسی طرح گھر میں بیٹھی رہتی جس طرح اور ازواج نبوی بھی رہیں یہ بیٹھ رہنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے کہ میرے شکم سے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے ایسے دس سے زائد لڑکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوتے ان عبد الرحمن کے والد حارث بن ہشام نے طاعون عموں میں وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کر لیا عبد الرحمن نے حضرت عمر ہی کے بہان پر ورش پائی۔ اور انھیں عبد الرحمن کا نام ابراہیم تھا حضرت عمر نے انکا نام اسوقت بدل کر عبد الرحمن رکھا اسوقت تمام ان لوگوں کے نام بے گئے جبکا نام انبیاء کے نام پر تھا یہ غزوہ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ موجود تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی مریم کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تھا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ صغیر قرآنی کی کتابت کا کام انجام دیں (ایام بغاوت میں) حضرت عثمان کے ساتھ یہ بھی باغیوں کے حصار میں تھے اور یہیں

۱۱ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو اس بات کا سخت لال تھا کہ میں منہدی کے بھکانے میں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے واقعہ جمل میں کیوں بڑی سی اپنے لال کو دیا ان الفاظ میں ظاہر ہے کہ یہی ہے کہ باوجودیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا انکے لئے نہایت ناپسند کی بات ہے مگر یہی از روئے حضرت عائشہ سے جلتا ہے اس سے جی انفسل ہے تھا ام المومنین کا زہد و ورع اور خوں خدا کا باوجودیکہ اس لڑائی میں انکا تصور نہ تھا پھر بھی وہ اپنے کو حق تعالیٰ کی عینیت میں حالت ہوئی کہ کیفیت بہت محبت سے بیان کرنے کے نام لکھیں کہ یہی ہے اس واقعہ جمل میں ابو بکر رضی اللہ عنہ ان سے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس قدر لال و نچ تھا اور یہی نہایت تھی حالہ کہ اس میں انکا کچھ تصور نہ تھا۔

زمی ہوئے لوگ اٹھ اٹھ کر اپنے گھر سے گئے نامی حالت دیکھ کر ان کی عورتیں آدھ وزاری کرنے لگیں۔ عمار بن یاسر نے ان عورتوں کی آواز منکر یہ شعر پڑھا: **ذوقاً کما ذوقنا عداۃ**۔ من احر فی الکیا و تا و الخوب۔
 اس شعر میں اس واقعہ کی طرٹ اشارہ ہو کہ ابو جہل نے جو ان عبد الرحمن کا چچا تھا عمار کی والدہ حمیمہ کو (نہایت شرمناک اور وحیشتانہ طریقہ سے) محض سلمان ہو جانے کے جرم میں قتل کیا تھا حارث بن ہشام کی نسل سوا عبد الرحمن کے اور سے منقطع ہو گئی تھی ان عبد الرحمن کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابو عسہر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اور بعض لوگوں نے ابن جابر بیان کیا ہے ابو مسعود نے اسکو ذکر کیا ہے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے محمد بن کعب قرظی نے ابن ابی سلیم سے انھوں نے عبد الرحمن ابن حارث سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایام گرامین) جب ذرا ٹھنڈک ہو جائے تو نماز پڑھو اور کیا کرو۔ (انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔)

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حاطب بن ابی بلتعہ تھے ہیں۔ انکے نسب کا ذکر انکے والد کے نسب میں ہو چکا ہے۔ انکی کفیت ابوی تھی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئے تھے انکے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ عید کی نماز ادا کرنے کے واسطے ایک راہ سے جاتے اور دوسرے راہ سے واپس آتے تھے۔ جعفر ابن سلمان نے محمد بن عمر بن قثم سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھوں نے اپنے والد یعنی عبد الرحمن ابن حاطب سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں نے عشا کی نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عشا کی نماز کا وقت اسوقت آتا ہے جب ہر طرف شب کی تاریکی پھیل جائے۔ قطن بن نیر نے جعفر سے انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انھوں نے یعنی (عبد الرحمن) سے روایت میں وفات پائی ان کا تذکرہ یمنون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حبیب خطمی ہیں حافظ ابو کرختی نے (انکا تذکرہ اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن حبیب بن نصاریٰ ہیں انکا صحابی ہونا ثابت ہے اور بعض لوگ (انکا نسب اس طرح) بیان کرتے ہیں عبد الرحمن بن حبیب بن جابر بن حمیرہ بن عبد بن حاتم اب تم بھی تکلیف کا مزہ چکھو جس طرح ہم ملے دن اپنے دم و جگر اور تکلیف کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

عبدالغمان بن عامر بن غنم اور بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے روایت کی ہوا انکا
مذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ غمان کو بعض لوگ غمان کبیرین اور بعض نے فتح نین بیان کرتے ہیں۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حزن بن ابی وہب بن عائذ بن عمران بن مخزوم قرظی خزرجی سعید بن مسیب کے چچا ہیں غزوہ یمامہ میں شہید ہوئے۔
مسیب بن حزن کے کئی بھائی تھے جن میں سے یہ عبدالرحمن اور سائب اور ابو سعید ہیں سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا زمانہ پایا مگر سوائے مسیب کے (ان میں سے) کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی۔ ابو عمر نے
انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حسان بن ثابت انکسب انکسب والد کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے اور یہ انصاری خزرجی ہیں۔ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انکی کنیت ابو محمد تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابو سعید تھی یہ عبدالرحمن شاعر تھے۔ انکی والدہ
سیرین قبیلہ ہارہ قبیلہ کی بہن تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو انھیں ہبہ کر دیا تھا انھیں سے
عبدالرحمن پیدا ہوئے اسی وجہ سے کہا گیا کہ عبدالرحمن حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاوند ابوبھائی
ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں بلکہ تابعی ہیں۔ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ اہل مدینہ کے طبقہ
ثانیہ کے تابعین سے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے سعید بن عبدالرحمن بن حسان سے انھوں نے اپنے والد حسان سے روایت
کی ہے کہ حسان (ایک ن) ملے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس وقت آپ کیساتھ حارث مرنے تھے جب
حسان نے حارث مرنے کو پہچانا تو یہ شعر کہے۔ ۱ یا حارمن یخدر بذمتہ جاردہ ۲ مستکم فان شمسہ الا یغدرہ
۳ واما نہ المرنی حیت یقتہ ۴ مثل الزباجہ صدعہا لا یجربہ ۵ ان تغدروا فالغدر من عادکم ۶ والغدر خبت فی اصول النجر
ہم کو ابو محمد بن حافظ ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے علی بن بکر نے بیان کیا انھوں نے احمد بن خلیل سے انھوں نے عمر
بن عبیدہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے ہارون بن عبداللہ زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی زید نے

۱ ترجمہ اسے حارث تھا مجھے قید کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بد عہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بد عہدی نہیں کرتے ۲: اس مرنے شخص کی امانت (وہ ہیں پہونچا دو) جہاں تم اس سے
ملے تھے ۳: وہ امانت مثل شیشہ کے ہے کہ اسکی ٹکڑی کی اصلاح نہ ہو سکیگی ۴: تم لوگ اگر بد عہدی کرتے ہو تو کچھ (عجب نہیں
بد عہدی تو تمہاری عادت ہے بد عہدی تو تمہارے حصہ میں ہے۔

بیان کیا کہ عبد الرحمن بن حسان نے رملہ بنت معاویہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے تھے وہ اشعار یہ ہیں ۵
 رملہ ہل تذکرین یوم عراق ۶ اذ قطعنا سمیرنا بالتمنی ۷ اذ تقولین عمرک اللہ ہل شعی ۸ وان جہسل سوف یسیک غنی ۹
 ام ہل اطمعت منکم یا ابن حسان کما قدر اک اطمعت منی ۱۰ یزید کو جب ان اشعار کی خبر پہنچی تو اسے غصہ آگیا اور حضرت معاویہ کے
 پاس جا کر کہنے لگا امیر المومنین اس بیدین بچہ کو جو اہل فیر سے ہو اپنے دیکھا کہ ہماری آبروریزی کس طرح کر رہا ہے اور ہمارے
 گھر کی عورتوں سے اظہار عشق کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا وہ کون ہے یزید نے کہا عبد الرحمن بن حسان اور جو کچھ شعر عبد الرحمن
 بن حسان نے کہے تھے وہ پڑھ کر سنائے حضرت معاویہ نے کہا امیر یزید فضل خدا سے اس وقت ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے
 صاحب قدرت سے زیادہ (اپنے دشمن کو) کوئی سزا نہیں دے سکتا (پس تو اس قدر کیون پریشان ہوتا ہے) ذرا توقف کر سکو
 چھوڑ دے جب نصار کا وفاتے تو مجھ کو یاد دلاتا چنانچہ جب نصار کا وفد آیا تو یزید نے حضرت معاویہ کو یاد دہانی کی حضرت
 معاویہ نے عبد الرحمن سے کہا کہ امیر عبد الرحمن کیا مجھ کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ تم نے رملہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے ہیں
 انھوں نے کہا امیر المومنین ہاں (میں نے کہے ہیں) (لیکن یہ صرف شاعرانہ مضمون ہے اور شاعر اپنا معشوق اسی کو فرض کرتا ہے جو
 اس کے نزدیک حسن و جمال میں سب سے فائق ہوتا ہے) پس اگر میں رملہ سے زیادہ کسی اور کو اپنے شعر میں مخاطب بنانے کیلئے مناسب
 جانتا تو اسی کو بناتا حضرت معاویہ نے کہا کہ (اگر ایسا ہی تو تم نے رملہ کی بہن ہند کو کیون مخاطب نہ بنایا اسکی ایک بہن ہند بھی ہے
 عبد الرحمن نے کہا اب اسکو بھی مخاطب بناؤ گا حضرت معاویہ کا مقصود یہ تھا کہ اگر دونوں کو مخاطب بنالیں تو ایک شاعرانہ
 مضمون ہوتا ثابت ہو جائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) مگر یزید اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور اسنے کعب بن جہل (شاعر) کو
 بلوایا اور اس سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر کعب نے کہا میں امیر المومنین سے ڈرتا ہوں (اسلئے خود تو نہیں کہہ سکتا) مگر ایک کاہنہ
 شاعر کا آپ کو بہتہ دیتا ہوں وہ بڑا استاد ہے یزید نے کہا وہ کون کعب نے کہا اسکا نام احطل ہے چنانچہ یزید نے احطل سے کہا کہ تو انصا
 کی ہجو کر احطل نے بھی کہا کہ میں امیر المومنین سے ڈرتا ہوں یزید نے کہا کچھ خود نکر دین اس کا ذمہ دار ہوں پس احطل نے
 ۱۱ ہجوۃ اشعار کے ۵ واذ نسبت ابن الفرعۃ طلۃ ۱۲ کا بخش بن حارۃ وحمارۃ ۱۳ لعن اللہ من الیہو عصاۃ ۱۴ بحجرع ۱۵ بن صلیہ بن صراۃ
 ۱۶ خلوا المکارم لستم من الہما وخذوا مساکم نبی بخارۃ ۱۷ ذہبت قریش بالمکارم والعلی ۱۸ واللہم تحت عما تم الانصار ۱۹ ان اشعار کی خبر

۱۰ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؑ اور تمہارے حقوق میں قطع مسافت کی تھی ۱۱ جہاں تم (مجھے) یہ کہہ رہے تھے کہ اس قدر تمہیں مدد دیکھ کیا کوئی ایسی تدبیر ہے جو تم کو
 مجھے خوش کرے گو وہ تدبیر دشوار ہو (تو بھی تم مجھے تہاؤں اچھا تو بتاؤ) ۱۲ ابن حسان کہتی ہیں تمہیں کسی بات کی خواہش کی ہے جس طرح میں تمہیں اپنے سے خواہش کرتا
 ہوں (کہا) دیکھو یہ ۱۳ ترجمہ سب فریاد (فیہ انصار کی) ان کا نام ہے کا بیٹا اپنا نسب بیان کرتا ہے جس طرح کہہ رہے ہیں اور کہہ ہی سے پیدا ہوا ہے ۱۴ امیر المومنین کے
 گروہ کو لعنت کرے ۱۵ جوازٹ اور گھوڑوں کے درمیان میں خور چایا کرتے ہیں ۱۶ لے ہو دیو بزرگیوں کو تم چھوڑ دو تم اسکے لائق نہیں ہو ۱۷ اور لے نبی بخار تم اپنے
 چارٹے لیکر کام کرو ۱۸ سب بزرگیان اور بلندیاں قریش نے گئے ۱۹ اور انصار کے عاموں کے نیچے طاقت ہو ۱۲

عبدالرحمن بن بشیر کو کوئی تو وہ حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ اے امیر المومنین دیکھو کیا تمہیں ملاست
دکھائی دیتی ہے حضرت معاویہ نے کہا نہیں بلکہ بزرگی اور خیریت دکھائی دیتی ہے نعمان بن بشیر نے کہا اخطل یہ کہتا ہے کہ ہمارے
عماموں کے نیچے ملاست ہے حضرت معاویہ نے (بہت کعبے ساتھ) پوچھا کیا اس نے ایسا کہا ہے نعمان بن بشیر نے کہا ہاں کہا ہے حضرت
معاویہ نے فرمایا تو تم کو اسکی زبان (کاٹ لینے) کا اختیار ہے اور یہ کہہ کر اخطل (ناہنجار) کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا
تو اسے قاصد سے کہلے یہ کہ اس کے پاس بے چلو چنانچہ وہ سکون پر اس کے پاس لے گیا اخطل نے (زبرد سے) کہا اسی بات سے میں ڈرتا تھا
یہ زبرد نے کہا تم کچھ خوف نہ کرو اور زبرد حضرت معاویہ کے پاس گیا اور کہا آپ نے اس شخص کو کیوں بلایا ہے تو ہماری تعریف کرتا ہے اور
ہمارے دشمنوں کی مذمت کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا اسے انصاری کی جو کی ہے زبرد نے پوچھا کون کہتا ہے حضرت معاویہ نے کہا نعمان
بن بشیر نے یہ کہنا انکا قول مقبول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود مدعی ہے ہاں انہی آپ گواہ مانگئے اگر وہ گواہ پیش کر دیں تو آپ انکے
موافق فیصلہ کر دیجئے چنانچہ حضرت معاویہ نے انکو بلوایا مگر وہ کوئی گواہ پیش نہ کر سکے (مجبور ہو کر) حضرت معاویہ نے اخطل کو چھوڑ دیا ان
عبدالرحمن کی وفات سننے میں ہوئی یہ خلیفہ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(مسند ابی عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسنہ شمس جلیل بن حسنہ کے بھائی ہیں حسنہ انکی والدہ کا نام وہ عمر بن حبیب بن حذافہ بن نجیح کی لونڈی تھیں انکے والد کے نام ہیں
اور نسب میں اختلاف ہے اور انہیں بھی اختلاف ہے کہ وہ کس کے غلام تھے ہم یہ سب باتیں جبریل کے نام میں بیان کر چکے ہیں۔ انسے یہ
بن وہب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے (جو احمد بن علی بن شنی تک
(پہنچتی ہے) جبروی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں دکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے زید بن
وہب سے انھوں نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں
اتفاقاً ہمارا گذر ایک ایسی سرزمین پر ہوا جہاں کفار بہت تھے چنانچہ ہم نے چند کفار شکار کئے انکا گوشت دیگر لوگوں میں بک رہا تھا نبی صلی
علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز (پکے ہی) ہوئے کہ کچھ کفار رہنے پائی تھیں (انکا گوشت ہے) حضرت نے فرمایا ایک گروہ نبی اسرائیل کا
مسخ ہو گیا تھا خدا نے اسے کفار کی شکل میں کر دیا تھا، میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ کفارین وہی ہوں پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے
دیگر لوگوں کو الٹ دیا باوجودیکہ ہم راست وقت بہت بھوکے تھے انے زید نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ
باہر شریف لائے ادھر آپ کے پاس ایک عصا تھی آپ نے اسکو رکھ دیا اور پیشاب کرنے لگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے
اور ابونعیم نے انکا تذکرہ عبدالرحمن بن مطاع کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ
اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

عبدالرحمن

ابن ام الحکم - انکا ذکر حضرت معاویہ اور وائل بن حجر کے قصہ میں آتا ہوا انکی والدہ ام الحکم ابوسفیان بن حرب (والدہ حضرت معاویہ) کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن ہیں ان عبدالرحمن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حلیط بن جشم بن قسی ہے۔ ثقفی ہیں۔ اور بعض لوگ انکا نسب س طرح بیان کرتے ہیں عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عقیس کینت انکی ابوسفیان اور بعض لوگ ابو مطر کہتے ہیں یہ اپنی والدہ ام الحکم ہی کی طرف زیادہ منسوب کئے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے انکا ذکر یہاں کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی (یعنی انکے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں کوئی دوسرا صحابی لاوی ہوتا ہے جسکو ذکر نہیں کرتے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود صحابی ہیں۔ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ انے اسماعیل بن عیسا اللہ اور عیزار بن حرث اور یعقوب بن عثمان نے روایت کی ہے انکے مامون حضرت معاویہ نے انھیں شہ۔ مین کو ذکا عامل مقرر کیا تھا پھر انکو معزول کر کے نعمان بن بشیر کو انکی جگہ پر مقرر کیا یہ اپنے زمانہ حکومت میں بہت بدسیرت رہے ہیں حافظ قاسم بن علی بن حسن نے ابجاردہ خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خردی وہ کہتے تھے میں نے ابوالوفاسے پر معاویہ عبدالعزیز بن احمد سے روایت کئے تھے وہ کہتے تھے میں عبدالوہاب میدانی نے خردی وہ کہتے تھے میں ابوسفیان بن ربیعہ نے خردی وہ کہتے تھے میں عبداللہ بن احمد بن جعفر نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہشام بن محمد سے روایت کر کے خردی گئی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے عبدالرحمن بن ام الحکم کو کوفہ پر عامل مقرر کیا انکا طریق حکومت وہاں بہت برا ہوا ان کے لوگوں نے انکو نکال دیا تو یہ اپنے مامون معاویہ کے پاس پہلے گئے حضرت معاویہ نے کہا میں تم کو کوفہ سے بہتر مقام دیتا ہوں یعنی مصر اور انکو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ یہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے جب یہ خبر معاویہ بن خدیج سکونی کو پہونچی تو وہ مصر سے دو منزل انکے استقبال کیلئے آئے اور کہا آپ اپنے مامون کے پاس لوٹ جائیے کیونکہ آپ ہم لوگوں کے یہاں ویسی حکومت نہیں کر سکتے جیسی ہمارے بھائیوں یعنی اہل کوفہ کے یہاں کر چکے ہیں پس یہ اپنے مامون کے پاس لوٹ گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کوفہ سے انکے معزول ہونے کا سبب علاوہ ان کے بدسیرت ہونے کے یہ بھی تھا کہ عبداللہ بن ہمام سلوی نے چند اشعار نظم کئے اور ایک پرچہ میں لکھ کر جامع مسجد میں ڈال دیئے وہ اشعار یہ ہیں ۵

الا بلع معاویہ بن صخر ۵ فقد خرب السواد فلا سواد ۵ اری العمال اقواء علینا ۵ بعاجل نفعم ظلموا البعاد ۵

۵ شاعر نام کہیں یہنا مدح کی لفظ نہیں لکھی ہو وچاول یہ کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں مرنے کیلئے ضعیف قول ہے دوسری کہ مصنف انکو بدسیرت کہتے ہیں کوبرا ناقص خیال ہے کہ اگرچہ اجل ہوتے تو یقیناً کلامین اولیا اللہ میں انکا شمار ہوتا اس زمانے کے اعتبار سے البتہ بدسیرت رہے ہوں گے۔ ۱۰
۵ ترجمہ آگاہ رہو معاویہ بن صخر کو یہ پیغام پہونچا دو کہ سواد (کوفہ) وہاں ہو گیا اور اب آباد نہو گا ۵ ہم تمھارے عاملوں کو نکلتے ہیں کہ ہمارے لئے قتالی بنے ہوئے ہیں ۵ اپنے دنیاوی نفع کے لئے بدکاران (خدا) پر ظلم کرتے ہیں ۵

فشل لك ان تدارك الدنيا : وتمعن عن رعيك الفساد : وتغزل تابعا اباها : يهرب من بلاد انا :
اذا ما قلت اقصر عن ذوات : تمادى في ضلالة و زادا :

یہ اشعار جب حضرت معاویہ کو پہنچے تو انھوں نے عبدالرحمن کو معزول کر دیا۔ انکو حضرت معاویہ نے مقام جزیرہ کا حاکم بھی بنایا تھا۔ ان عبدالرحمن نے سلسلہ میں روم میں جہاد کیا اور وہیں عمر لبر کی اور جب دمشق سے ضحاک قیس مرتقا راہط کی طرف گیا تو انھوں نے دمشق پر بھی قبضہ کر لیا اور لوگوں کو مروان بن حکم سے بیعت کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک بن مروان کے حملہ میں انکی وفات ہوئی، انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی عقیل ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بخیر آئے تھے انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ انکی حدیث عبدالرحمن بن علقم سے مروی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبدالرحمن ام حکم بنت ابی سفیان کے بیٹے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن علقم ثقفی سے انھوں نے عبدالرحمن بن عقیل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں ایک وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسوقت ہم لوگوں نے دروازہ پر پہنچ کر اونٹ کو ٹھجایا اسوقت تک سری یہ حالت تھی کہ رے زمین پر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہمیں ناپسندیدہ نہ تھا مگر جسوقت ہم آپ کے پاس ٹھکر چلے اسوقت یہ حالت تھی کہ دنیا میں کوئی شخص آپ سے زیادہ ہمیں محبوب نہ تھا میں کہتا ہوں یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا کلام تھا مگر صحیح یہ ہے کہ یہ عبدالرحمن بن ام حکم صحابی نہیں ہیں اور ابوعقیل کے بیٹے نہیں ہیں تاہی بن محمد بن سعد نے کہا ہے کہ اہل طائف کے پہلے طبقہ سے ہیں اور ابوذر سے کہا ہے کہ یہ تاہی بن کوفہ کے رہنے والے نہیں ہیں ہاں وہاں حاکم تھے اور بہت دنوں حاکم بھی نہیں رہے کہ انکو کوفہ کا رہنے والا کہہ دیا جائے پس شاید یہ کوئی اور شخص ہوں واللہ اعلم، وہی شخص ہیں جنھوں نے جمعہ کے دن بیچکر خطبہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے یہ کیفیت دیکھ کر کہا کہ اس خطبہ کو ایک بیچکر خطبہ مٹا ہو مالا لک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رادار او تجارت اولہم انفسوا الیہا وترکوک قالوا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

میسری ہیں۔ حمید کے والد ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر انکے بیٹے حمید نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو دو شخص پکار میں تو اسکا پاس جاؤ پس کیا تم ہماری حالت کا تاہک کر سکتے ہو؟ اور اپنی رعیت سے امن مسا کو دور کر سکتے ہو؟ اور ایسے شخص کو معزول کر سکتے ہو جو ہمیشہ اپنی خواہش انسانی کی پیروی کرتا ہو؟ اور اپنی کچ نفی سے شہر دن کو دیان کے ناتا ہو؟ جسکا سے کہو کہ اپنی خواہش انسانی کو ترک کرے۔ تو اسکی گمراہی اور بڑھمائی ہے؟ ۱۲
۱۳ ترجمہ اسے بنی جب یہ لوگ کوئی بھارت یا کیل دیکھتے ہیں تو ہم کو (خلفہ پڑھتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ہمارے چلے جاتے ہیں۔

پہ نسبت دوسرے کے تم کیسے قریب ہوا سو جسے کہ جس کا دروازہ قریب ہی وہی پڑوس کا زیادہ حق دار ہو انکا تذکرہ ابن منذر اور بیہیہ نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عہد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خنبل - کلدہ بن خنبل کے بھائی ہیں یہ اور انکے بھائی کلدہ اور دونوں صفوان بن امیہ کے اخیانی بھائی ہیں انکی والدہ صفیہ بنت معمر ابن حبیب بن وہب بن قبیلہ بن قحط کے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دونوں صفوان کے بھانجے تھے ان دونوں کی والدہ صفیہ بنت امیہ بن خلف تھیں اسی وجہ سے کلدہ صفوان کے پاس رہتے تھے انکی خدمت کیا کرتے تھے کبھی انسے جدا ہوتے تھے ان دونوں کے والدین سے مکہ میں آکے رہے تھے انشاء اللہ تعالیٰ انکے بھائی کلدہ کے تذکرہ میں یہ سب حال بیان کیا جائیگا عہد الرحمن کی کوئی روایت معلوم نہیں انھیں نے حضرت عثمان کی شان میں یہ اشعار کہے تھے یہ حضرت عثمان سے کچھ مخوف تھے اگرچہ اس انحراف پر یہ قائم نہیں رہے (وہ اشعار یہ ہیں) ۵

ا قسم بالله رب العباد ما خلق الله شيئا سدي ولكن خلقت لنا فتنة لكي نبلي بك او تبلي
یہ اشعار اور بھی ہیں۔ یہ عہد الرحمن واقعہ اجنادین میں ملک شام میں شریک ہوئے تھے انکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کے پاس فتح دمشق کی بشارت دینے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عہد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ولید بن مغیرہ قرظی مخزومی ہیں انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا بھی تھا انکے والد بھی صحابی تھے۔ انکی والدہ اسماء بنت اسد بن مدرک خثمی تھیں۔ انکی کنیت ابو محمد تھی قحط کے شہسوار اور بہادر رومین سے تھے اور صاحب فضل و کرم و نیک سیرت تھے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بنو ہاشم سے مخوف تھے بوجہ اسکے کہ یہ اپنے بھائی ماجر بن خالد کے مخالف تھے اور ماجر حضرت علی کے محب تھے۔ انکے ساتھ واقعہ جمل و صفین میں شریک تھے (پس ضرور ہوا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجترانہ کریں) یہ عہد الرحمن واقعہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور حمص میں سکونت اختیار کی تھی واقعہ یرموک میں اپنے والد کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ نے انکو غزوہ روم میں عامل بنایا تھا اہل روم کے ساتھ انھوں نے خوب جنگ کی۔ جب عباس ابن ولید حمص میں حاکم ہوئے تو انھوں نے اہل حمص کے سرداروں سے کہا کہ جس قدر تم عہد الرحمن کو یاد کرتے ہو۔ کیا وجہ ہو کہ اپنے ماکون میں سے کسی حاکم کو نہیں یاد کرتے ہو۔ بعض لوگوں نے جواب دیا عہد الرحمن کو (زیادہ ہم اسوجہ سے یاد کرتے ہیں) کہ وہ ہمارے سردار دن کو اپنے قریب جگہ دیتے تھے اور ہم لوگوں کی خطائیں معاف کرتے تھے (ایسے منکسر مزاج تھے کہ) ہمارے مکانوں میں

۵ ترجمہ: اللہ کی قسم کہ انکا ہونا جو تمام بندہ دن کا پورا روز گار ہے۔ کہ کوئی چیز اللہ نے بیکار نہیں پیدا کی بلکہ سب چیزیں ہماری آزمائش کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ ۶ عثمان اہم ہی اسی لیے پیدا ہوئے ہیں کہ یا ہماری آزمائش سے کی جائے یا تمہاری آزمائش (سہ) کی جائے ۱۲

آکر بیٹھا کرتے تھے۔ ہماری بازوؤں میں جاتے تھے۔ اور مظلوموں کا انصاف کرتے تھے مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ جنازوں پر شریک ہوتے تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت معاویہ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے زید کے لیے لوگوں سے بیعت لین تو اہل شام کو بلا کر ان کے سامنے خطبہ پڑھا اس میں بیان کیا اے لوگوں میں اب بوڑھا ہو گیا اور میری موت کا زمانہ قریب آ گیا ہے تو یہ ارادہ ہے کہ ایک ایسے شخص کی تم لوگوں سے بیعت لون جو تمہارا انتظام درست رکھے۔ اور میں تو تمہیں میں کا ایک شخص بیون پس بغیر خوف و خطر کے اپنا راز ولی مجھے بتا دو کہ خلیفہ بنانا چاہتے ہو تو لوگوں نے ایک زبان ہو کر عبدالرحمن بن خالد کے واسطے اپنی خوشنودی ظاہر کی۔ حضرت معاویہ کو یہ بات سنا کر گزری مگر اپنے دل ہی میں اس کو رکھا۔ اس کے بعد عبدالرحمن بیمار ہو گئے اور ابن اثال نصیرانی (طیب) نے ان کو دوا کے دھوکے جا کر زہر دیدیا۔ جس سے شکستہ میں انتقال ہو گیا۔ بعض کا بیان ہے کہ عبدالرحمن کو ابن اثال نے حضرت معاویہ کے حکم سے زہر دیدیا۔ محمد بن سعد نے لکھا کہ انکی کوئی اولاد نہ تھی پھر مہاجر بن خالد نے (جو عبد الرحمن کے بھائی تھے اور باوجودیکہ دونوں میں نفاق تھا مگر خون کے جوش نے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے انتقام کے لیے) پوشیدہ طور پر اپنے ایک غلام کے ساتھ دمشق جا کر (ابن اثال کی گتھیں رہے ایک دن (ابن اثال) رات کو حضرت معاویہ کے پاس سے آ رہا تھا مہاجر نے موقع پاک اس پر حمل کیا۔ دقتہا اس میں زہر شہور ہو۔ اس کو ابو بکر نے بیان کیا ہے زہر بن بکار کہتے ہیں کہ (مہاجر نہیں بلکہ خالد بن مہاجر ابن خالد نے حضرت معاویہ کو یہ تہمت لگائی کہ انھوں نے ابن اثال کو بھیج کر میرے چچا کو زہر دلوادیا۔ اور اسی جدمہ سے انکا انتقال ہو گیا۔ اسی بنا پر اثال کو اثناسے رباہ میں مار ڈالا اللہ اعلم۔ عبدالرحمن نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ ہر سال ہوا اور اسے خالد بن سلمہ وزہری اور عمرو بن قیس شامی یحییٰ بن ابی عمر و شیبانی و ابو ہریرہ نے روایت کی ہے۔ ابو ہریرہ نے عبدالرحمن ابن خالد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے اپنے سر اور شانوں میں پچھنے لگوائے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے پچھنے کیوں لگوائے تو جواب دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پچھنے لگو کر اپنا خون نکلو اڈاے تو وہ شخص اگر دوا کر لگا تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔ جب انکی وفات ہوئی تو کعب بن جعیل نے یہ مرثیہ کہا

الانکی و اعظمت قریش باعوال البکا و علی قناہ و لو سلت دمشق لاخبر کلم و بصری من اباح کلم حابا و سیف الشرا و ردہا المایا و دم حضہا و حمی حمایا

۱۔ مرسل وہ حدیث ہے کہ جسکی سند میں صحابی کو نہ بیان کرے "۱۔ زید (از مخاطب) تو نہیں۔ و تا قریش تو اپنی نوجوان کی موت پر بلند آواز سے روتے ہیں کو تا ہی نہیں کرتے نہ اگر شہر دمشق ہو چھا جائے تو وہ وقتے بیان کر لگا۔ اور شہر بصری بھی کہ کس نے وہاں کی چراگاہ ہمارے واسطے عام کر دی اور کس نے خدا کی تلوار کو موت (کے گھاٹ) اتارا اور کس نے دمشق و بصری کے قلعے (جو کافروں نے بنائے تھے) منہدم کیے اور وہاں کی چراگاہیں محفوظ رکھیں۔"

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خطاب سلمیٰ اور بعض نے ابن خطاب بن اریث بیان کیا جو یہ اہل بصرہ میں شمار کیے گئے ہیں اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں
 حکماء میں بن علی اور ابراہیم بن محمد نے اپنی سند سے جو ابو علیسی ترمذی تک پہنچتی ہے خبر دی وہ کہتے تھے جیسے محمد بن بشیر نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے ابو داؤد طیالسی نے بیان کیا انھوں نے سکین بن مغیرہ سے جو آل عثمان کے غلام تھے انھوں نے ولید
 ابن ہشام سے انھوں نے فرقہ ابی طلحہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن خطاب سے نقل کر کے روایت کی جو کہ میں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اُس وقت آپ غزوہ حبش العسرت (یعنی غزوہ تبوک یہ حبش العسرت کے نام سے اسوجہ سے سہی ہوا کہ
 نہایت قحط سالی اور بے سرو سامانی میں ہوا تھا) کا سامان ہتیا فرما رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ
 اسکی مدد کے واسطے) سو اونٹ مع خدمہ دکانھی کے اللہ کی راہ میں دے دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ نے کہا میں نے دو سو اونٹ مع کاشمی وغیرہ کے اللہ کی راہ میں (اس لشکر کو) دے دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ مع اسباب دیے پھر میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے
 تشریف لائے اور فرمایا کہ اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی کر گزیریں اُنکے لیے (آخرت میں) مٹھ نہوگا۔ انکا ذکر وہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی بن انکی حدیث عبد اللہ بن نافع ندگر کے واسطے سے مروی ہے عبد اللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے انھوں نے
 معاذ بن عبد الرحمن جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا
 اپنا دواہنا بایان ہاتھ پچانے لگے تو اُسکو نماز کا حکم کرو۔ یہ حدیث کسی دوسری سند سے معلوم نہیں ہوتی اسکو ابو عمر نے بیان کر کے
 کہا جو کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو میں ان عبد الرحمن کو عبد اللہ بن حبیب کا بھائی سمجھتا ہوں۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش انصاری بن انکی کنیت ابو لیلیٰ جو۔ علی مرتضیٰ کے ساتھ واقعہ صفین میں موجود تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر بیان کیا

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

خطمی۔ موسیٰ کے والدین۔ حیدر بن عبد الرحمن نے موسیٰ بن عبد الرحمن خطمی سے روایت کی جو کہ انھوں نے محمد بن کعب
 قرظی کو اپنے والد سے پوچھتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے قمار بازی کے بابت کیا سنا جو اُنکے

۱۵۔ ایک نہایت لطف و کرم کا خطاب جو تمام گناہوں کی بخشش کا پروانہ ہوا ایسا لطف و کرم کا خطاب صرف اُسی شخص کے ساتھ ہوتا تھا جسکی آیت و زندگی
 کی حالت اللہ و رسول نے ہانچ لی ہوتی تھی اہل بدر کے لیے بھی اس قسم کا جملہ ارشاد ہوا کہ اب جو چاہتے کرو میں تمہیں بخش چکا ۱۲۔

والد نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے جو اکیس پھر نماز اور کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اسکی حالت مثل اس شخص کے جو عیسٰی سے وضو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز اسکی مقبول ہوگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے عبد الرحمن بن حبیب خطمی کا تذکرہ کیا ہے اور مالک کا تذکرہ اور ابو جحاف کے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں بیان ہوئی جس سے معلوم ہو تاکہ یہ عبد الرحمن حبیب کے بیٹے ہیں یا اور کوئی ہیں لیکن غالب گمان یہ ہے کہ ابو موسیٰ نے جو بن مند ویر مستند راوی کہا ہے تو یہی سمجھ کر کہ یہ عبد الرحمن (حبیب کے بیٹے نہیں بلکہ) کوئی اور ہیں واللہ اعلم۔ وہ حال انکا بیان کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبد الرحمن خطمی بن یا اور سے۔ غالب گمان یہ ہے کہ اس خاندان کا انکو استدراک نہیں ہوا۔ اور سمجھ لیا کہ یہ عبد الرحمن دوسرے ہیں اور وہ عبد الرحمن خطمی دوسرے ہیں۔

رسیدہ (عبد الرحمن رضی اللہ عنہ)

فلاد کے والد تھے۔ بنی تری نے انکو صحابہ میں اور دوسرے لوگوں نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ عبد فرزاق سے معمر نے انھوں نے خود سے انھوں نے اپنے والد عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا تم لوگوں کو اس آدمی کی خبر دوں جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم لوگوں نے یوں کیا کہ اب کسی شخص کا نام بتائیے اور کہنا ہاں فرمائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں میں زیادہ محبوب ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ انکا تذکرہ ابن مند ویر ابو نعیم نے کیا ہے۔

رسیدہ (عبد الرحمن رضی اللہ عنہ)

ابن خلیش تمیمی اور بعض نے انکو عبد اللہ بیان کیا ہے مگر عبد الرحمن صحیح ہے۔ بکوات ابن جبر نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے شبان بن حاتم یعنی ابو سلمہ غنوی نے جعفر بن سلیمان صبی سے انھوں نے ابو نوح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن بن خلیش سے پوچھا وہ اس وقت بہت بوڑھے تھے کہ کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انھوں نے کہا کہ ہاں ایک تھا پھر میں نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو حسین شہابین اس کے ساتھ فریب کیا ہاتھ تھے کیا تو عبد الرحمن بن خلیش نے کہا کہ شیطاں پہاڑوں کے درون اور نالوں سے نکل نکل کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہیں ایک شیطاں تھا جس کے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ در نصیب دشمنان، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک کو جلانا چاہتا تھا۔ اسی اشارہ میں جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہے حضرت نے فرمایا کیا کہوں جبریل نے کہا کہیے (یعنی دعا پڑھیے)

اتخذ بکلمات اللہ التامات من فصر اخلق وبرا و ذرا و من شر ما ينزل من السماء و من شر ما يعرج فیہا و من شر ما یخرج من الارض و من شر ما ينزل فیہا و من شر فتن اللیل و اتہار و من شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمان (چنانچہ حضرت نے یہ دعا پڑھ لی پڑھتے ہی) اس شیطانی انگ گل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو ہزیمت دی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

خیمہ بن عبد الرحمن کے والد بن ابی سبرہ کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابن مندہ نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے نام میں لکھا ہے اور یہ اپنی کینیت سے مشہور بھی نہیں ہیں کہ کینیت کے ترک ہو جانے سے ابن مندہ پر استدراک کیا جاسے۔ علاوہ ازین ابن مندہ وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھ کر یہ بھی کہا ہے کہ یہ خیمہ کے والد ہیں انکی کینیت ابو خیمہ نہیں لکھی۔ پس ابن مندہ پر استدراک نہیں ہو سکتا انشاء اللہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے تذکرہ میں وہ باتیں باہنگی جسے معلوم ہو جائیگا کہ خیمہ کے والد ہی عبد الرحمن ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن درہم کندہ ہیں۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے انھوں نے استغفار کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے کہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن دلم۔ یہ ایک بھول شخص ہیں انکا صحابی ہونا معروف نہیں ہے۔ اور سند حدیث انکی بکری ہے ابو حمید بن ابی حمید نے عبد الرحمن بن دلم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کہہ دو کا استعمال کیا کرو کیونکہ کہہ دو دل و دماغ کی قوت زیادہ کرتا ہے اور اسی طرح ایک حدیث مور کی فضیلت میں اسے مروی ہے کہ سور کی فضیلت ستر انبیاء نے بیان فرمائی ہے سو اسے ان حدیثوں کے لو بھی حدیثیں ان سے مروی ہیں مگر سب ضعیف اور احادیث صحیح کی معارض ہیں۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابو رشید۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور احتمال کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن ابن عبد یا ابن عبید ہیں۔ سو اسے اسکے

صاحب ترجمہ میں اللہ کے کامل و کمال کلمات کی پہلہ مانگتا ہوں اُن چیزوں کے شر سے جو اُسے پیدا کی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو اُسے آسمان سے اترتی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو زمین پر اترتی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو آسمان والوں کے شر سے ہیں اُسے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آئے ہیں۔

ابو نعیم لے ان دونوں کے درمیان فرق بیان کیا ہو۔ اور عبد الرحمن بن عبد کا انشاء اللہ ہم ذکر کریں گے اور ابو عمر و ابو نعیم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن
ابو راشد نامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے انھوں نے
کہا عبد العزی فرمایا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہو کیا ابو مغویہ۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ عبد الرحمن ابو راشد تمہارا نام ہو پھر فرمایا کہ یہ تمہارے ساتھ
کون شخص ہوا انھوں نے کہا میرا غلام ہوا مختصر نے فرمایا اس کا کیا نام ہو کہا قیوم فرمایا نہیں بلکہ عبد القیوم۔ البکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر
اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

رسیدنا بحمد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

امین ربیع النصارى ظفری ہیں۔ عبد الرحمن بن عبد العزیز نے حکیم بن حکیم سے انھوں نے فاطمہ بنت خشاف سے انھوں نے عبد الرحمن بن ربیع ظفری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرے کے لیے کسی کو بھیجا مگر وہ اپنے سے انکار کیا پھر دوبارہ آنحضرت سے زکوٰۃ لینے کے واسطے اُس کے پاس بھیجا اُس نے پھر انکار کیا تیسری بار پھر آنحضرت نے زکوٰۃ لینے کے واسطے اُس کے پاس بھیجا اور فرمادیا کہ اگر اب کی مرتبہ وہ زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن مار دیں۔ عبد الرحمن بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے حکیم بن حکیم سے کہا میرا خیال ہے کہ حضرت ابو بکر نے منکرین زکوٰۃ سے شاید اسی حدیث کی بنا پر جہاد کیا تھا حکیم نے کہا ہاں سنا تھا تذکرہ النعمین اور امین منہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب اسلمی مدنی ہیں انہی ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ ایک تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی ہیں یہ سلمان بن ربیعہ بن زید بن سہم بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قیس بن معن باہلی کے بھائی ہیں۔ باہلی باہلیت صعب
ابن سعد بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ اور معن کی اولاد سب باہلی کی طرف منسوب ہوئی ہو۔ یہ عبد الرحمن ذی النور کے
لقب سے مشہور تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے مگر کوئی حدیث آپ سے نہیں سنی یہ آیت بھائی سلمان سے بڑے تھے۔
بسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو شہر قادیسیہ کی طرف (عامل بنا کر) بھیجا تو عبد الرحمن بن ربیعہ
کو وہاں کا قاضی بنایا تھا اور مال عبیت کی تقسیم اور وصول انکے سپرد کی تھی پھر انکو حضرت عمر نے شہر باب اور ابواب اور ترکستان کے
سورہ جنگ پر حاکم بنا دیا تھا یہ عبد الرحمن شہر بلخ میں جو ملک باب کا آخری شہر ہو حضرت عثمان کی خلافت کے آخر میں گزرنے
کے بعد شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

۱۱ سرور عالم صلعم کی وفات کے بعد پھر لوگ فرضیتِ زکوٰۃ کے منکر ہو گئے تھے اُنست حضرت ابو بکرؓ نے جہاد کیا تھا اسی جہاد کو قتالِ خیرین اور واقعہ مدینہ سے تعبیر کر کے فرمایا

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن رشید - ابو موسیٰ نے کہا کہ بعض لوگ بحوالہ امام بخاری انکو صحابی کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن دقیش بن رباب بن عمر امسیٰ بن غزوہ احد میں شریک تھے یزید بن رقیش کے بھائی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے ابو عمر نے کہا کہ یہ عبد الرحمن بن زبیر بن باطیا قرظی ہیں امیر ابو نصر نے دونوں طرح سے انکا

نسب بیان کیا ہے۔ اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہے انھیں عبد الرحمن نے رفاعہ قرظی کی طلقہ عورت سے نکاح کیا تھا

(ایک دن) وہ عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے (عبد الرحمن کی شکایت کی اور) کہا کہ عبد الرحمن

کے پاس جو چیز ہو دوسرے کپڑے کے کنارہ کے مثل ہو۔ بلکہ ابو الفرج یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر بن ابی جہ نے اپنی سندوں سے

رحمہ (مسلم بن حجاج تک) پہنچتی ہو خبر دی وہ کہتے تھے جسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو نامہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے

سفیان نے بیان کیا اور انھوں نے زہری سے انھوں نے عمرو بن زبیر سے انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے

کہ وہ قرمانی تھیں رفاعہ قرظی کی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں

تھی اور انھوں نے مجھکو مغلطہ طلاق دیدی میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر اُسکے پاس جو چیز ہو وہ میرے کپڑے کے مانند ہو

انھوں نے تبسم کیا اور فرمایا کیا اب تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو یہ نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ تم عبد الرحمن کی چاشنی نہ چکھ لو اور وہ

تمہاری چاشنی نہ چکھ لیں۔ اس حدیث کو شام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے اس

اور سوہ بن رفاعہ نے زبیر بن عبد الرحمن بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے اس

حدیث کا نام تیسرا اور بعض نے سیمہ بیان کیا ہے اور بعض دوسرے ان دونوں ناموں کے اور نام بیان کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے

لکھا ہے۔ زبیر بفتح ذال سمعہ عبد الرحمن کے والد اور زبیر بضم ذال معمر فتح پائے تھانی عروہ کے والد ہیں۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

زجلج - حضرت ام المومنین ام حبیبہ کے غلام تھے۔ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا تھا۔ عمر بن عثمان بن ولید بن عبد الرحمن

نے روایت کی ہے کہ مجھکو میرے والد نے اور نیز میرے دوسرے عزیزوں نے عبد الرحمن زجلج سے انھوں نے ام المومنین ام حبیبہ

سے طلب کیا ہے کہ وہ ہمدرد ہیں انکا عضو مخصوص بیکار ہو اس ضمنون کو کتاب میں ادا کر رہی ہیں ۵

اقتل کر کے خبر دی کہ وہ فرماتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور عبد الرحمن میرے سامنے بیٹھ گئے تھے۔ دس گھنٹے بعد میں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ام حبیبہ یہ کون جو میں نے کہا ہے۔ غلام جو اس کے آزاد کر چکی تھی مجھے اجازت دیکھے تو اپنے آزاد کر چکی اجازت دی ابو نعیم نے کہا کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہے اور یہ گمان کیا ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے مگر انکا شمار تابعین میں ہے اور انھوں نے اپنی سند سے (جو) عبد اللہ بن مسلم بن ہریر تک (پہنچتی ہے) انھوں نے عبد الرحمن زجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ثبہ بن عثمان سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے مگر کعبہ کے اندر اپنے نازنین پڑھی تو ثبہ نے کہا وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ میرے والد حضرت پر خدا ہو جائیں جب آپ کعبہ میں تشریف لے گئے تو عمودین کے درمیان اپنے نازداد کی۔ پھر اپنی پشت و شکم سے انکو پس فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زمرہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی غوثی بن ابی عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابہ کی اس کنیز کے بطن سے متولد ہوئے تھے جس کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ لڑکا عورت کے واسطے ہو اور ذاتی کے لیے پھر ہیں اور یہ آنحضرت نے اس وقت فرمایا تھا کہ جب ان عبد الرحمن کے بھائی عبد بن زمرہ اور سعد بن ابی وقاص نے (انکے متعلق) باہم جھگڑا کیا تھا۔ (ہر شخص کہتا تھا کہ یہ لڑکا ہمیں ملنا چاہیے) جو نسب انکا ہونے بیان کیا اس میں قریش کے نسب بیان کرنے والوں یعنی مضعب اور زہرہ اور عدوی نے اختلاف نہیں کیا اور علمائے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ انکے والد زمرہ کی کنیز تھیں یمن کی رہنے والی تھیں ام المؤمنین سودہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد الرحمن کی بہن تھیں یہ عبد الرحمن صاحب لاد تھے انکی اولاد مدینہ میں رہتی تھی۔ یہاں تک ابو عمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن زمرہ بن مطلب عبد اللہ اور عبد فرزند زمرہ کے بھائی ہیں۔ انکی حدیث ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن بن زمرہ سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن ابن زمرہ نے ایک لڑکے کی نسبت رسول اللہ کے پاس جھگڑا کیا اور کہا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کا بیٹا ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ کے سوا دوسروں نے سند حدیث میں عبد بن زمرہ بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے عبد الرحمن کے نسب اس طرح بیان کیا ہے ابن زمرہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قحی اور کہا ہے کہ انکی والدہ قرینہ ابی اسیمہ بن غنیمہ ابن عمر بن مخزوم کی بیٹی تھیں۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کی طرح ہشام سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر نسب میں اسود کو بڑھا دیا ہے۔ محمد بن عثمان بن احمد بن محمد جو ہری نے جو ابن سہیمہ کے نام سے مشہور تھا۔ اپنی سند کو قحنی تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے (امام مالک سے)

اس میں اختلاف ہے کہ آیا کعبہ کے اندر ناز ہوا تھا یا نہیں خیر جو اذ کے قائل ہیں خواہ فرض ناز ہو یا نقل انکا استدلال اسی حدیث سے ہے۔

انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ وہ
 فرماتی تھیں عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے وصیت کی تھی کہ زعمہ کی کنیز کا لڑکا میرے نطفہ سے پیدا ہوگا
 اسکو لے لینا چنانچہ فتح مکہ کے سال میں اس لڑکے کو سعد نے لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے اسکی نسبت میرے بھائی مجھے وصیت کر گئے تھے
 پس عبد بن زعمہ کھڑے ہوئے انھوں نے کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی کنیز کا بیٹا جو میرے والد ہی کے یہاں پیدا ہوا ہے
 (جب جگر از یادہ بڑھا) تو دونوں آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے
 بھائی مجھے اس لڑکے کی بابت وصیت کر گئے تھے (لہذا یہ لڑکا مجھے ملنا چاہیے) عبد بن زعمہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے جو میرے والد کی
 کنیز کا لڑکا جو میرے والد ہی کے یہاں پیدا ہوا ہے (لہذا میں ہی اسکا مستحق ہوں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عبد
 ابن زعمہ اس لڑکے کو تم لے لو کیونکہ لڑکا عورت کے واسطے ہے اور زانی کے واسطے نہیں پھر ام المومنین سودہ بنت زعمہ سے فرمایا کہ
 اس لڑکے سے پردہ کر دے (یہ حکم اس سبب سے دیا) کہ حضرت نے عبد الرحمن کو عقبہ بن ابی وقاص کا مشاہدہ دیکھا حضرت عائشہ فرماتی تھیں
 کہ سودہ نے عبد الرحمن کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ینوں نے لکھا ہے انکے نسب میں علمائے اقدست اختلاف کیا ہے کہ انکے اقوال میں تطبیق دینا ممکن نہیں صحیح
 وہی جو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ ابو نعیم نے عبد بن زعمہ بن اسود کو سودہ بنت زعمہ کا بھائی کہا ہے اور ابن مندہ نے
 بھی اسی طرح عبد بن زعمہ کو سودہ بنت زعمہ کا بھائی بیان کیا ہے اور ان دونوں نے نسب کے ذکر میں ام المومنین سودہ کی نسبت زعمہ
 بن قیس بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ پہلے بیان کیا بس اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جن عبد الرحمن کو ان دونوں (یعنی ابن مندہ و ابو نعیم) نے
 عبد اللہ بن زعمہ کا بھائی کہا ہے وہی عبد الرحمن ہیں جو زعمہ بن قیس عامری کے بیٹے ہیں نہ وہ عبد الرحمن جو زعمہ بن اسود اسدی کے
 بیٹے تھے۔ ابو عمر کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب سعد او عبد بن زعمہ نے زعمہ کی لونڈی کے لڑکے (یعنی انھیں عبد الرحمن
 کی بابت جھگڑا کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کو عقبہ بن ابی وقاص سے صریح مشاہدہ دیکھ کر اپنی زوجہ حضرت سودہ کو
 حکم دیا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کر دو گویا لڑکا بوجہ صاحب فراش ہونے کے زعمہ کو دلا پا گیا ہے (مگر دراصل یہ عقبہ ہی کا بیٹا ہے) پس اگر
 عبد الرحمن حضرت سودہ کے بھائی نہ سمجھے جاتے پھر اسکے کہ انکے والد کے یہاں پیدا ہوئے تھے تو آپ حضرت سودہ کو پردہ کا حکم کیوں
 دیتے واللہ اعلم۔ (اس مقام پر) سب سے پہلے ابن مندہ سے غلطی ہوئی انھوں نے زعمہ کو قریشی لکھا دیکھا اس وجہ سے انکے خیال میں
 یہ بات آگئی کہ یہ زعمہ اسود اسدی کے بیٹے ہیں کیونکہ اسود اسدی قریشی ہیں) زیادہ مشہور ہے ابو نعیم نے بھی ابن مندہ ہی کی پیروی
 کی ہے لیکن ان دونوں کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ بنی عامر بن لوی سب قریشی ہیں تو ہرگز ایسا نہ کہتے حالانکہ یہ لوگ قریشی ظواہر سے ہیں
 اور کعب بن لوی کا تعلق ان قریش بطاح سے ہے۔ زہیر بن بکار نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن عبد شمس عامری ہے زعمہ

پہنچا ہونے اور زمعہ سے عید بن زمعہ اور عبد الرحمن بن زمعہ پیدا ہوئے یہ وہی عبد الرحمن ہیں کہ انکی بابت عید بن زمعہ نے فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص سے جھگڑا کیا تھا۔ پھر بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سکران بن عمر کی زوجہ تھیں جب سکران نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ نکاح کر لیا۔ یہ قول بھی ہمارے بیان کی تائید کرتا ہے واللہ اعلم۔

(مسیدنا) عید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر انصاری ہیں۔ انکی کنیت ابو خلد تھی اور صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید بن ابان قریشی نے ابو فروہ سے انھوں نے ابو خلد سے روایت کی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ انکا نام عید الرحمن بن زبیر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی انکو حاصل ہوئی ہے یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وقت تم کسی کو دیکو کہ دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم خنی اسکو عنایت کی گئی تو اس سے نزدیک حاصل کرو کیونکہ اسکو حکمت عنایت ہوئی ہے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے عید الرحمن ابو خلد کو دوسرے عنان سے بیان کیا ہے جو پہلے گذر چکا۔ اور غالب ظن میرا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس بیان میں انکے والد کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے اور گذشتہ تذکرہ میں نہیں ذکر کیا گیا اسی وجہ سے ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور انکا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

(مسیدنا) عید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن خطاب قریشی عدوی ہیں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں انکے والد کے ذکر میں انکا نسب بیان ہو چکا انکی والدہ لبابہ بنت عبد بن لبابہ بن عبد المنصور ہیں۔ عید الرحمن کو ابو لبابہ ساتھ لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے آنحضرت نے فرمایا اے ابو لبابہ یہ تمھارا کوں ہے ابو لبابہ نے کہا میرا نواسہ ہے آنحضرت نے فرمایا اس سے چوٹا بچہ نہیں دیکھا۔ آپ نے چھو ہارا ہمارے منہ میں ڈالا اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے بے برکت کی عداوت پس عید الرحمن پر جمع میں بلند قامت معلوم ہوتے تھے پورے قد کے آدمی تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو بچہ برس کے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے انکے عبد المجید کو کوڑا کاٹ کر دیا تھا۔ عید الرحمن اپنے والد زید سے بہت مشابہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو وقت انکو دیکھتے تھے تو یہ شور مچاتے تھے

انھم غیر اشیب فتدانا کم بحمد اللہ عادلہ الشباب

اور حضرت عمر نے اپنی بیٹی فاطمہ کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تھا۔ انے ایک بیٹے عید اللہ پیدا ہوئے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(مسیدنا) عید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط۔ ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع میں انکو بیان کیا ہے۔ اور ترمذی نے سعید بن نصر سے انھوں نے ابن مبارک سے

سنا ہے ترجمہ۔ خدا کا شکر جو کہ تمھارے بھائی آتے ہیں عدا بھی بوڑھے نہیں ہوئے۔ شباب انکا ابھی کامل و مکمل ہے۔

انھوں نے سفیان سے انھوں نے علقمہ بن مرثد سے انھوں نے عبد الرحمن بن سابط سے جنت کے گھوڑوں کی صفت میں روایت کی ہے اور ابو عبد اللہ بن مندہ سے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن سابط نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے اور اس سند میں علقمہ ہر اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن ساعدہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عمیر بن ساعدہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے علقمہ سے انھوں نے سلیمان بن بربدہ سے انھوں نے اپنے والد سے اور اسکے سوا سے اور بھی اختلاف ہے۔ جکوا ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو خالد احمد نے بیان کیا انھوں نے ابن جریج سے انھوں نے ابی زبیر سے انھوں نے جابر سے روایت کر کے کہا کہ مجھ کو عبد الرحمن بن سابط نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اونٹ کی قربانی اس طرح کرتے تھے کہ اُس کے بائیں پیر کو باندھ دیتے تھے اور وہ باقی پیروں سے کھڑا رہتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سارہ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ حمید بن عبد اللہ نے سری بن اسمعیل سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عبد الرحمن ابن ابی سارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کی تعداد پوچھی تو آنحضرت نے فرمایا کہ تیرہ رکعت آٹھ رکعت تہجد اور (تین رکعت) وتر اور دو رکعت (نفل) فجر کے قریب پھر بیٹے پوچھا کہ وتر میں کون کون سورتیں پڑھتے تو فرمایا سبح اہم ربک الاعلیٰ اور قل یا ہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔ انکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کے والد کا نام ابی سارہ ذکر کرنا غلط سمجھتا ہوں بلکہ یہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہیں۔ اور حدیث اسی نام سے یعنی عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے اسمعیل بن ذریری سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وتر میں کیا پڑھا جاوے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ انصاری ساعدی ہیں۔ حنش بن حارث نے علقمہ بن مرثد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ساعدہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں گھوڑے کو بہت دوست رکھتا تھا (اسی بنا پر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹے پوچھا یا رسول اللہ مجھ کو جنت میں بھی گھوڑا ملیگا آنحضرت نے فرمایا اگر اللہ عزوجل مجھ کو جنت دیگا تو ایک گھوڑا یا قوت کا ایسا عنایت کرے گا کہ اُس کے دو شہر ہونگے جس طرف تم جاوے گے وہ اپنے پیروں سے اڑے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور اس حدیث میں علقمہ ہر اختلاف کیا گیا ہے اور یہ اختلاف عبد الرحمن بن سابط کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن ایضاً شہد عمنہ

ابن سائب بن ابی سائب عبد اللہ بن سائب کے بھائی ہیں واقعہ جمل میں شہید ہوئے انکے والد کے سلمان ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے
چینا کہہ رہے (اس اختلاف کو) انکے نام سائب میں بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سبر و اسدی ہیں۔ کوفیون میں انکا شمار کیا گیا ہو۔ متطین نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہو۔ اتنے شعبی نے روایت کی ہو اور انکا والد
 صحابی تھے۔ اسمیل بن ذریبی نے عامر شعبی سے انھوں نے عبد الرحمن بن سبرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے بیٹے پوچھا کہ قرین کیا پڑھا جاوے تو آپ نے فرمایا کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ و قل یا ایہا الکافرون و قل ہذا اللہ احد۔ انکا
 تذکرہ قینون نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو بعض متاخرین نے انکو عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہو اور یہ عبد الرحمن
 میرے خیال میں وہی پہلے شخص ہیں یعنی عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہیں جنکا ذکر یہاں اب کرینگے۔

تین کہتا ہوں یہ قول میرے نزدیک مجروح ہے کیونکہ یہ عید الرحمن بن سبر و اسدی ہیں اور وہ عبد الرحمن بن ابی سبر و کہ جنکا ذکر ہو گا محض
ہیں تو دونوں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں۔

(سیدنا) عبید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ۔ اور ابو سبرہ کا نام یزید ہو وہ ابن مالک بن عبد الرحمن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مردان بن جحش ہیں۔ ان عبد الرحمن کا شمار اہل کوفہ میں ہوا ان کا نام عزیر تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور فرمایا جو نام اللہ کو بہت پسند ہیں وہ عبد الرحمن ہیں۔ عبد الرحمن غنیمہ کے والد تھے۔ ہم انکے والد ابو سبرہ کا ذکر باب الکینت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اور انکے بھائی سبرہ بن ابی سبرہ کا ذکر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہ قول ابو عمر کا تھا۔ بھوکو عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد کو پوچھا کہ خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے وکیع نے بیان کیا انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے غنیمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد عبد الرحمن اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے۔ انھوں نے کہا عزیر انحضرت نے فرمایا ان کا نام عزیر نہیں بلکہ عبد الرحمن رکھو اور فرمایا عبد الرحمن وجہ اللہ و حارث بہت اچھے نام ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام جبار تھا آنحضرت نے عبد الرحمن رکھا اور بعض ان کا نام عبد العزیٰ بیان کرتے ہیں لیکن ابو نعیم نے انکو اور بن عبد الرحمن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اذکو ایک ہی بیان کیا جو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن زرارہ۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر میں ہم بیان کر چکے ہیں اور بعض لوگ انکو ابن سعد بن زرارہ بیان کرتے ہیں اور انکا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔ اس مقام پر انکا ذکر صرف ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن منذر اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو بن خنیزج بن ساعدہ انصاری ساعدی ہیں۔ انکی کنیت ابو حمید تھی۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ انکے نام میں اختلاف ہے امام احمد بن حنبل نے تو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے ویسا ہی کہا ہے مگر بخاری نے انکا نام منذر کہا ہے۔ اسے جابر بن عبد اللہ اور عباس ابن سہل ہا اور عروہ بن زبیر وغیرہم نے روایت کی ہے ابو زبیر نے جابر سے انھوں نے حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن ایک برتن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام نقیع سے دودھ لائے مگر برتن کھلا ہوا تھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ تمھیں اسکو بند کیوں نہ کر لیا اگر کوئی چیز نہ تھی تو لکڑی ہی اس کے غرض پر رکھ لیتے۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کیا جاویگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن ہبوع بن عمنکثہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ انکا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا۔ بعض کہتے ہیں کہ انکے والد کا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سعید رکھا۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے تو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ ابن کلبی اور ابو عبیدہ اور یحییٰ بن یعین اور بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے زبیر بن بکار اور مصعب زبیری نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبد الرحمن) ابن عمرو بن حبیب ابن ربیعہ بن عبد شمس۔ انھوں نے نسب بیان کرتے وقت ربیعہ کو زیادہ کر دیا ہے۔ مگر جو نسب پہلے بیان ہوا وہی صحیح ہو حافظ ابو القاسم نے اسکو ذکر کیا ہے۔ اور ابو احمد عسکری نے ابن کلبی اور انکے ساتھ والوں کے مانند انکا نسب لکھا ہے۔ عبد الرحمن کی 2. البدہ ابو فرحہ کی بیٹی تھیں ابو فرحہ کا نام حارثہ تھا۔ (نسب انکا اس طرح ہے حارثہ) بن قیس بن اعیاض بن مالک بن علقمہ جذاعان کنانی ہیں۔ انکی کنیت ابو سعید تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ اور رسول خدا کے صحابی تھے انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا۔ انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی عبد اللہ بن عامر نے جبکہ وہ بصرہ کے حاکم تھے

انکو ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا جس سے انھوں نے سلسلہ میں بھتان فتح کیا اور شہر رنج کے حاکم سے صلح کر کے وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ جب حضرت عثمان کی خلافت میں غلہ پڑ گیا تو یہ وہاں سے چلے آئے اور بنی لشکر کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو اپنا جانشین کر دیا۔ اور اس شخص کو اہل بھتان نے نکال دیا۔ جسوقت حضرت معاویہ نے عبدالرحمن بن عامر کو بصرہ میں حاکم بنایا عبدالرحمن بن عامر کو بھی سلسلہ میں پھر بھتان بھیجا اس جہاد میں حسن بصری اور مہلب بن ابی صفرة او قطری بن فجاد انکے ہمراہ تھے پس انھوں نے رنج کو فتح کیا اور سلسلہ جری میں رنج اور زابلستان کو فتح کیا۔ پھر انکو حضرت معاویہ نے سلسلہ میں بھتان سے معزول کر دیا اور انکے کچھ رجب بن زیاد کو عامل بنایا جسوقت یہ (عبدالرحمن) معزول ہو گئے بصرہ میں لوٹ آئے اور شہدہ میں وہیں وفات پائی اور بعض کہتے ہیں بصرہ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں انھوں نے شہر مدینہ وفات پائی۔ مگر قول اول صحیح و اکثر ہے۔ بصرہ میں محلہ سمرہ انھیں کی طرف منسوب ہے۔ یہ عبدالرحمن بڑے منکسر مزاج تھے جس روز پانی برستا تھا اوس دن یہ بارانی پہن لیتے تھے اور پھاڑہ ہاتھ میں لے کر راستہ کو صاف کیا کرتے تھے انھے حسن اور ابن سیرین اور عمار بن ابی عمار نے جو ہاشم کے غلام تھے اور سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہکو ابو انصور یعنی مسلم بن علی بن نجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالہرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالنضر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے شیبان بن فروخ ایلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حسن نے عبدالرحمن بن سمرہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ حکومت کو طلب نہ کرو کیونکہ اگر (طلب کرنے پر) حکومت نکو بیگی (تو خدا کی طرف سے) تم اسی حکومت کے قبضہ میں دیدے جاؤ گے اور بغیر طلب اگر تمکو حکومت مل جائیگی تو (خدا کی طرف سے) اسی تمھاری مدد کی جائیگی اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور اُسکے خلاف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور جس کام کو بہتر سمجھتے ہو وہی کرو۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ

ابن سمیرہ بعض نے سمیرہ بیان کیا ہے۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ سمری بن یحییٰ نے قبیلہ سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے عون بن ابی مجیف سے انھوں نے عبدالرحمن بن سمیرہ یا سمیرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا کہ جب کوئی شخص (ناحق) اسکے قتل کے ارادہ سے آئے تو (انکے سامنے) اپنی گردن بڑھا دے (کہ لے کاٹ لے) اگر ایسا کر تو بہت مناسب ہو کیونکہ قاتل دوزخی ہو اور مقتول جنتی ہو۔ حفص بن عمر نے قبیلہ سے انھوں نے اپنی سندوں سے عبدالرحمن بن سمیرہ سے انھوں نے ابن عمر سے اسکو روایت کیا ہے۔

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سندرسہ سود کے والد تھے۔ سندرسہ رومی تھے اور زنباع جذانی کے غلام تھے اور زنباع جذامی روح کے والد تھے طبرانی نے انکا نام عبد الرحمن بیان کیا ہے اور دوسروں نے عبد اللہ کہا ہے اسے یہ حدیث اور نقل ہو چکی ہے کہ (آنحضرت نے بطور دعا کے فرمایا) قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے کہ جسکا نام معلوم نہیں انکی حدیث اسلم بخاری کے ذکر میں مروی ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سنتہ اسلمی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بلکہ ابو باسر نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے اسے ابن ہشیم بن خارجہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہشام بن عیاش نے بیان کیا انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی دادی میمونہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن سنتہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے بے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شروع ہوا اسلام غربت کی حالت میں اور غریب پھر پلٹے گا اور غربت کی حالت میں آجائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس مزدہ ہو غریبوں کے واسطے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ غریبا کون لوگ ہیں فرمایا کہ غریبا وہ لوگ ہیں جو وقت آدمیوں میں بدکاری پھیلے وہ لوگ نیکو کاری کریں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف انصاری ہیں انکے والد کے ذکر میں انکا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ابن ابوداؤد نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ انکے والد اور انکے بھائی ابی امامہ صحابی تھے۔ ان انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو حازم نے عبد الرحمن بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری آیت وا صبر نفسک مع الدین یدعون ربهم بالغداة والعشی نازل ہوئی اسوقت آپ اپنے کسی مکان میں تشریف رکھتے تھے (بعد نزول اس آیت کے) پس آپ مکان سے تشریف لائے اور ان لوگوں کی جستجو کی (جسکا ذکر اس آیت میں ہے) تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں بعض انہیں سے ایسے لوگ تھے جنکے سر کے بال پریشان اور مونے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بعض ایک ہی کپڑے میں بسر کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان لوگوں کو دیکھا فرمایا اللہ کا شکر جو جس نے ایسے لوگوں کو میری امت میں پیدا کیا ہے انکے ساتھ رہنے کا مجھے حکم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲ ترجمہ (اسے نبی) تم اپنے کو ان لوگوں کی صحبت میں رکھو جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام (غرض ہر وقت) یاد کیا کرتے ہیں ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجد بن حارثہ انصاری ہیں اس نسب کو واقعی نے بیان کیا جو انکی والدہ لیلیٰ بنت نافع بن عامر تھیں ابو عمر نے کہا جو کہ یہ عبد الرحمن غزوہ بدر میں شریک تھے ابو نعیم کہتے ہیں کہ غزوہ احد اور خندق اور انکے علاوہ سب غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنکو سائب نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کر دو عقبہ بن خزدان کے مرنے کے بعد ان (عبد الرحمن) کو حضرت عمرؓ نے بصرہ میں خاتم بنادیا تھا۔ ابن عیینہ نے بھی بن سعید سے انھوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس (ایک میت کی) مانی اور دادی آئی حضرت ابو بکرؓ نے میت کی مانی کو اُسکے مال میں سے چھٹا حصہ لادیا اور دادی کو کچھ بھی نہ دلایا احمد الزم بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ میں سے تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے کہا اسے خلیفہ رسول اللہؐ اپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت مر جاتی تو اُسکے مال میں سے میت کو کچھ بھی نہ ملتا اور ایسی عورت کو محبوب کر دیا کہ اگر وہ (دادی) مر جاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی اس حضرت ابو بکرؓ نے اُس چھٹے حصہ میں دو نون کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنکی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی جو کہ حضرت عثمان کے زمانے میں عبد الرحمن بن سہل انصاری جہاد کے واسطے گئے اسوقت حضرت معاذ یہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا میں عبد الرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوئے نکلے عبد الرحمن (انکو دیکھ کر) کھڑے ہو گئے اور اُن مشکون کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلاموں نے عبد الرحمن سے مزاحمت کی (اسی اثنا میں) حضرت معاذ یہ کو یہ خبر پہونچی تو انھوں نے (تاجر کے غلاموں سے) کہا کہ ان سے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث سے انکی عقل جاتی رہی ہو عبد الرحمن نے (جو سنکر) کہا اللہ کی قسم میری عقل نہیں گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا جو کہ شراب کو ہم اپنے شکم میں یا پانی کے ظروف میں داخل کریں۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا جو یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنکے بھائی خیبر میں مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے بھائی کے مقدمہ قتل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں اپنے چچا حویصہ و مجصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہان بعض لوگوں نے انکو ابن سہان کہا جو یہ بنی انیف کے بھائی تھے یہ (بنی انیف) قبیلہ ملی کی شاخ ہے وہی شخص ہیں جنھوں نے ایک صاع خرے خیرات دیے تھے اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی۔ انکی کینت ابو عقیل تھی محمد بن سائب نے ابو صلح سے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الذین یغزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات (انکی شہرت)

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگوں کو عہد قرءینے کی ترغیب دلائی اور انکو مستعد کیا۔ چنانچہ ابو عقیل ہنکا نام عبد الرحمن تھا اور بنی النضیر کے بھائی تھے ایک صاع چھوہارے لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیٹے اپنی تمام رات پانی بھرنے میں ختم کر دی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوہارے سے تھے انہیں سے ایک صاع چھوہارے تو اپنے گھر کے واسطے بھڑا کر آیا اور ایک صاع چھوہارے اپنے پروردگار عزوجل کو بخش دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوہارے صدقے کے چھوہاروں میں ڈال دو پھر منافقوں نے عبد الرحمن پر طعنہ زنی کی کہ ایک صاع چھوہارے لایا کی کیا ضرورت تھی پس حکایت منزل ہوئی بشر بن عبد اللہ بن کنف بن محبہ بن سہل بن ابو حشہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہرکان کے باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ عبد الرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ انپر بڑھ کے دم کر دیا۔ انکا تذکرہ امین منہ اور ابو نعیم نے لکھا جو ابو نعیم نے ان عبد الرحمن کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انہیں سانپ نے کاٹا تھا اور عبد الرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن منہ نے فقط انہیں عبد الرحمن بن سہل کی نسبت سانپ کاٹا ذکر کیا جو سیدنا عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لودان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری (رضی اللہ عنہ) مالک بن لودان کو ہر سب سے بھی کہتے ہیں اور ایام ہالیہ میں یہ لوگ بنو الصماء کہے جاتے تھے صمد قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام نبی سمیع رکھا انکے بھائی عبد اللہ بن شبل صحابی تھے یہ (عبد الرحمن) شام میں فروکش ہوئے تھے اسے انیم بن محمود نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ میں) کوئے کی طرح چونچ مارنے اور درندوں کی طرح کہنی بچھلادینے سے اور (سجدہ کے) کسی مقام کو اپنی ناز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لیتے جیسے اونٹ اپنی قیام گاہ کو چھوس کر لیا کرتا ہے (کہ سوا اس مقام کے پھر کہیں نہیں) منع کیا جو حکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابو الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے بھی بن ابی کثیر نے ابو اسد جہرانی سے انھوں نے عبد الرحمن بن شبل سے نقل کر کے بیان کیا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (پڑھتے وقت اُسکے الفاظ کو) نہ لپیٹو اور اُسکے پڑھانے میں بجلی نہ کرو اور اُسکو ذریعہ معاش بہت بناؤ اور اُسکے ذریعہ سے مال نہ جمع کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ))

ابن شریک بن حسنہ بن کورین بن سلمان بیری نے ان صحابہ میں ذکر کیا جو شہر مدینہ داخل ہوئے تھے۔ یہ غسانی کا بیان تھا ابن یونس نے کہا تو کہ عبد الرحمن بن شریک بن عبد اللہ بن سہل کی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ انھوں نے اور انکے بھائی

ربیعہ بن شریک بن جلیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ارادہ کیا کہ وہ دونوں فتح مصر میں شریک تھے انکے بیٹے عمران نے اسے روایت کی تو عمران شہر صہ بے قاضی تھے۔ عہد الرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عہد الرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عہد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی حبیبی عہد ربی بن انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تھا اگر آپ سے حدیث نہیں سنی انکے والد اور چچا اور دادا سب صحابی تھے عہد الملوک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھوں نے سکیمی بن ابی کثیر سے انھوں نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے انکو عہد الرحمن بن شیبہ نے شہر ربی کہہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ یحییٰ تھے اور بستر پر کر دین ہوتے تھے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ بیماری ہم میں سے کسی نے دی ہوتی تو بیشک اُس پر ہمیں سخت عذاب آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابن یہ تو خدا کی طرف سے جو دنیا میں مومن پر سختی ہی کی جاتی ہے یہ امن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا کہ یہ عہد الرحمن تابعی تھے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں جو اسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہے بعض متاخرین سے ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہے ابو یوسف نے اس حدیث کو ابو موسیٰ سے انھوں نے ابو عامر سے انھوں نے علی بن مبارک سے انھوں نے سکیمی سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے عہد الرحمن سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھوں نے سکیمی سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے عہد الرحمن سے انھوں نے عہد الرحمن سے انھوں نے عہد الرحمن سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عہد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیح تسمی میں واقعہ نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تھا انھوں نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے مدینہ میں چھلنی بنائے والوں اور ذوقین کے پاس انکا مکان تھا ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عہد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر انکی کیفیت ابو ہریرہ تھیں عہد اللہ میں سعد بن ہریرہ سے روایت کی ہے۔ روایت کی ہے۔ ابو ہریرہ کا نام عہد الرحمن بن صخر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

لہذا دونوں بھی تری تری ہیں

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ ابو صعصعہ کا نام عمرو ہو وہ زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے بیٹے انصاری خزرجی ہیں قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے جو اہل بزمین سے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو انصار کے بیٹوں کو انصار کے پوتوں کو بخش دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور جس طرح ہم نے عبد الرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہے اسی طرح انھوں نے بھی بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے پھر انکے بھائی کا اس طرح بیان کیا ہے قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم۔ عمرو یعنی ابو صعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کر دیا اور منذر کو عوض منذر لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمعی قریشی ہیں انکا شمار اہل مکہ میں ہوا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے انکے والد صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار عاریتاً لیے تھے انہوں نے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن ابن صفوان جمعی وہی شخص ہیں جنھوں نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے ہتھیار عاریتاً لیے تھے۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو اور جن عبد الرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہو وہ دوسرے ہیں اور انکو لوگ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کہتے ہیں اور قریش کی طرف منسوب نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ ثمالی نے اپنے والد میمون سے انھوں نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر گئے اُسوقت آپ مدینہ میں تھے اور انھوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا یا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہیں اور انھوں نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی جب ہم دونوں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے (میرے والد نے کہا یہ عبد الرحمن آپ کے رخ زیباکے دیدار سے شرف ہوئے کیواسطے ہجرت کر کے

ایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب کہ دوست رکھے گا اسی کے ساتھ اس کا ٹھکانا ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن عمار سے انھوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی ہوگی انھوں نے اس میں غلطی کی ہوگی کیونکہ ابو علقمہ جسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہو ان کا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن مفلح بن علقمہ ہوا اور انھوں نے اپنے والد سے مقام سنہ میں روایت کی ہو یہ ابو علقمہ موسیٰ مرانی کے علاوہ ایک اور شخص ہیں کیونکہ ابو علقمہ مرانی بصری ہیں اور ان کا نام یحییٰ بن موسیٰ ہوا اور یہ ابو علقمہ جسے ابن انکانام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ اور اس کے والد دونوں صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن نجد بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہے انکی والدہ سہلی بنت نافع بن عامر تھیں ابو عمر نے کہا کہ یہ (عبد الرحمن) غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنکو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کر دو عقبہ بن غزوہ ان کے مرنے کے بعد ان (عبد الرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ پاس (ایک میٹ کی) نانی اور داوی آئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے میٹ کی نانی کو اس کے مال میں سے چھٹا حصہ دلایا اور داوی کو ٹھوہر کر دیا۔ عبد الرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ میں سے تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہؐ آپ نے ایسی عورت کو میٹ کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت یعنی نانی (مر جاتی تو اس کے مال سے میٹ کو کچھ نہ ملتا اور ایسی عورت کو محبوب کر دیا کہ اگر وہ (یعنی داوی) مر جاتی تو اس کے مال سے میٹ کو میراث ملتی پس حضرت ابو بکرؓ نے اس چھٹے حصہ میں وہ لون کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنکی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان کے زمانے میں عبد الرحمن بن سہل انصاری جہاد کے لیے گئے اس وقت حضرت معاویہؓ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا میں عبد الرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوئے نکلے تو یہ کھڑے ہو گئے اور ان شکون کو اپنے نینو سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے غلاموں نے عبد الرحمن سے مزاحمت کی یہ خبر حضرت معاویہؓ کو پہونچی تو انھوں نے (تاجر کے غلاموں سے) کہا کہ اسے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث انکی عقل جاتی رہی تو عبد الرحمن نے کہا اللہ کی قسم میری عقل نہیں گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس امر سے منع کیا ہے کہ اس شراب کو ہم اپنے شکم میں پانی کے ظروف میں داخل کریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنکی بھائی خیرہ بن مارڈاسے گئے تھے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے بھائی کے مقدمہ قتل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں اپنے چچا یصہ و عیصہ سے بیعت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سحان بعض لوگوں نے انکو ابن سحان کہا جو۔ یہ بنی انیف کے بھائی تھے۔ (بنی انیف) قبیلہ بلی کی ایک شاخ ہے یہ وہی شخص
ہن جنھوں نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے۔ اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی انکی کنیت ابو عقیل تھی۔ محمد بن ہاشم نے
ابو صاع سے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول اللہ بن یزید المطوعین من المؤمنین فی الصدقات کی تفسیر
میں روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی اور انکو مستعد کیا۔
چنانچہ ابو عقیل جبکا نام عبد الرحمن تھا اور بنو انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوڑے لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی
تمام رات پانی بھرنے میں ختم کر دی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوڑے ملے انہیں سے ایک صاع چھوڑے اپنے گھر کے واسطے
چھوڑ آیا اور یہ ایک صاع چھوڑے اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوڑے
صدقہ کے چھوڑ دن میں ڈال دو۔ پھر منافقون نے عبد الرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوڑے لانے کی کیا صورت تھی)
پس یہ آیت نازل ہوئی۔ بشر بن عبد اللہ بن کنف بن مجیہ نے سہل بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے
باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ عبد الرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ پڑھ کے انپر
دم کر دیا۔ الکا ذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ان عبد الرحمن کی نسبت بھی لکھا ہے کہ انکو عبد الرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہے
کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انھیں عبد الرحمن بن سحان کی نسبت ذکر کیا ہے کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوزان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنو مالک بن لوزان کو
بنو اسمیع بھی کہتے ہیں اور ایام جاہلیت میں یہ لوگ بنو الصما کہے جاتے تھے۔ صما قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبد اللہ بن شبل صحابی تھے عبد الرحمن نے شام میں فروکش ہوئے تھے سنانے
تیم بن محمود نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ میں) کوسے کی طرح چھنج مارنے سے اور درندوں کی طرح
کھنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی ناز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لینے سے ایسے اونٹ اپنی قیامگاہ کو مخصوص کر لیا کرتا ہے
کہ سوائس مقام کے پھر کہیں نہیں بیٹھتا منع کیا ہے۔ ہکوا ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو صلی
سوصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہر بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے بھی بن ابی کثیر نے ابو راشد
جبرانی سے انھوں نے عبد الرحمن بن شبل سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

اے ہر جو لوگ طعنہ زنی کرتے ہیں خیرات کرنے والے سے سزا دی جائے۔

کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور اس کے الفاظ کو پڑھتے وقت نہ لپیٹو اور اس کے پڑھنے میں بھلی نکر و اور اس کو ذریعہ معاشرت بناؤ اور اس کے ذریعہ سے مال جمع نہ کرو۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر حبیل بن حسنہ۔ ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے جو شہر مصر میں داخل ہوئے تھے۔ اسکو غزالی نے بیان کیا ہے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن شمر حبیل بن عبد اللہ بن مطاع کے بیٹے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اور انکے بھائی ربیع بن شمر حبیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور یہ دونوں فتح مصر میں شریک تھے انکے بیٹے عمران نے اسے روایت کی ہے اور عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبد الرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے عبد الرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکول لکھا تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی حجازی عبد ربیع بن انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر آپ سے حدیث نہیں سنی انکے والد اور چچا اور دادا صحابی تھے عبد الملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ انکو عبد الرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بچیں تھے اور بستون گر و بین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ بیماری ہم میں سے کسی نے دی ہوتی تو بیشک اُسپر ہمیں سخت غصہ آتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں بیشک یہ تو خدا کی طرف سے ہے دنیا میں) ہونے پر سختی بھی کی جاتی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن تابعی ہیں (صحابی نہیں ہیں) اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے انے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہے۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو ہریرہ سے انھوں نے ابو عامر سے انھوں نے علی بن مبارک سے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے عبد اللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن بیہقی نے بیان کیا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تھا انھوں نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ پندرہ میں چھلنی بنائے والوں اور سبزی فروشوں کے پاس انکا مکان تھا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود کثرت انکی ابوہریرہ تھی۔ عبد اللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی جو ابوہریرہ کا نام عبد الرحمن بن مسعود تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعبہ کا نام عمرو بن وہب بن زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری خزر جی مازنی ہیں قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعبہ نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے جو اہل بدر میں سے تھے تو آپ کی جو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو بخش دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور جس طرح بنے عبد الرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہے اسی طرح انھوں نے بھی بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے پھر انکے بھائی کا یون نسب بیان کیا ہے قیس بن صعبہ بن زید بن عوف بن مہذول بن عمرو بن غنم عمرو یعنی ابو صعبہ کو سیاق نسب سے کلبی نے سا قح کر دیا اور منذر کے عوض مہذول کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ حمی قریشی انکا شمار اہل مکہ میں ہوا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے انکے والد صفوان ابن امیہ سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن صفوان حمی وہی شخص ہیں جنھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے والد سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے اور بن عبد الرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہے وہ دو صحابین (یعنی وہ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کے جاتے ہیں اور قریش کی طرف منسوب نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ المرائی نے اپنے والد میمون سے انھوں نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر کے گئے اُس وقت آپ مدینہ میں تھے اور انھوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کو مس کیا اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیں (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہیں اور انھوں نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھوں نے

ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے بیٹے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب آنحضرت کی خدمت میں ہم دونوں پہنچے) تو میرے والد نے کہا کہ یہ عبد الرحمن آپ کے سرخ زریا کے دیدار مشرف ہونے کی واسطے ہجرت کر کے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا اسی کے ساتھ ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علاء سے انھوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی جو مگر انھوں نے اسمین غلطی کی ہے کیونکہ ابو علقمہ جسے محمد بن عمرو نے روایت کی جو انکا نام نصر بن خزمیہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ بن جواد اور انھوں نے اپنے والد سے مقام ثلثہ میں روایت کی ہے ابو علقمہ مرانی کے علاوہ ایک اور شخص ہیں۔ کیونکہ ابو علقمہ مراتی بصری ہیں اور انکا نام نیمون بن موسیٰ ہے اور یہ ابو علقمہ حمصی ہیں انکا نام نصر بن خزمیہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا جو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ اور انکے والد دونوں صحابی تھے انکا تذکرہ قیون نے لکھا ہے۔

سیدنا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

ابن صفوان بن قدامہ حجازی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قریشی ہیں۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام صفوان بن عبد الرحمن بن ابیہ
ابن خلف ہوا انکی حدیث مجاہد سے روایت کی گئی ہے۔ ابو بکر بن عیاش نے یزید بن ابی زیاد سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے
عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کی نسبت دریافت
کیا حضرت نے فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہو۔ مگر عبد الوہاب بن ہبہ اللہ بن ابی حمزہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی
وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھوں نے عبد الرحمن بن صفوان سے
روایت کر کے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن صفوان نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ کو فتح کیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ
کچھ سے اپنے ہم نواں اور دیکھوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں پھر میں (دیکھنے کی واسطے) چلا تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کعبہ سے باہر تشریف لوتے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے۔ سچوں نے کعبہ کو دروازہ سے عظیم تک دیکھنے کے
پاروں (کنڈن کو) بوسہ دیا اور اس نے دھڑا سے کعبہ پر رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے درمیان میں تھے۔ میں نے حضرت
عمر سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا کیا حضرت عمر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نام اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہو۔ لیکن ابو عمر نے کہا جو کہ عبد الرحمن بن صفوان ابن قدامہ ثقفی ہیں انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو بدل کر عبد الرحمن رکھا۔ یہ اپنے والد صفوان اور

بھائی عبد اللہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکے والد صحابی تھے اہل مدینہ میں الکافرا ہو گئے۔ لیکن فتح مکہ کے بعد ہجرت کے باقی نہ رہنے کی حدیث ابو عمر نے ایک دوسرے شخص کے بیان میں لکھی ہے ان عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے بیان میں اس حدیث کو نہیں لکھا اور انکے نام میں اپنا شک بھی ظاہر کیا ہے (کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن ہیں اور اسی شک کے ساتھ حدیث بھی روایت کی ہے کہ مجاہد نے عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور اکثر راوی کہتے ہیں کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان ہیں ابو عمر کہتے ہیں کہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ ہیں واللہ اعلم۔ جریر نے یزید بن ابی ذریا سے انھوں نے مجاہد سے حدیث روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایک شخص مہاجرین میں سے تھے لوگ انکو عبد الرحمن بن صفوان کہتے تھے انھوں نے اسلام میں ٹھہر چکے تھے کامنایاں کیے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے دوست تھے جب مکہ فتح ہوا تو وہ اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے عرض کیا کہ میں ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ وہ ان عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ بن خلف سے علیحدہ سمجھتے ہیں چنانچہ انھوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیان میں لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونوں کو ایک ہی سمجھا ہے چنانچہ انھیں عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے نسب تحریر کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ بن خلف بھی کہے جاتے تھے واللہ اعلم۔ دیکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو اور عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو ایک کر دیا اور کہا کہ انھیں کو بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں بعض یہ بھی کہتے ہیں اور عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے لیکن ابو عمر نے عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو علیحدہ بیان کیا ہے اور عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو علیحدہ اور عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کو علیحدہ بیان کیا ہے اور انکا نسب (جس قدر بیان پر پہنچے لکھا ہے اس سے) زیادہ نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ میں انھیں عبد الرحمن کو ابن قدامہ خیال کرتا ہوں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مائذ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ لے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کسی طرف) لشکر بھیجتے تھے تو لشکر والوں سے فرماتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور صلاحیت کرنا دعوت اسلام دیے بغیر انہیں لوٹ مار نہ کرنا مجھکو بہ نسبت اسکے کہ تم کافروں کی عورتوں اور بچوں کو (قید کر کے) لے آؤ اور انکے مردوں کو مار ڈالو یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ انکو مسلمان کر کے میرے پاس لے آؤ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہوں یا گاؤں کے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

لے دعوت یعنی جانا یعنی جب تک ان لوگوں کو اسلام کی طرف نہ بلاؤ اس وقت تک انکے مانعین کوٹ نہ مٹو نا ۱۲۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائد بن معاذ بن انس - عدوی نے کہا جو کہ یہ عبد الرحمن غزوہ احد اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے انکے والد عائد بھی صحابی تھے جن عبد الرحمن بن عائد کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں یہ عبد الرحمن انسے علاوہ ہیں کیونکہ ان عبد الرحمن بن عائد نے فقط عبد الرحمن کو دیکھا ہی تھا (اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ) اُس وقت پہنچے تھے اور یہ عبد الرحمن جنگ احد میں شریک تھے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) زیادہ عمر کے تھے کیونکہ جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بچپن میں دیکھا ہو وہ جنگ قادسیہ میں اتنی عمر کا نہیں ہو سکتا کہ لڑے اور مارا جائے۔ کیونکہ جنگ قادسیہ شہد میں ہوئی تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائشہ حضرمی ہیں۔ انکا شمار اہل شام میں جو انکی صحابیت اور اسناد حدیث میں اختلاف ہوا انسے خالد بن بجلج اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہو۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہو کیونکہ انکی حدیث مضطرب ہو۔ جکو ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد سودی نے اپنی سند سے خبر دی انھوں نے معافی بن عمران سے انھوں نے ادزاعی سے انھوں نے عبد الرحمن بن زید سے انھوں نے خالد بن بجلج سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد الرحمن بن عائشہ حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا جو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو ایک بہت اچھی صورت میں دیکھا اور آپ نے بہت سی باتیں کیں اور یہ بھی بیان کیا کہ میں نے پروردگار عالم سے یہ دعا کی کہ اے اللہ نیک چیزوں کی میں تجھے طلب کرتا ہوں اور بُری چیزوں کو تجھے چھوڑا دے اور سکینوں کی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ میری توبہ کو قبول فرما جب تو میری قوم میں کسی فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھ کو ظہور فتنہ کے قبل اٹھالے۔ اس حدیث کو ولید بن مسلم نے ابن جابر سے انھوں نے خالد سے انھوں نے عبد الرحمن بن عائشہ سے روایت کیا جو کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس حدیث میں سوائے ولید کے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ عبد الرحمن بن عائشہ نے یہ کہا ہو کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اور صدوق بن خالد نے بھی ابن جابر سے انھوں نے خالد سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر اس روایت کی سند پیش کرتے وقت یہ نہیں کہا کہ عبد الرحمن نے کہا ہو کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اور اسی طرح ابن جابر نے ابو سلام سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور کبھی بن ابی کثیر نے ابو سلام سے انھوں نے عبد الرحمن ابن عائشہ سے انھوں نے مالک بن عمار سے انھوں نے معاذ بن جبل سے اس طرح روایت کی ہو۔ اور یہی (مند) محدثین کے نزدیک صحیح ہو اسکا ذکر بخاری وغیرہ نے کیا ہو۔ اور کہا ہو کہ ابو قلابہ نے جو خالد بن بجلج سے انھوں نے ابن عباس سے

روایت کی ہو غلط ہو۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا۔ اور انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے اور عبد اللہ بن عباس کے بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے شہر افریقہ میں یہ اور انکے بھائی معبد بن عباس عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے ساتھ شہید ہوئے اسکو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عباس شہر شام میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثعلبہ بن سخان بن عامر بن مالک بن عامر بن جشم بن تیم بن عوذ مناہ بن تلج بن تیم بن ارشہ بن عامر بن عبیلہ بن قیس بن فرار بن بلی۔ عقیل کے والد اور بنو جحجہ بن کلفہ بن عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا یہ غزوہ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اسکو واقدی نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان۔ یہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ کے بیٹے ہیں انکے والد کے ذکر میں انکا نسب بیان ہو چکا ہے انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انکی کنیت ابو محمد تھی اسوجہ سے کہ انکے بیٹے کا نام محمد تھا جنکو لوگ ابو عقیق کہتے ہیں اور بعض ابو عثمان بیان کرتے ہیں انکی والدہ ام رومان تھی یہ مدینہ میں رہتے تھے اور مکہ میں وفات ہوئی۔ صحابہ میں کوئی چار شخص ایسے نہیں ہیں جنکی چار پشت کے لوگ اسلام لائے ہوں اور صحابی ہوں سوا ابو قحافہ اور انکے بیٹے حضرت ابو بکر صدیق اور انکے بیٹے عبد الرحمن اور انکے بیٹے محمد ابو عقیق کے یہ عبد الرحمن حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی تھے غزوہ بدر اور احد میں کافروں کی طرف سے شریک تھے (جب میدان جنگ میں) انھوں نے اپنے لڑنے کے واسطے مقابل طلب کیا تو حضرت ابو بکر انکے مقابلہ پر جانے کو تیار ہوئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم میرے ہی خدمت میں رہو یہ عبد الرحمن بہادر اور بہت اچھے تیر انداز تھے حدیبیہ میں اسلام لانے تھے اور انکا اسلام بہت اچھا تھا (یعنی نفاق کی آمیزش نہ تھی) انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام عبد العزی تھا خالد بن ولید کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک تھے اور اُس دن اہل یمامہ کے سات بڑے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنھوں نے حکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا اسکے سینہ میں انھوں نے تیر مارا تھا حکم یمامہ قلعہ کے ٹوٹے ہوئے جانب میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب انھوں نے حکم کو قتل کر ڈالا تو اسی شکستہ جانب سے مسلمان

قلعہ کے اندر داخل ہو گئے زبیر بن بکر نے کہا کہ عبد الرحمن حضرت ابوبکر کے بیٹوں میں سب سے بڑے تھے اور انہیں منزلِ حرنیکی
 عادت تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی تھیں اور اسنے ابو عثمان ہندی اور عمرو بن اوس اور قاسم بن
 محمد اور موسیٰ بن وردان اور میمون بن مہران اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہکمو ابو العباس یعنی احمد بن
 ابی منصور یعنی احمد بن محمد بن بنال صوفی نے جو ترک کنانہ کے نام سے مشہور تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مطیع یعنی محمد بن عبد الوہاب
 ابن عبد العزیز مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید محمد بن علی نقاش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ بن
 ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن زیاد بن مہران عدل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یونس نے بیان کیا
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو شہاب نے عمرو بن قیس سے انھوں نے ابن ابی بکر سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے کہا کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (جس وقت آپ مرض وفات میں غلیل ہوئے) فرمایا کہ شانہ کی ہڈی اور دوات میرے پاس لاؤ کہ میں تمکو
 ایک تحریر بھی لکھ دوں جسکی وجہ سے تم لوگ میرے بعد مگر ابی بن نہ پڑو (اتنا فرما کر اپنے ہماری طرف) پیٹھ کر لی پھر (تھوڑے عرصہ کے بعد)
 ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اللہ عزوجل اور تمام ایمان والے سوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت کو منظور نہ کریں گے یہ عبد الرحمن شام میں
 تجارت کے واسطے آئے تو انھوں نے وہاں ایک عورت کو جسکو لوگ ابہ الجودی کہتے تھے دیکھا اسکے گرد و بہت سے لڑکیاں
 تھیں انکو وہ عورت بہت اچھی معلوم ہوئی اور انھوں نے اسے متعلق یہ اشعار نظم کیے ۱

تذکرۃ لیلیٰ والسماءۃ دونہا فلانہ ابجودی ایسی والیا وانی تعاطی قلبہ عارثیہ تدمن بصری او تحل الجوابنا
 وانی تلاقیا بلے وعلیہ ان الناس جوا قبالان توایا

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر پاک شام کی جانب روانہ کیا تو پہلے سالار کو حکم دیا کہ اگر لڑنے کے بعد فتح ہو (اور) لیلے
 بنت جودی (تھیں طحاس) تو اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے حوالہ کر دینا چنانچہ (جس وقت) پہلے سالار نے لیلیٰ بنت جودی کو پایا تو عبد الرحمن
 کے حوالہ کر دیا عبد الرحمن اسکو پا کر بہت خوش ہوئے اور اپنی تمام بی بیوں سے اسکو زیادہ چاہنے لگے یہاں تک کہ انکی اور بی بیوں نے
 حضرت عائشہ سے شکایت کی حضرت عائشہ عبد الرحمن پر بہت غصہ ہوئیں عبد الرحمن نے کہا میں اسمیں معذور ہوں (خدا کی قسم)
 لیلیٰ کا حسن و جمال ایسا ہے کہ اگر وہاں اسکے دانتوں سے انار کے دانے چوستا ہوں پھر (تھوڑے زمانے کے بعد) لیلیٰ سے عبد الرحمن نے
 سختی و بدخوشی شروع کر دی جسکی وجہ سے لیلیٰ نے حضرت عائشہ سے انکی شکایت کی حضرت عائشہ نے عبد الرحمن سے کہا کہ (تمھاری
 عجیب حالت ہے) لیلیٰ کو دوست رکھا تو اسقدر کہ حد سے بڑھا دیا اور اب اسکے ساتھ دشمنی کی تو اسقدر کہ وہ بھی حد سے تجاوز کر گئی

۲ ترجمہ میں لیلیٰ کو یاد کیا کرتا ہوں مگر (افسوس) میرے اور اس کے درمیان میں حجاب ہے یعنی لیلیٰ نے عبد الرحمن سے بے نیکی کر لی اور اس کے دل کو قبیلہ
 حاش کی وہ عورت کیوں لے لیتی ہے یہی مقام بصری اور جواب میں رہتی ہوئی اور اس سے کہو کہ لیلیٰ کا بیان شاید جب تک کہ زندہ سال حج کے لیے جائیں نہیں آئے ہوں

اس کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرے یا اس کو سامان کے ساتھ اس کے عزیزوں میں بھیجے۔ چنانچہ عبد الرحمن نے یہی کو سامان کر کے اس کے عزیزوں کے پاس بھیج دیا۔ یہی قبیلہ عساکر کی عین عبد الرحمن اپنی بہن حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے۔ بکرو ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اہل تائخہ دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن نقوس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے مردان کو لکھ بھیجا کہ میرے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی جاے عبد الرحمن (کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انھوں نے کہا تم لوگوں نے رسم ہرقل (شاہ روم) کی سنت اختیار کی کہ اپنے بیٹوں کے لیے بیعت لیتے ہو مردان نے کہا اسے لوگوں یہ (عبد الرحمن) وہی شخص میں جنکے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہو واللہ ہی قال لوالدہ افتلکما اور آخر تک پوری آیت پڑھی اسکے سننے سے حضرت عائشہ کو غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قسم عبد الرحمن شخص نہیں ہیں کہ اس آیت میں مراد نہیں ہیں بلکہ جو شخص اس آیت میں مراد ہے اگرچہ اس کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتی ہوں۔ زبیر بن بکاء نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ مجھے ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت معاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بعد اسکے کہ عبد الرحمن یزید کی بیعت سے انکار کر چکے تھے انھوں نے وہ درہم واپس کر دیے اور انکے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں اپنے دین کو دنیا کے عوض میں نہیں بیچتا اور (مدینہ سے) مکہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی قبل اسکے کہ یزید کی بیعت کا بل ہو۔ انکی موت ناگہانی تھی (اور اس کا واقع اس طرح ہوا کہ یہ عبد الرحمن ایک مکان میں جس کا نام حبشی تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہو سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہاں سے انکی لاش نکلی گئی اور وہیں دفن ہوئے جب حضرت عائشہ کو انکی وفات کی خبر پہونچی تو بارادرج تشریف لے گئیں اور عبد الرحمن کی قبر پر کھڑے ہو کر روتیں اور یہ شعر پڑھتے تھے

وکنائمدانی جذیہ حبشہ من الدہر حتی قبل لن یصدعا فلما تفرقتا کانی واکا لظول اجتماع لم یبت لیلہ معا (اے عبد الرحمن) آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر میں تمھارے پاس ہوتی تو جہان تمھارے تھے (وہیں) تمکو دفن کرتی اور اگر میں تمھارے پاس

ہوتی جس طرح قبور کسرتے کا دستور ہو کہ جب کوئی بادشاہ مرنے لگا تو اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوتا جواب تم بھی کرنے لگے حضرت ابن عمر نے

یہ یزید کی بیعت کا حکم سنا تو فرمایا کہ یہ تو کسریٰ و قیسریٰ کی سنت ہے ابو بکر و عمر کی سنت نہیں ہے ۱۱

۱۲ اس آیت میں اس شخص کی نرس کی گئی ہو جس نے اپنے والدین سے سخت کلامی کی تھی ۱۲

۱۳ ترجمہ (ایک زمانہ وہ تھا جب) ہم دونوں مشجید (بادشاہ عراق کے) بنے وہ بنشیدوں کے (ایک ساتھ رہتے تھے بہت دنوں تک ایسی کیفیت رہی) یہاں تک

کہ کہ گناہ ہم دونوں جدا ہو گئے مگر جب ہم اور مالک بعد اس قدر طویل کیا مئی کے جدا ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ہم دونوں ایک شب بھی نہ ملے گا ۱۴

اس وقت ہوتی تو تھارے لیے نہ رہتی عبد الرحمن کی وفات سترہین ہوئی اور بعض لوگ دسہ اور بعض لوگ تیسہ میں بیان کرتے ہیں
مگر تیسہ میں انکی وفات بونیکو بہت لوگ بیان کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان ثقفی ہیں اور یہ ام حکم کے بیٹے ہیں عبد الرحمن بن ام حکم کے بیان میں پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

عبد اللہ کے والد ہیں انکا نسب کسی نے نہیں بیان کیا ہے۔ ابو عمران محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون
لوگ ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ قبیلہ ازد کے لوگ ہیں فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ تھارے پاس آئے ہیں وہ بہت اچھی صورت والے
ہیں اور شیریں کلام اور خندہ پیشانی ہیں پھر دو سرگروہ کی طرف دیکھ کر پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے عرض کیا قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ
ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ یا اللہ انکی شکستگی کو دور کر دے انکے ٹوٹے ہوئے کو جوڑ دے (یعنی انکی مصیبت
دور کر اور فلاح عنایت کر) اور انکے بے ٹھکانے والوں کو جگہ دے اور انکے کسی سائل کو رو نہ کر۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد رب النصارى ہیں انکو ہر ابن عقہ نے بیان کیا ہے انکو ابو موسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے میں سید ابو محمد
یعنی حمزہ بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے میں احمد بن فضل مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے میں عبد الرحمن بن محمد مدینی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے میں احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں محمد بن اسمعیل بن اسحاق راشدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
میں محمد بن خلف نمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں علی بن حسن عندی نے اصبع بن نہاتہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ
کہتے تھے کہ وہ کے ایک میدان میں حضرت علی نے لوگوں سے کہا تم غدیر کے دن جس کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چومے یا ہاتھ
سنا ہو تو کھڑے ہو کہہ بیان کرے اور وہ شخص نہ کھڑا ہو جس نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہ سنا ہو حضرت علی کے
اس قول سے دس سے زیادہ آدمی کھڑے ہو گئے ان لوگوں میں ابویوب انصاری اور ابو عمر بن عمرو بن محسن اور ابوزریب اور
سہل بن حلیف اور خزیمہ بن ثابت اور عبد اللہ بن ثابت انصاری اور حبشی بن جناد سلولی اور عبیدہ بن عازب انصاری اور
انسان بن عجلان انصاری اور ثابت بن ودیعہ انصاری اور ابو فضالہ انصاری اور عبد الرحمن بن عبد رب انصاری بھی
تھے ان لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چومے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ ان اللہ عز وجل ویس
واللہ علی اللہ منین اللہ من کنت مولاه فعلی مولی اللہ وال من والہ وعاذ من عاوذ واجب من اجبہ وایقظ من ایقظہ وامن من اعانہ

سے ترجمہ آگاہ ہو بیشک اللہ عز وجل میرا ولی یعنی میری تمام اشیاء اللہ کا مالک ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبد الرحمن عمرو مزی کے والدین ہیکو ابو الفضل عبد اللہ بن محمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن لقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے دادا نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہرون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معشر نے یحییٰ بن شبل سے انھوں نے عمرو بن عبد الرحمن مزی سے انھوں نے اپنے والد عبد الرحمن مزی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی حالت دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مقام اعراف میں وہ لوگ ہونگے جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے مگر اپنے والدین کے نافرمان تھے ان لوگوں کو والدین کی نافرمانی نے جنت سے باز رکھا اور قتل فی سبیل اللہ نے انکو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ انکا تذکرہ قبون نے لکھا ہے لیکن ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عبد الرحمن مزی (یعنی انکے والد کا نام نہیں لکھا) اور انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جاوے گا اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکے والد کا نام محمد بیان کرتے ہیں اور یہی درست ہے اور انکا ایک بھتیجا تھا جسکا نام عبد الرحمن تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری بن قارہ ہون بن خزیمہ برادر اسد بن خزیمہ کے اولاد کو کہتے ہیں یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر انھوں نے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اور نہ آپ سے کوئی روایت کی ورنہ انکو صحابی کہا ہے۔ اور اپنی کتاب طبقات میں ان لوگوں میں انکا ذکر کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زمانہ خلافت میں عبد اللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بعض لوگ ابن عبید بیان کرتے ہیں یہ راشد کے والد تھے اور انکی کنیت ابو معاویہ تھی انکے بیٹے عثمان نے روایت کی انکی حدیث اہل شام سے مروی ہے عثمان بن محمد نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انھوں نے اپنے والد عثمان بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد عبد الرحمن بن ابی راشد بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنی قوم کے سواروں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا جبوقت ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو ٹھہر گئے آنحضرت نے مجھے فرمایا اسے ابو معاویہ تم آگے آؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو نعیم اور ابو عمر نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہے اس میں عبد الرحمن نام ابو راشد انکی کنیت بیان کی ہے ابو نعیم نے یہ دونوں تذکرہ لکھے ہیں لیکن ابو عمر نے صرف

ایک تذکرہ عبد الرحمن ابوراشد کا لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تھی طلحہ بن عبید اللہ کے بھائی تھے اور صحابی تھے جنگ جمل میں ماہ جمادی الاخریٰ ۳۵ھ میں شہید ہوئے اور اسی واقعہ جمل میں اس کے بھائی طلحہ بھی شہید ہوئے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید نسیری ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہوا ابن ابی عاصم نے ان کو احاد میں ذکر کیا ہے ابو نعیم نے ان کو علیحدہ بیان میں لکھا ہے کہ ابو موسیٰ نے اجازتاً خبر دی ہو وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے جسے عبد الرحمن بن ابی بکر اور احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے عبد اللہ بن محمد بن محمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے جسے احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے ابوزاعمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے یحییٰ بن ابی عمر و شیبانی نے عبد اللہ بن دہلی سے انھوں نے عبد الرحمن بن عبید نسیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسلام میں تین سو پندرہ اخلاق ہیں جو شخص انہیں سے ایک خصلت پر بھی بغرض تحصیل ثواب عمل کرے اس کو اللہ نے جنت میں داخل کر لگا ابن ابی عاصم نے کہا کہ یہ حدیث سیری کتاب میں مرفوعاً نہیں مروی ہے۔ اور حماد بن سلمہ نے یونس سے انھوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی ہیں انکی والدہ جویریہ بنت ابی جہل تھیں جسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کرنا چاہا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح کرنے سے) منع فرمایا اس کے بعد عتاب نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسے یہ عبد الرحمن پیدا ہوا ہے یہ حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے اور نماز میں ان لوگوں کے امام تھے جنگ جمل میں بمقام بصرہ شہید ہوئے جب حضرت علی نے ان کو مقتول دیکھا تو کہا یہ قوم کے عیسویوں کے تھے جب یہ قتل ہو گئے تو ایک پرند ان کے ہاتھ کو اٹھا لے گیا اور مدینہ میں جا کے ڈال دیا وہاں کے لوگوں نے انکی ٹوٹھی سے جو انکے سی (کئے ہوئے) ہاتھ میں تھی ان کو پہچانا چنانچہ انھوں نے اس ہاتھ پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن عوف بن ساعدہ۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ان کا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت سے

شریاب ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عبید اللہ قریشی تہمی بن طلحہ بن عبید اللہ کے بھتیجے تھے انکی والدہ عمیرہ بنت جعدان عبد اللہ بن جعدان کی بہن تھیں واقعہ حدیبیہ میں اسلام لائے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ واقعہ یرموک میں شریک تھے سزاوارہ عثمان انکے بیٹے تھے اور بنو دونوں نے انسے روایت کی ہو اور انسے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے روایت کی ہو یہ عبد اللہ بن زبیر کے ساتھیوں میں سے تھے اور انھیں کے ساتھ شہید ہوئے عبد اللہ بن زبیر کے حکم سے یہ مسجد میں دفن کیے گئے اور انکی قبر پوشیدہ کر دی گئی پھر قبر پر گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اہل شام اس قبر کو نہ پہچین سکیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن تنفیہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ ابن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالقانی یعنی ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے منکر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انھوں نے عبد الرحمن بن عثمان تہمی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عید کے دن دیکھا کہ آپ بازار میں گھڑے ہوئے تھے اور جو لوگ اس طرف سے گزر رہے تھے انکو دیکھ رہے تھے نیز ہلکو یحییٰ بن محمود اور عبد الوہاب بن عبد اللہ نے اپنی سندوں کو مسلم بن حجاج تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الطاہر اور یونس بن عبد العلی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن عمار نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انھوں نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھوں نے عبد الرحمن بن عثمان سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے کو منع فرمایا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے بھی لکھا بیان کیا ہو کہ انھیں عبد الرحمن کے بارے میں ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہو یا جو دیکھ انکے دادا سے عبد الرحمن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون جمہی بن انکا نسب انشاء اللہ تعالیٰ انکے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جاوے گا۔ انکی اور انکے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن او قاص سلیمہ تعین ان عبد الرحمن کا کسی نے ذکر نہیں کیا ہو اور یہ انکو ذکر کیا ہو کیونکہ انکے والد نے مدینہ میں سلسلہ ہجری میں وفات پائی تھی اور انکی والدہ مدینہ میں موجود تھیں پس بلا شک یہ عبد الرحمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں موجود تھے اور کئی عہد میں کاسن تھا و اللہ اعلم۔

ابن مظعون بن حنیس بن وہب بن عبد اللہ بن جمہ بن عمرو بن ہشیم بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمہی تھے انکی کنیت ابو سائب تھی

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی یہ غزوہ احد میں شریک تھے۔ ہم نے انکا نسب انکے بھائی ثابت بن عدی کے بیان میں ذکر کیا ہے جسے ابن عبید کے ان تنہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن وہبان بن غنم بن ہبم بن ذبل بن زہی بن بلی۔ اسی طرح ابن شدہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے۔ یہ بطوی (یعنی خاندان بلی سے) ہیں اور صحابی تھے بیعت رضوان میں شریک تھے انھوں نے بھی اُس دن بیعت کی تھی جو لشکر نصر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جس نے انکو تنہید کیا تھا یہ اُس کے سردار تھے انہوں نے حبشہ کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی جو منجرا کے ابو الحسین ہشیم بن سفیان اور عبد الرحمن بن شامہ و ابو ثور رضی ہیں آپس میں بیعت کی تھی۔ ابن عباس سے انھوں نے ابو الحسین جری سے انھوں نے عبد الرحمن بن عدیس سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لیے) نکلیں گے اور وہ کوہ خلیل میں قتل کیے جائیں گے چنانچہ جب بنی نضیر پیدا ہوا تو ابن عدیس بھی ان لوگوں میں تھے جنکو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین میں قید کر دیا تھا۔ مگر یہ سب لوگ قید خانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انھیں میں نے ایک سوار نے ابن عدیس کو گرفتار کر لیا ابن عدیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرنے میں اللہ سے ڈر میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں اُس سوار نے جواب دیا کہ کوہ خلیل میں بہت سے شجر ہیں (اصحاب شجرہ سے ہونا یہاں کوئی فضیلت نہیں ہے) اور انکو وہیں شہید میں قتل کر ڈالا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ کہتے ہیں مگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہوا اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور وہ حال رفاعہ اور عبد اللہ کے نام میں پہلے بیان ہو چکا ہے معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے عبد الرحمن بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے اور (کہا ہے کہ) یہ صحابی تھے کہتے تھے کہ جنت والوں میں (جو اعلیٰ درجہ کے ہوں گے) انکا تو حال ہی نہ پوچھو انہیں (ادنیٰ درجہ کے وہ لوگ ہوں گے جو خدا کی رحمت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں کہا جاوے گا کہ انکو رجوع مانگنا ہے پس وہ لوگ کہیں گے اے پروردگار (فلان چیز) دے (فلان چیز) دے (غرض وہ مانگتے جائیں گے اور انکو ملنا جائیگا) یہاں تک کہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار بس اسی قدر ہکو کافی ہے اسوقت فرما دیا گیا ہے (اے جبر) تمہارے واسطے ہے اور اس سے دس گنا (اور بھی زیادہ دیا جاوے گا)۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عسیر انکی کہنت ابو عبد اللہ تھی صنابچی بن صنابچہ بن ایک قبیلہ ہو۔ ابو عبد اللہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانچکے واسطے انھوں نے ہجرت کی تھی جب (مقام) جحفہ میں پہنچے تو انکو خبر ملی کہ پانچ دن ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں شمار کیے گئے ہیں۔ شہر کوفہ میں فروکش تھے۔ انھوں نے حضرت ابو بکر اور عمر اور بلال اور عبادہ بن صماست سے روایت کی ہے یہ عبد الرحمن بڑے بزرگ تھے یزید بن ابی حبیب نے ابو انجر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں صنابچی سے کہا کہ تم نے ہجرت کی ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں یمن سے نکلا کر جحفہ تک پہنچا تھا کہ ہمارے پاس ایک سوار کا گزر ہوا ہمارے اس سے کہا تیرے پیچھے والوں کا کیا حال ہوا؟ میں نے جواب دیا کہ آج پانچ دن ہوئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن کے پوچھنے کے دو روز قبل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔ یحییٰ ابو البرکات حسن بن محمد بن دینہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد الرحمن نے محمد ابن عبد الرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیری سے کہا کہ بیٹے محمد بن محمد اور قاضی ابوسلیمان یعنی محمد بن علی بن خالد موصلی اربلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو غانم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الغساس یعنی عبد اللہ بن حسین بن حسن بن محمد ابن قاضی نصر نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عمارت بن اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں (امام) مالک اور زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو عبد اللہ صنابچی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آفتاب شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے جو وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہوتا ہے اور جو وقت آفتاب بلند ہوتا ہے شیطان اُس سے دور ہوتا ہے پھر جو وقت آفتاب غروب کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اُس کے قریب آجاتا ہے اور جو وقت غروب ہوتا ہے شیطان اُس سے دور ہوتا ہے تم لوگ ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت)۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

کینست انکی ابو حقیقہ فارسی تھی۔ انصار کے غلام تھے سیدی بن علاء نے داؤد بن حصین سے انھوں نے عقبہ بن حصین سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ اُحدمین شریک تھا ایک کافر نے میرے وار کیا اور کہا اس (حطے) کو لے میں فارسی غلام ہوں اس قول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکر فرمایا تمہیں کیوں نکلا۔

کہ اس (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی قوم میں سے ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کو داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے داؤد بن حصین نے عبد الرحمن بن عتبہ سے انھوں نے اپنے والد عتبہ سے جو جبر بن عثیم انصاری کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے آقا کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا اور مشرکون میں سے ایک آدمی کو مینے اراجہ وقت میں اسکو قتل کیا تو (اس سے) کہا اس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مجھے لے میں مرد فارسی ہوں۔ میرے اس قول کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اسکو مجھے لے میں انصاری مرد ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی میں سے ہو ابن قانع نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے عبد الرحمن بن اسحق فارسی ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیل بن سعد بن عتبہ بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں ہشام بن کلبی نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور یہ عبد الرحمن حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل کے چچا زاد بھائی ہیں اور لوگوں نے انکے نسب میں اختلاف کیا ہے مگر ثقفی ہونے میں سب کا اتفاق ہے صحابی تھے آئے عبد الرحمن بن علقمہ ثقفی نے روایت کی ہے اور چند لوگوں نے عبد الرحمن بن علقمہ ثقفی کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور عبد الرحمن بن عقیل کا صحابی ہونا درست ہے ہشام بن مغیرہ ثقفی نے بھی عبد الرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا لیکن ابن مندہ اور نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن ابی عقیل ثقفی ہیں دونوں میں سے کسی نے انکا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے عبد الرحمن ام الحکم بنت بنی سنیان کے بیٹے تھے انکا شمار اہل کوفہ میں ہوا ہے عبد الرحمن بن علقمہ نے روایت کی ہے اہل کوفہ حدیث کا ذکر عبد الرحمن بن ام الحکم کے بیان میں پہلے ہو چکا ہے ابن سعد نے جو ذکر کیا ہے کہ اگر ہمدان کا نام انکے نسب میں صحیح ہے جس طرح کہ ابو عمر نے انکے نسب میں ذکر کیا ہے عبد الرحمن ام الحکم کے بیٹے کے علاوہ ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بعض لوگوں نے انکو ابن ابی علقمہ ثقفی بیان کیا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کے وفد آئے انہیں سے یہ عبد الرحمن بھی تھے آئے عبد الملک بن محمد ابن بشیر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کا وفد آیا اور انکے ساتھ کچھ تھے تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے ان لوگوں نے کہا کہ ہمدان حضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ چیز جو جس سے صرف رضامند خدا

مقصود ہوا اور یہ وہ ہے جس سے رضامندی رسول اور (کوئی) حاجت روائی مقصود ہوا ان لوگوں نے کہا کہ یہ صدقہ نہیں ہو بلکہ ہدیہ ہو اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو قبول کر لیا عبد الرحمن سے عون بن جحیفہ نے اسی طرح روایت کی ہے ابو حاتم نے کہا کہ یہ عبد الرحمن تابعی ہیں صحابی نہ تھے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علی حنفی یامی صحابی ہیں ان سے عبد اللہ بن بدر نے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر نظر (عنایت) نہیں کرتا جو اپنی بیٹی کو رکوع اور سجود میں اچھی طرح نہ رکھے اس حدیث کی روایت صریح عبد الوارث بن سید نے ابو عبد اللہ بن تمام شقری سے انھوں نے عمر بن جابر سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے کی ہے اور عکرمہ بن عمار نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے طلح بن علی سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یہ صحیح ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بیٹے عبد اللہ اور حضرت ام المومنین حفصہ کے بھائی تھے انکی والدہ زینب بنت مطعون عثمان بن مطعون جمحی کی بہن تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن کوئی آپ کی حدیث انھیں دے نہ تھی اور عبد الرحمن ابو شحمہ حضرت عمر کے منجھلیٹے ہیں انکو عمر بن عاص نے شہر بخاری کی حد مصر میں لگانی تھی پھر وہاں سے انکو مدینہ بھیج دیا تو انکے والد حضرت عمر نے انکو تادیبا ضرب دی بعدہ یہ بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ کے بعد انتقال ہو گیا عمر نے زہری سے انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اہل عراق کہتے ہیں کہ انکو کوڑے لگائے جائے تھے اسی حالت میں انکا انتقال ہو گیا یہ غلط ہے اور عبد الرحمن ابو الجیر حضرت عمر کے چھوٹے بیٹے ہیں اور مجبر کا نام بھی عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن عمر کے بیٹے تھے انکا نام مجبر اسوجہ سے مشہور ہو گیا کہ یہ اپنے بچپن میں گر پڑے تھے جسکی وجہ سے انکی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تو اپنی بھوپھی حفصہ کے پاس لائے گئے اور حفصہ سے کہا گیا اپنے مکسر بھتیجے کو دیکھئے تو انھوں نے کہا کہ مکسر نہیں بلکہ وہ مجبر ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد الرحمن کی کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عیسیٰ رکھی تھی انکے والد عمر رضی اللہ عنہ نے انکی کنیت بدلنا چاہی عبد الرحمن نے کہا اسے امیر المومنین اللہ کی قسم میری کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے (اسکو بدلنے کا ارادہ نہ کیجئے) ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے غلطی کی ہے کہ انکو صحابیہ میں شمار کیا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تھی نہ کہ ان عبد الرحمن کی اور عبد الرحمن نے اپنے والد سے ہی کہا تھا جب کہ انھوں نے انکی کنیت بدلنے کا ارادہ کیا اور انکی کنیت ابو عیسیٰ تھی

اللہ کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت (ابو عیسیٰ) رکھی ہو۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ انصاری ہن انکو طبرانی نے بیان کیا ہے ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے عمرو انصاری سے جو شخص کے بیٹے تھے انھوں نے عبد الرحمن انصاری سے جو نبی بخاریہ ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو قیامت کے قریب ہونیکے (علامت) بارش کا زیادہ ہونا اور پیداوار کا کم ہونا اور سرداروں کی کثرت اور امانت داروں کی قلت ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکے بھائی حارث بن عمرو کے بیان میں انکا ذکر کیا ہے۔
(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ابی عمر انکے حال میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے حضرمی نے انکو وحدان میں ذکر کیا ہے ہیکو ابو موسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن شریک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی زرعہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اے آل محمد کس حال میں صبح کی آنحضرت نے فرمایا ہمارے حالت اس شخص سے بہتر ہو کہ جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو اور صبح کو روزہ دار نہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیرہ مزنی بن اہل شام میں انکا شمار ہو۔ ولید بن سلم نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عمیرہ ہن اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ مزنی ہن اور بعض نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عمیرہ قریشی ہن انکی روایت کردہ حدیث مضطرب ہو انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو۔ ہیکو ابراہیم بن محمد اور انکے سوا دوسروں نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ سلمیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسہر نے سعید بن جبہ العنزی سے انھوں نے پیغمبر ابن یزید سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرت نے حضرت معاویہ کے واسطے دعا کی کہ اے اللہ (معاویہ کو) ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنائے اور اسکے ذریعہ ہدایت نصیب کر ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض نے انکی اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور بعض نے مرفوع بیان کیا ہے۔ اور انھیں کی حدیث سے لا اعدوی ولا ہامۃ بھی ہو اور انے قریش کی بندگی میں بھی

۱۲ تجربہ ہر کسی سے نہیں لگتا اور یہی قال کوئی چیز نہیں ہو ۱۲

ایک حدیث مروی ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکی حدیث منقطع السند اور مرسل ہے نہ تو انکی حدیثیں پایہ ثبوت تک پہنچی ہیں اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حوام بن غولہ بن اسد بن عبد العزی بن قحس قریشی اسدی بن انکی والدہ ام الخیر بنت مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبد الدار بن قحس بن فہم بن سلم لائے تھے اور صحابی تھے زبیر ابن بکر نے کہا ہے کہ ایام جاہلیت میں انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے اور انکے بیٹے عبد اللہ حضرت عثمان کی شہادت کے واقعہ میں قتل کیے گئے ابو عبد اللہ حدیثی نے اپنی کتاب النسب میں بیان کیا ہے کہ انھیں عبد الرحمن کے بہتے حسان بن ثابت نے آل زبیر بن حوام کی جھوٹی تھی اور کہا (ابو عبد اللہ نے) کو یہی درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ یہ جو عبد اللہ بن زبیر کے سبب سے تھے اسکا قول صحیح نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری بن انکی کنیت ابو محمد تھی اور ایام جاہلیت میں انکا نام عبد عمرو تھا بعض لوگوں نے عبد الکعبہ بیان کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدل کر) عبد الرحمن رکھا انکی والدہ شفا بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ تھیں یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالرقم میں پہنچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے اور یہ ان آٹھ شخصوں میں سے ہیں جو سب سے پیشتر ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیوں میں سے جو حضرت ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے ایک یہ بھی تھے ان لوگوں کو بہتے حضرت ابو بکر صدیق کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ ان مہاجرین میں سے ہیں جنھوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور سعد بن ربیع بن بھائی چارہ کرایا تھا یہ غزوہ بدر اور احد اور تمام غزوات میں ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام دومۃ الجندل میں کلب کی طرف بھیجا تھا اور اپنے دست مبارک سے انکے (سر پر) عامہ باندھا اور دونوں شانوں کے درمیان (عامہ کا) شملہ لٹکا دیا تھا امان سے فرمایا کہ اگر تمکو اللہ تعالیٰ فتح دیوے تو (وہاں کے) بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیتا یا (فرمایا وہاں کے) شریف کی لڑکی سے نکاح کر لیتا بادشاہ اور شریف دونوں کو اس روایت میں اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا ہے) اصبع بن ثعلبہ بن ضمر کلبی

دومنددا

م گول کے درخت کو کہتے ہیں اور بڑے بھاری درخت خوش سایہ کو بھی کہتے ہیں۔ جندل جیم اور دال کو
نہ کہ آٹھ سکے اور ایک موضع کا نام ہے جو تھک سے قریب ہے اور بکر دال آدمی کا نام ہے ۱۲

فتح نور

(روبان کا) تشریف تھا انھوں نے (بعد فتح کے) اسکی لڑکی تاضر کے ساتھ نکاح کر لیا اُسے ابوسلمہ پیدا ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے یہ بھی ایک شخص ہیں اور ان چھ اہل مشورہ میں سے ایک یہ بھی ہیں جنھیں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ کرنے کے واسطے پیش کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ رسول خدا نے انتقال فرمایا اور ان چھ شخصوں سے بہت راضی گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے سفر میں نماز پڑھی تھی غزوہ احد میں انکے زخم لگے تھے اور ایک زخم انکے پیر میں لگ گیا تھا کہ جسکی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے اور (غزوہ احد میں) انکے دو دانت آگے کے ٹھیکہ ہو گئے تھے یہ اسکی وجہ سے بہت رنجیدہ تھے یہ اللہ کی راہ میں (اپنے مال کو) زیادہ خرچ کرتے تھے (ایک مرتبہ) تیس غلام ایک دن میں آزاد کیے ہکو ابراہیم بن محمد بن عمر بن نفیعہ اور اسمعیل بن علی ذکر اور اُنکے علاوہ لوگوں نے اپنی سند و ن کو ابو نعیم سی تردی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمے صالح بن سہار مردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابن ابی فدی کے موسیٰ بن یعقوب سے انھوں نے عمرو بن سعید سے انھوں نے عبد الرحمن بن حمید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ بیشک سعید بن زید نے لوگوں میں یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو تحقیق دس آدمی جنت میں (ضرور) ہونگے (وہ یہ ہیں) ابو بکر جنت میں عمر جنت میں اور علی عثمان زبیر طلحہ عبد الرحمن بن عوف ابو عبیدہ بن جراح سعد بن ابی وقاص کہا (ابراہیم نے) ان نو آدمیوں کو گتایا اور دسویں سے سکوت کیا۔ لوگوں نے کہا کہ تمکو خدا کی قسم دسویں کو بھی بیان کر دو تو سعید نے (کہا) تم لوگ تمکو اللہ کی قسم دیتے ہو (تو دسواں) ابو الاعور جنتی ہوا ابراہیم نے کہا کہ ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کنیت ہیں ابو الفرج بن ابی الیرجاء اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث حسن بن احمد سے پڑھی جا رہی تھی اور میں اُسکو اپنی موجودگی میں سن۔ (ابو) حسن بن احمد کہتے تھے ہمے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے احمد بن حماد بن زغبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سعید بن عفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سلیمان بن بلال نے بھی بن سعید سے انھوں نے حمید سے انھوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاجرین اور انصار میں بھائی بھائی کر لیا سعد بن ربیع اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان میں بھائی بھائی کر لیا سعد نے عبد الرحمن سے کہا میرے پاس مال جو وہ میرے سے تمھارے درمیان نصف نصف ہونا چاہیے اور دو بیبیاں ہیں انکو دیکھ لو جسکو تم پسند کرو میں اسکو طلاق دیدوں جب عدت ختم ہو جاوے اسوقت اس عورت سے نکاح کر لو انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے مال اور بیبی کی بچھو کچھ حاجت نہیں ہو اللہ تعالیٰ تمھارے مال اور اہل میں برکت عنایت کرے تمھو کو باز اور بتلا دو۔ تمھو کو ابو نعیم سے سلیمان بن علی بن محمد بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن مرجمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن علی نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن خلد اور دی نے عبد الرحمن بن حمید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دس آدمی جنت میں (ضرور) ہونگے ابوبکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبد الرحمن بن عوف جنت میں سعد بن ابی وقاص جنت میں سعید بن زید جنت میں ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہونگے۔ حاکم ابونعیم نے کہا کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن حیان مصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عمر بن عبید اللہ روحی نے بیان کیا کہ میں نے خلیل بن مرہ کو ابومیسرہ سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ عالم شریف کا بیٹا عابد سے ستر درجہ زیادہ ہو درمیان ہر دو درجوں کے (اتفاقاً فاصلہ ہی) جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ عبد الرحمن بن عوف (راہل) آسمان میں امانت دار ہیں اور (اہل) زمین میں امانت دار ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی عبد الرحمن بن عوف نے ان اہل مشورہ سے جن میں حضرت عمر نے (امر) خلافت کو ڈال دیا تھا (اور ان سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ ان لوگوں میں سے جسکو چاہتا حلیفہ کرنا) کہا کون شخص ہو جو خلافت سے اپنے کو نکال دے اور مسلمانوں کی واسطے برگزیدہ کرے انکو کسی نے جواب نہ دیا۔ عبد الرحمن نے کہا میں اپنی ذات کو خلافت سے باہر کرتا ہوں اور مسلمانوں کی واسطے پسند کرتا ہوں ان لوگوں نے اسکو منظور کر لیا انھوں نے ہر بات پر ان لوگوں سے عہد لے لیا (جب وعدے لے چکے) تو حضرت عثمان کو خلافت کے واسطے منتخب کیا اور انکی بیعت کی۔ یہ قصہ مشہور ہوئے اسکو تاریخ کامل میں ذکر کیا ہو یہ عبد الرحمن بڑے تاجر تھے (انھوں نے) تجارت میں بہت نفع پایا اور بڑے مالدار تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ یہ عبد الرحمن (ایک دن) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا اے مان میں ڈرتا ہوں کہ میں مجھکو میرے مال کی زیادتی ہلاک نہ کر دے حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹا اسکو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ ہجو ابو محمد بن ابی القاسم نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر و محمد بن محمد بن قاسم اور ابو الفتح مختار بن عبد الحمید اور ابو الحسن اسعد بن علی اور ابو القاسم حسین بن علی بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی عبد الرحمن بن محمد بن مظفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن حمویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن خزیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمار و ابن ترکان نے ثابت بناتی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبد الرحمن بن عوف نے

جب ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عثمان بن عفان کے درمیان مواخاۃ کرا دی تھی اسلئے حضرت عثمان نے کہا کہ میرے پاس خرے کے دو باغ ہیں (انہیں سے) جو چاہو تم پسند کر لو عبد الرحمن نے کہا کہ اللہ تمہارے باغ میں برکت دے میں اس واسطے مسلمان نہیں ہوا ہوں۔ تم مجھ کو بازار کا راستہ بتا دو (تاکہ کچھ کام کروں حضرت عثمان نے انکو در بازار کا راستہ بتا دیا پس (یہ بازار جا کر) گئی اور نیر اور چمڑے کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے (اس تجارت سے انہوں نے) مال جمع کر لیا (اُسکے بعد) انہوں نے (ایک عورت سے) اپنا نکاح کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آنحضرت نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو (انس بن مالک نے) کہا (تجارت سے) انکو ایسا نفع دیا کہ انکے پاس بہت سامان (جمع) ہو گیا یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) عبد الرحمن (ابن عوف) کے ساتھ سواونٹ گھوڑے اور آٹا اور خرے لادے ہوئے حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ جب یہ اونٹ مدینہ (منورہ) میں پہنچے تو بدینہ (منورہ) والوں کو (انکی رفتار سے) گونج کی آواز سنائی دی حضرت عائشہ نے (اس گونج کو سن کر) فرمایا کہ یہ گونج کیسی پر بعض لوگوں نے آپسے کہا کہ عبد الرحمن بن عوف کے اونٹ آئے ہیں اور وہ سات سو ہیں گھوڑے اور آٹا اور خرے لادے ہوئے حضرت عائشہ نے (یہ سنے) فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فہم ہوئے سنا کہ عبد الرحمن بن عوف جنت میں گھسٹتے ہوئے جاوینگے جب عبد الرحمن کو اسکی خبر پہنچی (تو حضرت عائشہ سے) کہا اسے مان بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اونٹ مع کل سامان و اسباب کے اللہ کی راہ میں وقف ہیں اسلیح اس روایت میں ہر کہ اسلئے اور حضرت عثمان سے مواخاۃ کرا دی گئی تھی مگر صحیح یہ امر ہو کہ سعد بن سبیح انصاری کے ساتھ مواخاۃ ہوئی تھی جو چاہے بہتے ذکر کیا جو آؤ عمر نے زہری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے عبد الرحمن بن عوف نے (ایک مرتبہ اپنا) نصف مال چار ہزار تھا (اللہ کی راہ میں) خیرات کیا پھر (اُسکے بعد) چالیس ہزار دینار خیرات کیے پھر پانچ سو گھوڑے فی سبیل اللہ (یعنی جہاد میں) سوار ہونے کے لیے دیے پھر پانچ سو اونٹ فی سبیل اللہ (جہاد میں) سواری کے لیے دیے مال انکی تجارت ہی سے تھا۔ حمید نے اس روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان (کچھ) گفتگو ہوئی پس خالد نے عبد الرحمن سے کہا کہ تم مجھے ان کاموں کے بابت جو پہلے کرچکے ہو زبان درازی کرتے ہو۔ یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے واسطے چھوڑ دو قسم اس (ذات) کی جسکے دست قدرت میں میری جان ہو اگر کوئی شخص تم میں سے (اللہ کی راہ میں کوہ) احد کے مانند سونا خرچ کرے (تو وہ سونا اصحاب کے) ایک مد یا نصف مد کے برابر بھی نہ پہنچے گا اور یہ (واقعہ) دونوں (یعنی عبد الرحمن و خالد) کے درمیان اسوقت ہوا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو فتح مکہ کے بعد بنی جذیمہ کے پاس بھیجا خالد نے دھوکے سے اُنکے کچھ لوگوں کو قتل کر ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں (یعنی بنی جذیمہ کے مقتولوں) کا خون بہا دیا اور انکا اسباب جو کچھ لے لیا گیا تھا وہ انھیں لوگوں (سپہنے)

بنی جذیمہ کو لہا ہوا بنو جذیمہ نے ایام جاہلیت میں عوف بن عبد الرحمن کے والد کو قتل کر ڈالا تھا اور خالد کے چچا فاکہ بن مغیرہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا عبد الرحمن نے خالد سے کہا کہ تم نے ان لوگوں (یعنی بنی جذیمہ) کو اسوجہ سے قتل کیا کہ انھوں نے تمہارے چچا کو قتل کیا تھا۔ خالد نے کہا کہ تمہارے باپ کو بھی تو انھوں نے قتل کیا تھا اور گفتگو میں سختی کی رہا سن ہاتھ کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے وہ الفاظ فرمائے (جو اوپر مذکور ہیں)۔ حکم ابو یاسر بن ابی جہ اور دوسرے لوگوں نے بطریق اجازت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے تمہیں بھی بن محمد ابن صائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد الرحمن کھانا لیکر گئے اور روزے سے تھے پس انھوں نے کہا مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھے نیک تھے (اُلو) انھیں کی چادر کا کفن دیا گیا (وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی) کہ اگر انکا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اگر پیر ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ (عبد الرحمن نے) کہا حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور وہ مجھے بہتر تھے پھر دنیا ہمارے لیے کشادہ کر دی گئی جس قدر کشادہ کی گئی یا یہ کہا کہ دنیا ہمیں دی گئی جس قدر دی گئی ہمیں اندیشہ ہوتا ہو کہ شاید ہمارے نیکیاں تھیں دنیا میں یہ می گئیں پھر یہاں تک روئے کہ اُنکے ہاتھ سے کھانا گر پڑا۔ حکم ابو الفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کو ابو یعلیٰ یفیعہ احمد بن حنبل سے پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن اسمعیل یعنی ابو سعید بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے پاس پہنچے اور وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو یہ اشارہ پا کر انھوں نے نماز پڑھنا شروع کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کے پیچھے نماز پڑھی۔ اسے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ ابن عمر اور بابر اور انس اور جیسر بن مطعم اور ابراہیم اور حمید اور ابوسلمہ اور مصعب عبد الرحمن کے بیٹوں اور مسور بن مخزوم عبد الرحمن کے بھائی اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اور مالک بن اوس بن خدیجان وغیرہم نے روایت کی ہے اس کے بعد مدینہ مدینہ عبد الرحمن کی وفات ہوئی انکی عمر پچھتر برس کی تھی اور پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ میں صرف کر نیکی انھوں نے وصیت کی تھی اسکو عمر وہ بن زبیر نے بیان کیا ہو اور زہری نے کہا ہو کہ عبد الرحمن نے طرہ بدر میں جد لوگ شریک تھے اور شہید نہیں ہوئے تھے انہیں سے ہر ایک آدمی کے واسطے چار سو دینار (دیدہ سینے کی)

وصیت کی تھی وہ سب سو آدمی تھے اُن لوگوں نے (چار چار سو دینار وصیت کے موافق) لے لیے جن لوگوں نے وہ دینار لیے تھے ابیرک حضرت عثمان بھی تھے اور ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ دینے کی وصیت کی تھی۔ جب عبد الرحمن کی وفات ہوئی حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ ابو (عبد الرحمن) ابن عوف جاؤ بیشک اپنے اچھا زمانا پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیے جو لوگ عبد الرحمن کا ہمارا اٹھانے ہوئے تھے انہیں سے سعد بن وقاص بھی تھے اور داہلہ (یعنی اے میرے پہاڑ چل بے) کہتے (جار ہے) تھے انھوں نے اپنے تئیں کو بہت چھوڑا اتحادہ کھارڈیوں سے کاٹا گیا اس سے (مال کی اس قدر کثرت تھی کہ) لوگوں کے ہاتھ بھر گئے اور ایک ہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین سو بکریاں جو بقیع میں چرا کرتی تھیں چھوڑیں اور انکی چار بیویاں تھیں۔ (جنہن سے) ایک عورت کو اسی ہزار روپیہ دیکر انکے وارثوں نے رخصت کیا یہ عبد الرحمن سرخ و سفید خوبصورت آدمی تھے اکہر ہیم تھا۔ فراخ چشم۔ پلکین زیادہ اور بڑی تھیں۔ انکی ناک اونچی و لمبی تھی انکے سر کے بال شانوں تک لٹکے ہوئے تھے اور انکی دونوں ہتھیلیاں پر گوشت تھیں انگلیاں سوئی تھیں اپنی داڑھی اور اپنے سر کے بال) کو نہیں بدلتے تھے دینے خضاب نہیں لگاتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف جرشی ہیں انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو اسی طرح آدم بن ابی ایاس نے کہا جو مگر یہ غلط ہے عبد الرحمن اہل حمص کے تابعین ہیں سے بن آدم بن ابی ایاس نے جریر بن عثمان سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عوف کو روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نماز تارکی میں پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ یہ ابن مندہ کا بیان تھا۔ ابو نعیم نے کہا کہ عبد الرحمن بن ابی عوف جرشی اہل شام کے تابعین سے تھے بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں کہا ہو۔ میں کہتا ہوں انھیں (ابو نعیم) کے مانند ابن مندہ نے بھی کہا جو کہ بیشک آدم نے انکے (بیان میں) غلطی کی ہے کیونکہ یہ عبد الرحمن اہل حمص کے تابعین سے ہیں پھر (ابن مندہ پر) کوئی طعن کی وجہ نہیں ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ساعدہ انصاری ہیں انکے والد کے بیان میں انشاء اللہ انکا نسب بیان کیا جائیگا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ہجرت کے پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ یہ لوگوں (یعنی اہل مدینہ) نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بارادہ ہجرت مکہ سے کوچ کر دیا ہو ہم لوگ (حضور کے استقبال کے واسطے) ہر روز ظہر تک

اس قدر کہ الفاہ کسی بیت کے غم میں نکالنا شرعاً منع میں مگر شدت غم میں جب عقل زائل ہو جائے تو طبع شرع قائم نہیں رہتی ۱۲۔

را اپنے اپنے مکانوں سے) نکل کر انتظار کیا کرتے تھے پھر پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اسکو ابن مندہ نے کہا ہے ابو نعیم اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے انھوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن عوف ابن ساعدہ انصاری سے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ پر ایمان بھی لائے تھے۔ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمی (ایک انصاری اور ایک حبشی) اس واسطے بھائی بھائی بن جائیں اور آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

عیاش کے والد ہیں اٹھیں تھے عبد الرحمن اٹھیں کے تذکرہ میں انکا بیان ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عیسیٰ بن عقیل اور بعض نے (بھائے عقیل کے) مقتل ثقیفی بیان کیا ہے۔ زیاد بن علاقہ نے عیسیٰ بن عقیل سے روایت کی ہو کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنے لڑکے کے آیا لوگ اسکو غارم کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم انصاری ہیں۔ یحییٰ بن یونس نے کتاب مصابیح میں انکا نام بیان کیا ہو علاوہ یحییٰ کے کسی دوسرے شخص نے انکا نام نہیں ذکر کیا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ثقیفی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے عبد اللہ بن عتبہ سے انھوں نے ابن غنم سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اللہم یا صبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمک پھر پوری حدیث بیان کی ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن غنم ہی عبد اللہ بن غنم ہیں عبد اللہ کے بیان میں انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ بعض متاخرین نے ابن مندہ نے انکو بوجہ حدیث ثقیفی کے اس شخص کے نام میں بھی ذکر کیا ہو جسکا عبد اللہ نام تھا۔ اور ان شخصوں میں بھی بیان کیا ہو جسکا عبد الرحمن نام تھا۔ اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ جو ثقیفی سے حدیث روایت کی ہو اسکو بھی نقل کیا ہو اور دونوں جگہ ابن غنم ہی بیان کیا ہے یعنی عبد اللہ اور عبد الرحمن اور دونوں جگہ ابن غنم کا نام نہیں بیان کیا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سیدنا عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ) یا نبی جس مخلوق کو کوئی نعمت ملتی ہو وہ تیرے ہی فضل سے ملتی ہو ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

ابن غنم اشعری بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان تو تھے مگر آپ کو دیکھنا نہ تھا۔ اور نہ آپ کے پاس میں آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو یہ عبد الرحمن ان کے ہمراہ (یمن کی طرف) چلے گئے تھے اور وہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ان کا انتقال ہو گیا یہ معاذ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کے شاگرد مشہور تھے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیثیں منی بن اہل شام میں یہ اتنے بڑے فقیہ جاننے والے تھے انھیں نے شام کے تابعین کو فقیہ بنا دیا تھا بڑے قدر اور بزرگی والے تھے یہی عبد الرحمن بن جنحون نے ابو درداء اور ابو ہریرہ (سوقت) غصہ کیا تھا جب وہ دونوں حضرت معاویہ کا پیغام پہنچا کر حضرت علی کے پاس سے لوٹے ہوئے آئے تھے انھوں نے ان دونوں سے کہا تم دونوں سے تعجب ہو کہ کس طرح تم دونوں نے اپنے اوپر وہ امر جائز کر لیا جسکی وجہ سے تم دونوں علی سے کہتے ہو کہ (خلافت کو) مشورہ میں ڈال دو حالانکہ تم دونوں نے سمجھ لیا ہو کہ علی کی بیعت مہاجرین اور انصار اور اہل حجاز اور اہل عراق نے کی ہو اور جو لوگ ان سے راضی ہیں وہ بہتر ہیں ان سے جو اسے ناراض ہیں اور جس نے اسے بیعت کی ہو وہ اس شخص سے بہتر ہو جس نے انکی بیعت نہیں کی اور مشورہ کرنے میں معاویہ کو کونسا دخل ہو اور ان دونوں کو ان کے (قاصد ہو کر) آنے پر بُرا بھلا کہا (عبد الرحمن کے کلام سے انکو شرمندگی ہوئی اور ہلپنے آنے پر دونوں نے انکے روبرو توبہ کی۔ انھوں نے (یعنی عبد الرحمن) نے شہدہ میں وفات پائی۔ ان سے ابو ادیس خولانی اور اہل شام کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے ابن یونس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن غنم بن کعب بن ہانی بن ربیعہ بن عامر بن عدی بن وائل بن ناجیہ بن حنبل بن جابر ابن ادعم بن اشعر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کا سفر کھٹکاتے تھے اور مردان بن حکم کے ساتھ مصر میں شہدہ میں آئے تھے۔ ہجو عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے دکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الحمید نے شہر بن حوشب سے انھوں نے عبد الرحمن بن غنم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عتال الزنیم کے معنی دریافت کیے گئے کہنے فرمایا عتال الزنیم وہ ہے جو بدخلق تندرست زیادہ کھانے پینے والا لوگوں پر زیادہ ظالم شہوت کثیر رکھنے والا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

ابن کہتا ہوں ابو عمر نے جو ابو درداء اور ابو ہریرہ پر عبد الرحمن کے عتاب کرنے کو ذکر کیا ہے اس میں میرے نزدیک غلطی ہے

۱۰ مثل بغیم بن ہذافانی و تشدید لام اس شخص کو کہتے ہیں نہ نہایت سرکش عادت سخت گفتار ہو لوگوں کو آزار بہت دیتا ہو خوراک زیادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو مثل بعد ذلک زنیم۔ زنیم بفتح زائے معجم و کسر لون۔ وہ بھولا انب ہو کہ کسی قوم میں لجاوے اور اسی قوم میں سے پکارا جاوے ذلیل اور بھولا

کیونکہ بنا بر صحیح اقوال کے ابوالدرداء کی وفات اس زمانے سے پہلے ہوئی ہو کہ حسین حضرت علی کے واسطے بیعت کی گئی تھی پھر
 کہا جو صحیح یہ ہو کہ ابوالدرداء نے حضرت عثمان کی شہادت سے پیشتر وفات پائی جنھوں نے بیان کیا ہو کہ ابوالدرداء کی شہادت یا
 مسلمہ میں وفات ہوئی اس کے قول کی تردید ہو گئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قلان یا فلان بن عبد الرحمن یہ مجہول النسب ہیں۔ اس نے حازم بن مروان نے روایت کی ہو۔ محمد بن اسحاق صاغانی
 نے علقمہ بن سلیمان سے انھوں نے حازم بن مروان سے انھوں نے عبد الرحمن بن قلان یا فلان بن عبد الرحمن سے
 روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کے عقد نکاح میں شریک ہو کر انکا خطبہ نکاح پڑھا
 اور فرمایا (تم دونوں) خیر اور الفنا و قال نیک اور وسعت رزق پر اور پھر فرمایا کہ (بیان) دن بجا و پس لوگ دن لائے اور (لئے قریب)
 بجا نام شروع کیا۔ پھر وہاں (لوگ) میوے اور شکر کے طباق لائے اور وہاں لٹانے لگے لوگوں نے اپنے
 ہاتھوں کو (اس میوے کے لٹٹے سے) باز رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا تم لوگوں کو کیا ہو اور اس
 میوے کو نہیں لٹٹتے لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ کیا آپ نے یہ میوے لٹٹنے سے منع نہیں فرمایا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شکر کی لٹ سے منع کیا ہو عقد نکاح میں لٹ سے منع نہیں کیا ہو۔ پھر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
 انکے ساتھ شریک کر (اس میوے کو) کھینچنا شروع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ محمد بن حجاج
 سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو ابو مسلم کشی نے نصر سے انھوں نے حازم سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے انھوں نے
 لما زہ سے انھوں نے ثور بن یزید سے انھوں نے خالد بن معدان سے انھوں نے معاذ بن جبل سے اس حدیث کو روایت
 کی کہ کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے عقد نکاح میں شریک ہوئے پھر پہلی حدیث کے (مانند)
 پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن قتادہ سلی شامی ہیں اس نے ایک حدیث جسکی سند مضطرب ہو روایت کی گئی ہو راشد بن سعد نے انھیں سے حدیث کو
 روایت کیا ہو اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن قتادہ سلی بن انکا شمار اہل
 تمیم میں ہو۔ یہمکو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یث بن سعد نے معاویہ بن سہل سے انھوں نے
 راشد بن سعد سے انھوں نے عبد الرحمن بن قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا پھر اس کے صلب سے انکی اولاد کو پیدا کر کے فرمایا کہ یہ لوگ جنتی ہیں اور میں کچھ پرانہ بن رہا ہوں اور یہ وزخی ہیں اور میں کچھ پرانہ بن رہا ہوں پھر کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ کیوں مل کر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی بہت ر ہو چکا ہو معن بن عیسیٰ و عبد اللہ بن وہب و حماد بن خلف خیاط وغیرہم نے حضرت معاویہ سے اسی حدیث کے مانند نقل کر کے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قرا و سلمی۔ انکا اہل حجاز میں شمار ہو۔ انکو بعض لوگ ابن فاکہ بھی کہتے ہیں۔ اسے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اور حارث ابن فضیل نے روایت کی ہو۔ جہن ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کو عبد الرحمن احمد بن شعیب تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے جسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے ابو جعفر خطلی یعنی عمیر بن یزید نے عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی قرا سے نقل کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفع حاجت کی واسطے نکلا حضرت جب (رفع) حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور (تشریف لے) جاتے تھے۔ ابو جعفر انصاری نے حارث بن فضیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی قرا سے روایت کی ہو کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا اور لوگ آپ کے وضو کا غارہ لے لے لے چڑھنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شوئے اس فعل پر تمکو ترغیب دی لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے آنحضرت نے فرمایا جسکو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اللہ و رسول اس سے محبت کریں اسکو چاہیے کہ سچ بولے اور امانت میں خیانت نہ کرے اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط خالی ہیں انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ میں انکو عبد اللہ بن قرط کا بھائی سمجھتا ہوں انھوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی اہل فلسطین میں انکا شمار ہو۔ سکین بن میمون نے جو مسجد رملہ کے موزن تھے عمرو بن روم سے انھوں نے عبد الرحمن بن قرط سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب ایسے شب معراج میں (مسجد اقصیٰ تک) جو ملک شام میں بیت المقدس کے نام سے مشہور ہو) اس شب میں جہن آپکو معراج ہوئی اور مسجد اقصیٰ تک آپ پہنچائے گئے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان (تشریف فرما) تھے جب میل آپ کے داہنی (طرف) اور میکائیل (بائیں طرف) تھے پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اڑے یہاں تک کہ آپ ساتون آسمانوں تک پہنچے

بعده پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ مسکین بن میمون نے عبد الرحمن سے روایت کی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسکین اور عبد الرحمن کے درمیان میں غزوہ کو بھی بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قنطی بن قیس بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہیں غزوہ احد میں اپنے والد قنطی کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ اہل کنیت ابو لیلیٰ تھی انصاری مازنی ہیں۔ مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ بن کعب بیان کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہ جاسکے کی وجہ سے رونے لگے تھے۔ پس اسے اور انکے ساتھیوں کے حق میں (یہ آیت) نازل ہو تو لو! واینینم تفیض من الدمع حزنا ان لا یجد واما یفقیق۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابو نعیم کے اس قول کو ذکر کر کے کہ بعض نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ ابو نعیم کی غلطی ہو کیونکہ کسی عالم نے ابو لیلیٰ کا نام عبد اللہ نہیں بیان کیا بلکہ انکا نام عبد الرحمن تھا اور انکے ایک بھائی تھے انکا نام عبد اللہ تھا۔ ابن کعبی نے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزند ان کعب کو بھائی بھائی لکھا ہو اس سے ابو نعیم کے قول کی تردید ہو گئی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیر ابو ثعلبہ خشنی کے بھائی تھے انکے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہو ہم نے اس (اختلاف) کو انکے بھائی کے تذکرہ میں ذکر کر دیا ہو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وفات پائی تھی قاسم بن ثابت کی (کتاب) دلائل النبوت وغیرہ میں انکا ذکر بہت ہو۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ انکو علی بن سید عسکری نے افراد میں ذکر کیا ہو۔ اور ابن مندہ نے انکو عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن جذیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی داری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سے ترجمہ وہ لوگ لوٹ گئے اس حال میں کہ انکوں سے آنسو جاری تھے اس رنج میں کہ انکے پاس خرچ کرنا نہ تھا جو ۱۱

عبد الرحمن رکھا انکا (اصل) نام عروہ تھا اور تمیم دارمی کے قبیلہ سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے عروہ بن مالک کے نام میں کیا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام مردان بن مالک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا ہے ان داریون میں سے ہیں جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت) خیریت کچھ دینے کی وصیت فرمائی تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

محمد کے والد ہیں۔ مہول ہیں۔ انکا صحابی ہونا مشہور نہیں ہے انکو (بعض لوگوں نے) صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ وکیع نے محمد ابن فضیل سے انھوں نے یحییٰ بن محمد بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آپ خیر میں تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھٹا ہوا گوشت لائی اپنے اور بشر بن براہن معمر نے اس گوشت کو کھا لیا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مجیر۔ ان سے دعائنگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت میں حدیث (مروسی) جو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی (حدیث) میرے نزدیک مرسل ہے انکو صحابہ میں ذکر کرنا کی کوئی وجہ نہیں ہو سوا اسکے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اسکے متعلق عبد اللہ بن مجیر کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ عقیل نے بھی انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ تھا اور (یہ) بڑے بزرگ تھے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مدج انکو ابن عقدہ نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ابو غیلان یعنی سعد بن طالب سے انھوں نے ابو اسحاق انھوں نے عمرو ذی مر اور یزید بن شیع اور سعید بن وہب اور ہانی بن ہانی سے روایت کی ہے ابو اسحاق نے کہا ہے کہ مجھے بیشمار لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے میدان میں قسم دیکر پوچھا کہ کن لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سن کنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کو سنا ہے (جس نے سنا ہو بیان کرے یہ سنکے) کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور گواہی دی کہ (ہم نے) اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کچھ آدمیوں نے اسکو چھپایا (انکی یہ حالت ہوئی) کہ دنیا میں اندھے ہو گئے اور انکو کوئی آفت (ضرور) پہونچی انہیں (یعنی جنھوں نے اس خیر کو پوشیدہ رکھا تھا) سے یزید بن ودیعہ اور عبد الرحمن بن مدج بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قنظی۔ انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے۔ یہ انصاری حارثی ہیں غزوہ احد اور

اُسکے بعد تمام غزوات میں شریک تھے جسے ابو عبیدہ کے واقعہ میں شہید ہوئے یہ دونوں (یعنی عبدالرحمن اور عبداللہ بن ابی مرثدہ) اور مرثدہ بن مرثدہ کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثدہ سلمیٰ بن انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا جسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک ہزار آٹھ سو صحابی کو ساتھ لیکر جہاد کیا پھر اُسکو اٹھارہ حصہ پر تقسیم کیا۔ خیبر اسوقت بیوہوں سے سرسبز تھا لوگ بیوہ کھانے میں مشغول ہو گئے (جسکی وجہ سے) ان سب کو بخا دیا گیا جب بخار میں مبتلا ہوئے تو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی بیماری کی) شکایت کی اپنے فرمایا اے لوگوں بخار اللہ تعالیٰ کی طرف سے قید خانہ ہو اور (دو نرخ کی) آگ کا ایک ٹکڑا ہو جب وہ ٹکڑا پڑے (یعنی جب بخار میں مبتلا ہو جاؤ) تو اُسکو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنی غسل کرو) حسب الحکم ان لوگوں نے ویسا ہی کیا پس انکا بخار جانا رہا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی عمرو کے والدین انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ثعلب نے عمرو بن عبدالرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والوں کی کیفیت پوچھی گئی پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ بیان پر ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے اور لوگوں نے انکو عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن کے بیان میں ذکر کیا ہے اور بتنے بیان پر اسوجہ سے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ کوئی شخص انکا تذکرہ (بیان پر) نہ دیکھ کر یہ خیال کرے کہ سینے انکا بیان چھوڑ دیا ہے۔

(سیدنا) عبید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی بن شریک بن عبداللہ بن عبدالرحمن مزنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن (اللہ کی طرف سے) تو خصلتیں عنایت ہوئی ہیں (انہیں) تین (خصلتیں) دنیا میں اور تین آخرت میں اور تین (خصلتوں) کی انکے واسطے میں امید کرتا ہوں اور ایک (خصلت) جو انکے واسطے ہو اُس سے میں خوف کرتا ہوں اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھ کر بیان کیا ہے کہ اسبات کا احتمال ہوتا ہے کہ یہ اُن دونوں عبدالرحمن میں سے ایک ہیں جنکا ذکر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبید الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد و خزاعی بن انھوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اس میں

ابن عیاش نے سعید بن عبد اللہ خزاعی سے انھوں نے ہشیر بن مالک طائی سے انھوں نے عبد الرحمن بن مسعود خزاعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگوں خوشی اور ناخوشی (غرض ہر حال) میں حاکم کی بات سننا اور ماننا اپنے اوپر لازم کر دو تم لوگ آگاہ رہو بیشک جو شخص سنے اور مانے اُس پر کوئی الزام نہیں ہے جو سنے اور نہ مانے اس کا کوئی عذر (مقبول) نہیں اور تم لوگ اللہ عزوجل کی طرف نیک گمان رکھنا اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ اللہ ہر بندے کو اُس کے نیک گمان کے موافق دیتا ہے بلکہ اُس سے زیادہ دیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابوسہمی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مطیع بن عبد اللہ بن غطفان بن عبد العزی بن جنامہ بن مالک بن لادم بن مالک بن رہم بن لیکر بن بشر بن غوث بن مریم بن مر کے بھائی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن کنذہ (کے خاندان) سے ہیں اور شہر جیل بن حسنہ کے بھائی تھے آنحضرت نے زید بن وہب سے انھوں نے عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چار بار سے پاس (مکان سے) نکلا تشریف لائے اور آپ کے پاس سپر کے مانند کوئی چیز تھی۔ اُنسی کو سامنے پردہ کے لیے رکھ کر اپنے پیشاب کیا بعض لوگوں نے (یہ حالت دیکھ کر) کہا دیکھو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) پیشاب کرتے ہیں جس طرح عورتیں پیشاب کرتی ہیں یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ (اس بارے میں) بنی اسرائیل پر کیا آفت آئی اُنکے یہاں یہ دستور تھا کہ جس چیز میں پیشاب لگاتا اسکو تینچے سے کاٹ ڈالتے پس اُنکے ایک حاکم نے اُنکو اس فعل سے منع کیا اسکو قبر میں عذاب ہوتا ہے انکا تذکرہ اس بیان میں ابو نعیم اور اُنکے دادا نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عبد الرحمن بن حسنہ کے بیان میں ذکر لکھا ہے اور وہ دونوں ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن مطیع بن نوفل بن معاویہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کی نماز بھروسہ فوت ہو جائے اگر مگر ایک نام میں دوسرے نام کا داخل کر دینا صحیح نہیں ہے اسی طرح ابن طہان نے عباد بن اسحاق سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن سے انھوں نے عبد الرحمن بن مطیع بن نوفل سے روایت کی ہے اور ابن ابی ذئب نے زہری سے انھوں نے ابوبکر سے انھوں نے نوفل سے مرسل روایت کی ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن مطیع کا تابعین میں شمار ہوا اور انھوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہے پس بعض متاخرین نے جو کہا ہے کہ عبد الرحمن بن مطیع بن نوفل بن معاویہ تو یہ بیان (نسب) میں غلطی کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن جبل انصاری بن انکاسب انکے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہو۔ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ طاعون غزوہ میں واقع مسلمہ ہجری میں وفات پائی یہ (ایک) بزرگ شخص تھے۔ لوگوں نے انکی بابت اختلاف کیا ہے بعض لوگوں نے تو کہا ہے کہ معاذ بن جبل کے کوئی لڑکا ہی نہیں پیدا ہوا اور زبیر نے کہا ہے عبد الرحمن بن معاذ بن جبل نے (مرض) طاعون میں (مبتلا ہو کر) شام میں وفات پائی۔ یہ عبد الرحمن ان لوگوں میں آخری شخص تھے جو ادی بن سعد برادر مسلمہ بن سعد کی اولاد سے باقی رہ گئے تھے یہ تمام لوگ گزر گئے اور انکا شمار بنی سلمہ میں ہوا بن کلبی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن معاذ بن جبل اپنے والد کے پیشتر طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے تھے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ معاذ کے لڑکا ہوا ہی نہیں شاید انکا یہ مطلب ہو کہ معاذ (اپنے بعد) کوئی لڑکا نہیں چھوڑا۔ (اگر یہی مراد ہو تو) ان لوگوں کا قول ابن کلبی کے مانند ہو کہ عبد الرحمن اپنے والد کے پیشتر مر گئے تھے (اور اگر یہ مراد نہیں ہو تو) عبد الرحمن بن معاذ (ایک) مشہور (شخص) ہیں اور انکے صحابی ہونے میں بھی شک نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمہ بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً آٹھ برس بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ اور جب آپ کی وفات ہوئی تھی تو یہ بڑے تھے پس (یہ امر ضروری ہو کہ) صحابی بھی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ سے باہر کے بھی نہیں تھے کہ (انکی نسبت) کہا جاتا کہ یہ وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئے تھے واللہ اعلم صحیح یہی ہو کہ انکی وفات آپ کے والد معاذ کے پہلے ہوئی تھی۔ ہجو عبد الوہاب بن ابی جہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن اسعد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابان بن صالح نے شہر بن حوشب سے انھوں نے رابہ سے روایت کر کے بیان کیا جو انکی قوم میں سے ایک شخص تھے اور انکے والد کے بعد انھوں نے انکی والدہ سے نکاح کر لیا تھا اور وہ طاعون غزوہ میں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے جب مرض زیادہ ہونے لگا تو ابو عبیدہ بن جراح لوگوں میں خطبہ پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگوں یہ مرض تمہارے واسطے رحمت خدا ہو اور تمہارے نبی کی دعا ہو اور اسی مرض میں تمہیں پہلے نیک لوگوں کی موت آئی ہو اور ابو عبیدہ پیشک اللہ سے چاہتا ہے کہ اس مرض میں جو حصہ اسکا ہو اسکو عنایت ہو رہا ہے کہتے تھے پس ابو عبیدہ طاعون میں مبتلا ہوئے اور وفات پائی اور معاذ بن جبل کو لوگوں پر خلیفہ کر گئے (وہ بھی) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگوں بیشک یہ مرض تمہارے پروردگار کی رحمت ہو اور تمہارے نبی کی دعا ہو اور تمہیں پہلے نیک لوگوں کی موت (اسی میں ہوئی) ہو معاذ بھی چاہتا ہے کہ اللہ اسکی اولاد کے واسطے بھی کچھ اس مرض سے حصہ عنایت کرے پس (اس دعا کے بعد) انکے بیٹے عبد الرحمن طاعون میں مبتلا ہوئے اور انتقال ہو گیا پھر کھڑے ہو کر

انھوں نے اپنے واسطے بھی پروردگار سے دعا کی دعا مانگتے ہی طاعون میں مبتلا ہو گئے اور انتقال کیا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تھے طلحہ بن عبید اللہ کے چچا زاد بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے روایت کی جو گزرا نکو دیکھا نہیں ہے۔ ہمیں عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مسد عبد الوارث نے حمید اعرج سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے عبد الرحمن بن معاذ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ہم لوگ (مقام) منی میں تھے پس ہم لوگوں کی سماعت ایسی کشادہ (یعنی بہت تیز) ہو گئی کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے اسکو ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنی اپنی فرود گاہوں میں تھے اپنے مناسک (حج) تعلیم فرماتا شروع کیے یہاں تک کہ کنکریاں پھینکنے کے احکام تک پہنچے۔ تو اپنے دونوں سبائے انگلیوں کو (برابر) رکھ کر فرمایا (رمی) خذف کی کنکریوں سے (چاہیے) پھر ہمارے جبین کو (قیام کا) حکم دیا انھوں نے مسجد کے آگے قیام کیا انصار کو (قیام کا) حکم دیا وہ مسجد کے پیچھے مقیم ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ ان سب کے بعد تمام آدمیوں نے اپنے اثریکا سامان کیا اسکو حسن بن عمارہ نے حمید اعرج سے انھوں نے محمد بن عباد سے انھوں نے عبد الرحمن بن معاذ سے اسی طرح روایت کیا ہو محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہو کہ انھوں نے ایک شخص سے جو انھیں کی قوم سے تھا روایت کی ہو کہ ان عبد الرحمن کو لوگ ابن معاذ کہتے تھے۔ انکا تذکرہ تھون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ یہ۔ انکو (کچھ لوگوں نے) صحابہ میں ذکر کیا ہو مگر صحیح نہیں ہے۔ انھوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔ یزید ابن ابی حبیب نے سوید بن فیس سے انھوں نے عبد الرحمن بن معاذ یہ سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کون سی چیز حلال ہے اور کون سی چیز مجھ پر حرام ہے (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکے) سکوت فرمایا پھر (اس شخص نے) رسول خدا سے یہی سوال کہ میں ہاں کیا اور آنحضرت نے ہر بار سکوت کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اپنے فرمایا کہ دریافت کرنے والا کہان ہے اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں اپنے فرمایا جس چیز سے تیرا قلب انکار کرے اسکو تو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۔ طلبہ اہل کاہنہ کا علاوہ اس حلال حرام کے مخصوص قطعی ہیں اور کون کون چیزیں حلال یا حرام ہیں حضرت نے اسکا کلی قاعدہ بتا دیا کہ جس سے قلب م

۱۴ انکار کرے یعنی اس میں خرم کا طبع ہو اسکو ترک کر دینا چاہیے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مقل سلمیٰ بن دینہ کے حاکم تھے۔ حسن بن ابی جعفر نے ابو محمد سے انھوں نے عبد الرحمن بن مقل حاکم دینہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ گفتار کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں اسکو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ منع نہ کریں گے بیشک میں اسکو کھایا کرونگا پھر میں نے عرض کیا آپ گوشت کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں اور نہ اس (کے کھانے) سے منع کرتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ منع نہ کریں گے میں اسکو کھایا کرونگا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ خرگوش کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں اور نہ حرام سمجھتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ حرام نہ کریں گے میں اسکو کھایا کرونگا پھر میں نے عرض کیا کہ لومڑی کی نسبت کیا حکم ہے آپ نے فرمایا (کیا) کوئی اسکو کھاتا ہو (یعنی وہ کھانے کی چیز نہیں ہے) پھر میں نے عرض کیا بھیڑیے کی نسبت کیا حکم ہے آپ نے فرمایا (کیا) اسکو کوئی شخص کھاتا ہو (یعنی وہ بھی کھانے کی چیز نہیں ہے)۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر انصاری ہیں انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ اسے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے انکو بخاری نے حدان میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم انصاری نے عبد الرحمن بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (رمضان میں) سحری کھایا کرو بیشک اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتا ہو اگرچہ تھوڑے ہی چھوٹے سے (سحری) ہو یا روتی کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مکفوف۔ انکا ذکر صلوٰۃ الاعمیٰ (یعنی نابینا کی نماز پڑھنے کے بیان) میں کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ سننے کتاب وصاف میں انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مل اور بعض لوگوں نے ابن علی بیان کیا ہے (اور آگے انکا نسب اس طرح ہے) ابن عمرو بن عدی بن وہب بن بیہ ابن سعد بن خزیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نمد بن زید نمدی تھے انکی کنیت ابو عثمان تھی۔ اور نہد (خاندان) قضاء سے ایک قبیلا ہے یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایمان تو لائے تھے مگر آپکو دیکھا نہیں ہوا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (مقرر کیے ہوئے) محصلین زکوٰۃ کو تین مرتبہ زکوٰۃ دی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دو حج کیے تھے اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں مدینہ آئے تھے۔ اور انھیں کے

زمانے میں بہت سے جہاد کیے۔ قادسیہ اور جلولاء اور تستر اور نہادند اور آذربایجان اور مہران کی فتح میں عراق سے (اگر) شریک ہوئے شام سے (اگر) یرموک (کے واقعہ میں) شریک ہوئے۔ ابو عثمان نے کہا ہر میراسن ایک سو تیس برس کے قریب پہنچ گیا اب ہر چیز میں کمی مجھے محسوس ہو رہی ہو (بینائی سماعت غرض تمام قوی کمزور ہو گئے) سوا امیدوں کے کہ وہ اب بھی ویسی ہی ہیں جیسی تھیں۔ یہ عبد الرحمن عبادت (خدا) زیادہ کرتے تھے انکی قرأت بہت اچھی تھی بارہ برس سلمان فارسی کے ساتھ رہے عاصم احوال نے بیان کیا کہ ابو عثمان ہندی سے مینے کہا کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا انھوں نے کہا نہیں مینے کہا (کیا) ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہوا کہا نہیں لیکن حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا ہوں جیسے وہ خلیفہ ہوئے اور مینے تین مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ بھیجا تھا۔ یہ عبد الرحمن کوفہ میں رہتے تھے مگر جب (روان) حضرت حسین کی شہادت ہوئی تو بصرہ میں چلے گئے اور کہا کہ جس شہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ شہید ہو جائے وہاں نہیں رہتا ہوں۔ ابو عثمان نے کہا کہ ہم (ایام) جاہلیت میں ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے لوگ اُس (بت) کو یغوث کہا کرتے تھے۔ اور ایک سیسے کا بت خاندان قضاہ کے پاس تھا (جسکو انھوں نے) عورت کے مانند بنایا تھا۔ مینے دو اخلصہ کی بھی پرستش کی۔ ہم لوگ پتھر کی پرستش کیا کرتے تھے (جہاں کہیں پتھر دیکھتے تھے) اُسکو اپنے ساتھ اٹھالیتے تھے۔ پھر جب اُس (پتھر) سے اچھا (دوسرا پتھر) دیکھتے تھے تو اُسکو پھینک دیتے تھے اور دوسرے (پتھر) کی پرستش کرنے لگتے تھے جب کوئی (پتھر) ہماری لاعلمی میں) اونٹ پر سے گر جاتا تھا تو ہم لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا گر پڑا اب کوئی دوسرا پتھر ڈھونڈو (یہی کیفیت رہا کرتی تھی)۔ یہاں تک کہ مینے اسلام کی پیروی کی۔ یہ عبد الرحمن منساہ بہت پڑھا کرتے تھے (اسقدر) نماز پڑھا کرتے تھے کہ اُن پر غشی (طاری) ہو جاتی تھی انھوں نے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سعد بن وقاص اور سعید بن زید اور حذیفہ اور سلمان اور ابن عباس اور ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہم) وغیرہم سے روایت کی ہوائے عاصم احوال اور سلیمان تیمی اور داؤد بن ابی شہید اور قتادہ اور حمید طویل اور ایوب وغیرہم نے روایت کی اور شمسہ مین انکا انتقال ہوا تھا اُسکو عمر بن علی اور ترمذی نے بیان کیا کہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگوں نے بیان کیا جو شمسہ مین انکی وفات ہوئی اور بعض نے بیان کیا کہ شمسہ مین وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خوام بعض لوگوں نے ابن ام خوام بیان کیا کہ کتب بن مرہ کی حدیث میں انکا ذکر ہے۔ تین عبد الوہاب بن ابی جبر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے

سہ بنوٹ ایک بت کا نام قبلہ؟ انکی پرستش کیا کرتے تھے اور انھیں کے قبیلہ میں وہ بت خاص تھا ۱۴۱

ابو معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے خضر بن سمط سے روایت کر کے بیان کیا کہ خضر بن سمط نے کعب بن مرہ سے کہا اے کعب بن مرہ مجھے کوئی روایت رسول خدا کی بیان کرو اور ڈراؤ کعب نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہوا اہل حرفہ تم لوگ تیرا انداز ہی کیا کرو جسکا ایک تیر بھی دشمن کے بڑ گیا اللہ تعالیٰ اسکا درجہ سب تیر کے بلند کر دیگا عبد الرحمن بن سخام نے عرض کیا یا رسول اللہ درجہ کیسا (شے) ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درجہ تمھاری مان کی چو کھٹ کی طرح نہیں جو بلکہ دو درجوں کے درمیان سویرس کا فاصلہ ہو۔ اسکو اسباط بن محمد نے اعمش سے انھوں نے عمرو بن ابی عبیدہ بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اور اس حدیث کی روایت میں عبد الرحمن بن ام سخام کہا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بزرج انکو سیف نے فتوح میں ذکر کر کے کہا ہو کہ مقام سبا کے لوگوں میں سے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایمان لائے وہ باذان اور سعد بن بالویہ اور عبد الرحمن بن نعمان بن بزرج اور وکبہ وہیں۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نيار اسلمی ہین بعض لوگوں نے انکو ہانی بن نيار کہا ہو۔ اور یہی صحیح ہو۔ یحییٰ بن جذام نے عبد الرحمن بن یزید مفری سے اسکے نام کو اسی طرح روایت کر کے بیان کیا ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ ابو یحییٰ بن ابی میسرہ سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید مفری سے انھوں نے سعید بن ابی ایوب سے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے بکیر بن اشج سے انھوں نے سلیمان بن یسار سے انھوں نے ابن نيار سے روایت کی ہو بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کسی کو کسی خطا قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائیں سوا منہیات الہی میں سے کسی چیز کے ارتکاب کے اور سیطرح ابو نعیم نے کہا ہو۔ ان دونوں نے (نسب میں تو) نام بیان کیا ہو اور حدیث جو روایت کی ہو اس میں سوا ابن نيار کے انکا نام نہیں ذکر کیا۔ ابن مندہ نے جو حدیث بیان کی ہو اسکو ہم نے ذکر کر دیا (اب رسے) ابو نعیم انھوں نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن موسیٰ سے انھوں نے عبد اللہ سے ابن مندہ کے مانند روایت کی ہو۔ عبد اللہ نے کہا ہو کہ انکی کینت ابو بردہ اسلمی ہو اور انکا نام نسلہ بن عبیدہ ہو مگر جس نے انکو ابو بردہ اسلمی کہا ہو تو ابو بردہ کا نام ہانی تھا انکو عبد الرحمن کہنا غلط ہو اس حدیث کو مفری کے سوا دوسروں نے بھی روایت کیا ہو مگر اسی (پہلی) طرح (ابن نيار کا) نام نہیں بیان کیا ہو اسکو اسمعیل بن علی اور سبک لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے قتیبہ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انھوں نے عبد الرحمن ابن جابر بن عبد اللہ سے انھوں نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہیات اللہ عزوجل نے بیان کر دیے ہیں انکے علاوہ (کسی اور قصور میں) دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی ہے جسے ان کا نام عبد الرحمن بیان کیا ہے اس نے غلطی کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح ذکر کر کے کہا ہے کہ عبد الرحمن کو بعض لوگ ہانی بن نیار اسلمی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ یہ قول (ان دونوں کا) میرے نزدیک غلط ہے کیونکہ انھوں نے ہانی بن نیار یعنی ابو بردہ کو (خاندان) بلی کی طرف منسوب کیا ہے اور بلی ہمدانی بن عازب کے مامون ہیں۔ اسے (یعنی ہانی بن نیار سے) ابو نعیم نے وہ حدیث روایت کی جو جسکو اس بیان میں ذکر کیا ہے کہ دس کوڑوں سے زیادہ الخ پس اس سیاق سے ظاہر ہو گیا کہ عبد الرحمن بن نیار ہی ہیں جن کا اس بیان میں تذکرہ ہوا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ ہانی بن نیار صحیح (نام) جو یہ اسلمی ہیں یہ کچھ چیز نہیں ہے کیونکہ ان دونوں نے اور انکے علاوہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ہانی بن نیار بلوسی ہیں۔ ان کا نام کسی نے عبد الرحمن نہیں کہا ہے (سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ انصاری ہیں ان کو ابو علی یعنی احمد بن عثمان ابہری نے (اپنی کتاب) طوالات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بیان میں ذکر کیا ہے انھوں نے اپنی سند کو جعفر بن محمد بن علی تک پہنچا کر کہا ہے کہ جعفر نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت معاذ کے یمن بھیجے جانے اور وہاں سے انکے لوٹنے کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ جب معاذ مدینہ سے دو منزل نکل گئے یکایک انھوں نے رات کی تاریکی میں ایک شخص کو پکارتے ہوئے سنا وہ کہتا تھا کہ اے محمد کے خدا معاذ بن جبل کو خبر پہنچا دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے مفارقت کی اور زمین کے نیچے استراحت کر رہے ہیں (اسکو سن کر) معاذ نے اُسکے پاس جا کر کہا تجھ کو تیری ماں روئے (بتلا) تو کون ہے۔ (اس نے) کہا میں عبد الرحمن بن واثلہ انصاری ابو بکر صدیق کا پیغام معاذ بن جبل لیے جا رہا ہوں کہ ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کی خبر کر دوں اور یہ خط ان کو دیدوں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ بن عامر بن مالک بن لؤذان۔ صحابی ہیں یغزوہ اُحدا اور اُسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ اسکو ابن قدام نے بیان کیا ہے مگر ابن قدام کے سوا کسی شخص نے ان کا غزوہ اُحدا میں شریک ہونا نہیں بیان کیا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ہند کے والد تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا براہیم بن سعد نے اپنی خالہ ہند سے انھوں نے اپنے والد عبد الرحمن سے روایت کی ہوا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی یہ اپنے بستر کی تہ میں ایک چھڑی رکھا کرتے تھے انکے بیٹے بھانجے جب انکے پاس آتے اور کوئی شخص انہیں سے حدیث بیان کرنے لگتا اور کہتا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ اُسیر چھڑی نکال لیتے اور کہتے کہ تجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث سے کیا تعلق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ یوحنا یہ مولفہ القلوب سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا جو کہ مولفہ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ آدمی تو دیشی تھے (باقی اور لوگ تھے) ان قریشیوں میں ابوسفیان بن حرب تھے جو بنی امیہ میں سے تھے اور حارث بن ہشام اور عبد الرحمن بن ربیع تھے جو بنی مخزوم میں سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جاریہ بن عامر بن جمح بن عطاء بن ضبیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری جمح کے بھائی ہیں۔ انکی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن اقلح تھیں یہ عاصم بن عمر بن خطاب کے اخیانی بھائی تھے انکی کنیت ابو محمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یہ اپنے چچا جمح بن جاریہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریم (موضع) گد کے دروازہ پر دجال کو قتل کرینگے۔ براہیم بن منذر نے بیان کیا جو کہ عبد الرحمن بن یزید بن جاریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہوا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو جمح کا بھائی کہا ہوا یہ بھی ان دونوں کا بیان ہو کہ محمد بن اسمعیل نے انکو تابعین میں اور دوسروں نے صحابہ میں شمار کیا ہوا اور ان دونوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے قاسم بن محمد سے روایت (بھی) کی ہو کہ بیشک جمح اور عبد الرحمن دونوں یزید ابن جاریہ کے بیٹے تھے۔ ان دونوں نے خیرومی جو کہ نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کر دیا تھا مگر وہ لڑکی اپنے باپ کے کہے ہوئے نکاح سے راضی نہ تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کا نکاح جو اسکے والد نے

سے مولفہ القلوب وہ لوگ ہیں جو بظاہر اسلام لائے تھے مگر انکے دل میں اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو بغیر قرآن البغیہ قلب کچھ یاکرتے تھے اسکو مولفہ القلوب کہتے ہیں ۱۲۴ لہذا ہم دال مولفہ القلوب میں ایک موضع کا نام ہوا اور بعض نے شام میں بیان کیا ہے

کر دیا تھا فسخ کر دیا اور اُسے ابوہبابہ کے ساتھ نکاح کر لیا اس حدیث کو لوگوں نے سنی کی روایت کیا جو مگر عبد الرحمن کے متعلق اس روایت میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن رافع بعض لوگوں نے انکو یزید بن راشد انصاری بیان کیا جو انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے یہ بصرے میں رہتے تھے انکے حسن بصری نے روایت کی جو کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ تم لوگ سرخ رنگ سے پرہیز کرو کیونکہ شیطان کو (سب زینتوں سے) سرخ رنگ کی زینت زیادہ محبوب ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عامر بن حدیدہ انھوں نے اور نیز انکے بھائی منذر بن یزید نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وہ دن بہت بزرگ تھے اسکو غسانی نے عدوی پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر دلمی بن انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ تمکوا براہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان نے بکیر بن عطاء سے انھوں نے عبد الرحمن بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ اہل نجد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) عرفہ میں (تشریف فرما) تھے اُن لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا اپنے ایک منادی کو رندا کر نیکا حکم فرمایا پس اُسے ندا دی کہ حج کا بڑا رکن (مقام) عرفہ (میں) وقوف کرنا جو جو شخص شب مزدلفہ کی فجر سے پہلے یعنی نوین تاریخ کو عرفہ میں آجائے اسکا حج پورا ہو گیا یعنی (میں) رمی کرنے کے تین دن ہیں اگر کوئی شخص دو ہی دن میں فراغت کرے تو اسپر کچھ گناہ نہیں اور جو پورے تین دن میں فراغت کرے اسپر بھی کچھ تنگی نہیں تھی نے اتنی بات اور زیادہ بیان کی جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو سواری پر بٹھالیا تھا اور وہ شخص ندا کرتا ہوا جاتا تھا ان (عبد الرحمن) سے بکیر بن عطاء لیشی نے روایت کی جو اسکو شعبہ اور ثوری نے بکیر سے روایت کیا ہے اور وکیع اور دیگر لوگوں نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ عبد الرحمن بن ابی مالک نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبد الرحمن سے

روایت کی جو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسلام کی طرف بلایا۔ یہ اسلام لے آئے اپنے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور انکو یزید بن ابی سفیان کے یہاں سہنے کا حکم دیا جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا یہ (عبد الرحمن بھی) یزید کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے اور وہاں پہنچے نہیں لوٹے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکو عبد الرحمن ابو عبد اللہ بیان کیا جو اور انکا ذکر پہلے ہو چکا جو ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر جو انکا استدراک کیا ہو تو وہ یہی سمجھتے کہ یہ عبد الرحمن کوئی دوسرے شخص ہیں اور ابو نعیم نے دونوں کو بیان کیا ہو اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں دو شخص ہیں۔ لیکن ابن مندہ نے جو ایک کو چھوڑ دیا ہو تو شاید وہ یہ سمجھتے ہوں کہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ (دونوں کا) قصہ قریب قریب ہو بیشک عبد الرحمن ابو عبد اللہ کی حدیث (قبیلہ) از دین روایت کی گئی ہو اور یہ (عبد الرحمن) یمن سے آئے تھے اور از دہجی یمن ہی کا قبیلہ جو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد رضا (رضی اللہ عنہ)

خولانی ہیں انکی کنیت ابو کنف تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خولان کے وفد میں آئے تھے (اپنے) ایک خط انکے واسطے معاذ کی طرف لکھ دیا تھا) یہ اسکندریہ کے اطراف میں فروکش تھے انکا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سعادت کرنا معلوم نہیں جو۔ اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا جو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا جو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن اصم موزن تھے حارث ابن ابی اسامہ نے روح بن عبادہ سے انھوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انھوں نے تانف سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موزن تھے انھیں سے ایک حضرت بلال اور دوسرے عبد العزیز بن اصم۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا جو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن یزید بن معاویہ بن خشان بن اسعد بن ودیعہ بن ہذول بن عثم بن ربعہ بن رشان بن قیس بن جہنیہ جہنی ربیع ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اپنے فرمایا تمہارا کیا نام جو انھوں نے عرض کیا کہ (میرا نام) عبد العزیز ہے۔ پھر آپ نے انکا نام عبد العزیز رکھا ابن کلبی نے انکو قناعہ کے نسب میں ذکر کیا جو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا جو۔

ابن اصم موزن حضرت کے ابن ام مکتوم بھی تھے ۱۲

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سبیر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبد اللہ بن مالک غافقی بن النکات نام عبد العزیز تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد العزیز رکھا۔ یہ مصر میں چلے گئے تھے۔ اسکو ابو عبید اللہ جبیری نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن حمیری بن انکور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے مگر جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا ہے وہ زرعم بن سیف ابن ذی یزن تھے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی نے انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہے مگر ابو نعیم نے نہ تو انکی کوئی حدیث ذکر کی اور نہ کچھ انکا بیان لکھا۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکو ابو عبد اللہ یعنی ابن مندہ نے یہاں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان عبد العزیز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا مگر اس خط کی روایت میں کوئی سند نہیں بیان کی اسی وجہ سے ابو نعیم نے انکے قول کا انکار کیا ہے اور کہا ہے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا وہ زرعم بن سیف بن ذی یزن ہیں اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے ابن مندہ کے سوا انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہے ابو عبد اللہ ابن مندہ نے ان (عبد العزیز) کی حدیث (اہل) خراسان سے روایت کی ہے اور ابو موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ابن مندہ سے روایت کر کے کہا ہے

کہ ہکو ابو یزن یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن عفر بن عبد العزیز بن سبیر بن عفر بن زرعم بن سیف ابن ذی یزن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ہمارے چچا ابو روح یعنی احمد بن خنیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ دونوں اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ عبد العزیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا نام عزیز تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا کہ عزیز آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبد العزیز ہو یہ ذی یزن کے بھائی تھے انھوں نے آنحضرت کی خدمت میں کچھ خطے (ہدیتا) پیش کیے حضرت نے انھیں حلون میں سے ایک محلہ حضرت عمر بن خطاب کو دیا تھا جسکی قیمت بیس اونٹ (کے برابر) لگائی گئی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن اسید اس نسب کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اسی طرح ابن ابی داؤد نے بھی بیان کیا ہے

۱۵ محلہ عرب میں ایک جوڑے کپڑے کو کہتے ہیں اور چونکہ عرب کا لباس قدیم چادر و تہ بند تھا لہذا انہیں دونوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں ۱۶

ان (کے حال) میں اختلاف کیا گیا ہو یزید بن ہارون نے عوام بن حوشب سے انھوں نے سفاح بن ہر شیبانی سے انھوں نے عبد العزیز بن عبد اللہ بن اسید سے روایت کر کے بیان کیا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن ایسا دن جو کہ اسمین لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

عبد الغفور کے والد تھے ابو موسیٰ نے کہا جو کہ ابو نعیم نے انکا بیان لکھ کر کے کہا ہو کہ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اس بیان میں انھیں کی پیروی کی ہے۔ ہکوا ابو موسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا مروان بن جعفر بن محمد بن سمرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا عبد الرحمن بن محمد مجاہد بن عثمان بن مطر بصری سے انھوں نے عبد الغفور بن عبد العزیز سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ماہ) رجب ایک بزرگ مہینہ ہو اسمین نیکوں کا ثواب دو نامتا ہو جس نے اس مہینے میں ایک دن روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے برابر ہو ابو موسیٰ نے کہا جو کہ یہ (حدیث) مرسل ہو اسمین ابو موسیٰ نے دو غلطیاں کی ہیں اول تو انکو صحابی کہا ہو حالانکہ یہ تابعی ہیں دوسرے یہ کہا ہو کہ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا حالانکہ یہ عبد العزیز ابن سعید ہیں اسکو معلیٰ بن مہدی نے عثمان سے انھوں نے عبد الغفور سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہو۔ اسی طرح اور بہت سے لوگوں نے عبد الغفور سے اسکو روایت کیا ہو ابو نعیم وغیرہ نے انکو روایت سین میں ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان حذیفہ بن یمان کے بھائی تھے ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہو ہکوا ابراہیم بن محمد نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا محمد بن اسحاق ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا اسمعیل بن موسیٰ قرظاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا حسن بن زیاد بھانی نے ابن جریج سے انھوں نے عکرمہ بن عمار سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی قحطیبہ سے انھوں نے عبد العزیز بن یمان سے جو حذیفہ کے بھائی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی (سخت) کام پیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے کہا جو کہ انکو بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہو۔ اور یہ انکی غلطی ہو صحیح یہ ہو کہ عبد العزیز بن یمان کے بھتیجے ہیں اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہکوا

اسمعیل بن عمر اور خلف بن ولید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن زکریا یعنی ابن ابی زائد نے عکرمہ بن عمار سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ دہلی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے جب حذیفہ بن یمان کے بھتیجے عبد العزیز نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھتے لگتے تھے اور اسکو ابونعیم نے سیرج بن یونس سے انھوں نے یحییٰ بن زکریا سے انھوں نے عکرمہ بن عمار سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ دہلی سے انھوں نے عبد العزیز سے جو حذیفہ کے بھتیجے تھے انھوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھتے لگتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جبل کلبی بن بیان کیا جاتا ہے کہ یہ صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن ماکولہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ خزاعی بن بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ذوالیدین کا ہے اور واقعہ میں نے کہا ہے کہ ذوالیدین کا نام عمرو ابن عبد ود تھا یہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید اور ابوسلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے اُن سب نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا عبد عمرو بن نضلہ نے جو کہ خاندان خزاعہ سے ایک شخص تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے آپ نے توجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالشمالین سچ کہتے ہیں الخ۔ اسکی تحقیق ذوالیدین کے تذکرے میں ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث بن عوف بن شیش انکی کنیت ابو حازم تھی اجمعی بن احمس بن غوسف کے خاندان سے تھے یہ قیس ابن ابی حازم کے والد تھے اننے انکے بیٹے قیس نے روایت کی ہے اور یہ (عبد عوف) اپنی کنیت سے مشہور ہیں بعض لوگوں نے انکا نام عبد عوف بیان کیا ہے اسکو ہم نے باب کنیت میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن لائی بن عسیم۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکے نسب کو میں نہیں جانتا ہوں یہ غزوہ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ القیوم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عجمہ تھی ازومی بن (خاندان) ازوم کے غلام تھے موسیٰ بن ہبل نے عجمہ الجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے انھوں نے اپنے دادا فضل سے انھوں نے اپنے والد یحییٰ سے انھوں نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہے کہ وہ (یعنی قیوم) اپنے غلام ابو راشد کو ہمراہ لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو راشد دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے کہا عجمہ الغری (راور) ابو مغویہ (کنیت) ہو آپ نے فرمایا کہ تم عجمہ الرحمن ابو راشد ہو فرمایا یہ تمہارے ہمراہ کون ہو عرض کیا غلام ہو فرمایا اسکا کیا نام ہو کہا قیوم فرمایا (نہیں) لیکن یہ عجمہ القیوم ابو عجمہ ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ المطلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حارث بن عجمہ المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی بن بعض لوگوں نے انکا نام مطلب بیان کیا ہے انکی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم بن یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بالغ تھے اسکو زیر بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو نہیں بدلا تھا یہ مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے میں شام چلے گئے تھے اور دمشق میں فروکش ہوئے اور وہیں مکان بنالیا تھا زہری نے عجمہ اللہ بن عجمہ اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عجمہ المطلب سے انھوں نے عجمہ المطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونوں نے متفق ہو کر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم ان دونوں لڑکوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجتے پھر دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی حضرت نے دونوں لڑکوں کو تحصیل صدقات پر مقرر کر دیا اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی تکو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسمعیل بن محمد نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ سلمیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم قتیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ابو عوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انھوں نے عجمہ اللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عجمہ المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عجمہ المطلب نے بیان کیا کہ عباس بن عجمہ المطلب (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہایت بچ کی حالت میں گئے میں آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں اور قریش میں کیا بات ہو کہ جب وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو خندہ پیشانی ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ سنکے) ایسا غصہ آیا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوا

اور فرمایا قسم ہوا سکی جسکے دست قدرت ہیں میری جان ہو کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک تمکو اللہ کے واسطے دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا اگر لوگوں جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اُس نے مجھ کو تکلیف دی کیونکہ چچا اور باپ برابر ہوتے ہیں عبدالمطلب نے دمشق میں وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے انکے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہو کہ غالباً انھوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیدہ (مقام) دومۃ الجندل کے حاکم تھے۔ یحییٰ بن وہب بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اسوقت تک) آپ کے پاس مہر نہ تھی (امذا) اپنے ناخون سے اپنے سپر نشان بنا دیا انکو عبد السلام بن محمد نے ابراہیم بن عمرو بن وہب سے ناخون سے اپنے والد سے ناخون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الملک کو غزو تبوک میں خط لکھا تھا (وہ خط لیکر) خالد ابن ولید انکے پاس گئے تھے اور وہ خط انکو پہنچا دیا تھا عبد الملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صلح کر لی اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جزیہ بھیج دیا واللہ اعلم۔ اکیدر کے بیان میں یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ججی ہیں انکو ابو بکر بن علی نے صحابہ میں بیان کر کے ہاشم بن قاسم حرانی سے انھوں نے یعلیٰ بن اشدق سے انھوں نے عبد الملک ججی سے روایت کی ہو کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم آپ کو نبیذ پلاوین آپ نے فرمایا یا ان (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپ نے اُس میں پانی ملا دیا اور فرمایا اسے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو پیاس بہت لگتی ہو اور پانی طے یہاں کا گرم ہوتا ہو اسکا پینا ہمیں ناگوار گزرتا ہو آپ نے فرمایا تم لوگ مشک میں نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائیگا پس اسی کو پیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد بن جعفر مخزومی ہیں سعید بن سائب طاہفی نے عبد الملک بن ابی زہیر بن عبد الرحمن ثقفی سے روایت کی ہو انکو حمزہ بن عبد اللہ نے قاسم بن حبیب سے انھوں نے عبد الملک بن عباد بن جعفر سے نقل کیا کہ حمزہ بن عبد اللہ نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی امت میں سب سے پہلے جنگی شفاعت کروں گا (وہ) ابن مسعود اور اہل مکہ اور اہل طائف ہیں اس حدیث کو عبد الوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انھوں نے حمزہ بن عبد اللہ ابن سبرہ سے انھوں نے قاسم بن حبیب سے انھوں نے عبد الملک سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اسی طرح سنا ہو۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انھوں نے محمد بن مسلم سے انھوں نے عبد الملک بن زبیر سے انھوں نے حمزہ بن ابی شمر سے انھوں نے محمد بن عباد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ ثقفی انکو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابو داؤد طیالسی کے مسند میں بیان کیا ہو۔ ہجو عبد اللہ بن احمد بن عبد القادر نے اپنی سند کو ابو داؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن ہانی نے عروہ بن قعاس سے انھوں نے ابو حذیفہ سے انھوں نے عبد الملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور ان لوگوں نے آپ کے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہو یا ہدیہ۔ کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہو) جس سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جائے) وہ جو جس سے رسول کی رضامندی یا انکی حاجت روائی مقصود ہو پھر ان لوگوں نے (کچھ ہوس) پوچھنا شروع کیا اور یہاں تک آپ سے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگوں نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) میں عبد الملک کا تذکرہ اسی طرح ہوا اسکو بخاری نے اپنی تاریخ میں یوسف سے انھوں نے انھیں ابو بکر سے نقل کیا ہو یہ ابو بکر عیاش کے بیٹے ہیں انھوں نے یحییٰ بن ابی حذیفہ سے انھوں نے عبد الملک بن محمد بن نسیہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن علقمہ سے روایت کیا ہو اور ابو حاتم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن علقمہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد مناف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد بن ملال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے انکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا صحابی بدری میں قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ عبد اللہ بن عبد الاسد کے بیان میں گذر چکا ہو یہ اپنی کنیت ابو سلمہ سے زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ باب الکینت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاویگا۔ انکا تذکرہ

ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابو موسیٰ کی یہ عادت نہیں ہے کہ اس قسم کی باتوں کا (ابن مندہ پر) استدراک کریں اور جن لوگوں کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا ہو انکو پھر پہلے نام میں کے ساتھ ذکر کریں کیونکہ پہلا نام تو متردک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابو موسیٰ ہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ خلاف عادت و خلاف عقل عبد مناف کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیوں لکھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جیسا ہے عبد مناف کے عبد اللہ رکھ دیا تھا) واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد ہلال (رضی اللہ عنہ)

انکو مستغفری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن عمرہ نے زید بن جباب سے انھوں نے بشر بن عمران سے انھوں نے اپنے غلام عبد اللہ بن عبد ہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے) جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچے کے لیے دعا فرمائیے اور برکت بھیجے اور میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہنچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے) یہ عبد ہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب انکا انتقال ہو گیا تو انکے سر اور واڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور انکے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ انکو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اسکو عبدہ بن عبد اللہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت تو کیا ہے مگر کہا ہے کہ یہ عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ہلال ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا

(سیدنا) عبد الواحد (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والوں میں لکھا ہے ابن وہب نے خلا دین سلیمان سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن شریف کو حفظ کیا تھا انہیں سے عبد اللہ بن مسعود اور یہ عبد الواحد بھی تھے (ایک مرتبہ) عبد الواحد نے عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھ کو بتلاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے کلام میں فرماتا ہے کہ تسعون نعتہ انشی۔ کیا نعتہ کی لفظ سے یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ نعتہ مونث ہو تو اسے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہے پھر لفظ انشی کی کیا ضرورت تھی) عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھ کو بتاؤ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ تین روز سے حج کے دنوں میں اور سات روز سے اسوقت جبکہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوئے۔ کیا لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہے کہ تین اور سات دس ہوئے پھر کیا خبر ورت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دس روز بے ہوئے۔ اس قول سے

اللہ انشی۔ لفظ قرأت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اسکا دو گے وہی تمہارے سوال کا جواب ہو جاوے گا۔ ابو زرہ نے کہا ہو کہ عبد الواحد کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور خلا بن سلیمان جبکا حدیث مذکورہ کی سند میں ذکر ہو وہ مصری ہیں۔

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عیمر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سردار و نین سے یہ بھی ایک سردار تھے۔ یہ وہ شخص ہیں کہ انکو قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (وہاں سے) ارادہ کرتے تھے کہ انکو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) تنہا بھیجیں مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہ ہوئے اور انکو خوف ہوا کہ بہادر اکتار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کریں جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہوا لہذا ان لوگوں نے اسی وجہ سے انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جنکے نام یہ ہیں۔ عثمان بن ابی العاص۔ اوش بن عوف۔ نمیر بن خرشہ۔ حکم بن عمرو۔ شرجیل بن غیلان بن سلمہ۔ یہ سب لوگ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا رہا (اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اسی طرح ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ (عبد یالیل ہی ہیں مگر انکے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہو کہ (یہ مسعود ابن عبد یالیل ہیں اسکو موسیٰ بن حقیقہ اور یونس بن کلبی اور ابو عبیدہ وغیرہم نے بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشب بن غیرۃ لیشی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ غزوہ بدر میں شریک تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ میرے علم میں خاندان بنی سعد بن لیث میں عبد یالیل نامی سوا سے ایاس اور خالد اور عاقل فرزند ان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہیں ہو یہ ایاس اور انکے بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک تھے یہ سب فرزند ان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو (اگر یہی عبد یالیل ہیں تو) انکا صحابی ہونا بعید ہو اور اگر انکے سوا کوئی دوسرے ہیں تو میں نہیں جانتا۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور بعض لوگوں نے انکو ضرابین ازور بیان کیا ہو اور یہی زیادہ مشہور ہو مجاہد بن مروان نے کہا ہو مجھکو میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے جد بن ازور سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا جب آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے ان اشعار کو پڑھا ۵
 لقول جمیلہ فرقتنا وصدعت اہلک شتی سلالا ترکت القداح وعرف القیان والخر تعلیۃ وابہسالا
 انکا تذکرہ ضرار کے بیان میں گزر چکا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن ریاب اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے انکے بھائی عبد اللہ کے تذکرے میں انکا نسب بیان
 ہوا انکی کنیت ابو احمد تھی انکے (نام) پر انکی کنیت غالب تھی (یعنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے یہ حرب بن ابیہ کے
 حلیف تھے جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انہیں سے یہ بھی ہیں۔ زینب بنت جحش زوجہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بھائی تھے کنیت کے باب میں انکا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جلدی یہ اور انکے بھائی جعفر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور (شہر) عمان میں
 رہتے تھے۔ انکا بیان ابو عمر نے انکے بھائی جعفر کے تذکرے میں لکھا ہو اور ہم نے بھی انکو جعفر کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو خدرہ ہو۔ اسکی بہن یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئیگا
 انکے نام میں علار (نسب) نے اختلاف کیا ہو احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے تو انکا نام عبد بیان کیا ہو اور ہشام
 ابن کلبی نے انکا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہو اور پہلے بیان ہو چکا ہو کہ یہ عبد اللہ بن ابی حدرہ ہیں ام درود کے
 والد تھے والد اعلم۔ حکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے محمد بن
 اسحاق سے انھوں نے جعفر بن عبد اللہ بن اسلم سے انھوں نے ابو حدرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنی
 قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دو سو درہم اسکے مہر کے مقرر کیے اور میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 (اس واسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح میں کچھ مدد کریں آپ نے (مجھے) دریافت کیا کہ تم نے مہر کس قدر معین کیا ہے
 میں نے عرض کیا دو سو درہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (مجھے ہو گے) کہ ان (دو سو درہم) کو
 کو جنگل سے اٹھالاؤ گے۔ خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہو کہ جس سے میں تمھاری مدد کروں میں (آپ کے اس فرمانے سے)

۵ ترجمہ۔ جمیلہ راہی بی بی یا معشوقہ کہتی ہو کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں کو پریشان و متفرق کر دیا میں نے رزم و بزم کے سب

سامان چھوڑ دیا اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور دلنواں چیز ہو۔

کچھ دنوں ٹھہر گیا (اس اثنا میں) چشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جسکو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن فاسم کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیوں کے ساتھ مقام غابہ میں اتر اترادہ راودہ رکھتا تھا کہ قبیلہ رقیس کے لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان چشم سے بڑا عالی مرتبہ تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور دو اور مسلمانوں کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوئے تو) آپ نے (ہم سے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ رجاسوس نکرو جاؤ اور اُس کے حالات سے ہلکوا اطلاع دو چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیاروں کے چلے غروب آفتاب کے وقت ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے پھر میں ایک گوشہ میں چھپ گیا اور دونوں ساتھیوں کو بھی حکم دیا کہ تم بھی چھپ رہو حسبِ حکم وہ دونوں بھی اُن لوگوں کے دوسری جانب ایک گوشہ میں چھپ رہے تھے ان دونوں سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونوں لشکر میں میری تکبیر اور حملہ کرینگی آواز سناؤ تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہاں تک کہ جب رات ہو گئی اور شام کی تاریکی مچ ہو گئی اور (اتفاق سے اس دن) اُنکے چرواہے کو آئے میں دیر ہو گئی تو اُن لوگوں کو اُسکی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت اُنکا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ میں) لیکر کہا خدا کی قسم میں چرواہے کا پتہ لگاؤنگا اُسکے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا اس کام کے لیے ہم کافی ہیں اسنے کہا خدا کی قسم سوائے میرے کوئی شخص نہ جائے اور نہ کوئی تم میں سے میرے پیچھے آئے (یہ کہہ کر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اُسکا گزر ہوا جب وہ بالکل میری زد پر آگیا تو میں نے اُسپر ایک تیر چلایا کہ وہ اُسکے دل پر (ایسا کاری) پڑ گیا جسکی وجہ سے کچھ بات بھی نہ کر سکا پھر میں نے اُسکے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر حملہ شروع کر دیا اور میرے ساتھیوں نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی خدا کی قسم اُسوقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نہ کر سکے اور سوا اپنی عورتوں اور بچوں اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لے جاسکے اور ہم لوگ اُنکے بہت سے اونٹ اور بکریاں لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور میں نے اُس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھ دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے مجھ کو تیرہ اونٹ ادا سے ہر کے لیے عنایت کیے اور میں اپنی بی بی کو رخصت کر لایا۔ اسکو محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہوا انھوں نے جعفر سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی حذرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہوا اور اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہوا کہ انھوں نے کہا میں نے ان لوگوں سے روایت کی جو جنہر مجھے بدگمانی نہیں جو سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اسکو روایت کیا ہوا اور اسکو عبد الملک بن ہشام نے کلبی سے انھوں نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہوا۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن زمرہ بن اسود دام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے اُنکا نسب ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہوا ابو عمر نے کہا ہوا

کہ عبد بن زمرہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی د امری بن انکی والدہ عامر بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی میسر بن عامر بن لوی سے تھیں ابن سندہ نے کہا جو کہ عبد بن زمرہ ام المؤمنین سودہ بنت زمرہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ میں سے ایک برگزیدہ تھے اور ام المؤمنین سودہ بنت زمرہ کے علاقائی بھائی تھے اور عبد الرحمن بن زمرہ کے حقیقی بھائی تھے یہ زمرہ کی لونڈی کے لڑکے تھے انھیں کی بابت عبد بن زمرہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور ان کے اخیانی بھائی قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف تھے حکومتی بن محمود نے اپنی سند کو ابو بکر بن عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن زید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے انھوں نے بھیجی بن عبد الرحمن سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سودہ بنت زمرہ کے ساتھ نکاح کیا اور ان کے بھائی عبد بن زمرہ سے آئے تو انھوں نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انھوں نے کہا بیشک میں نے طاقت کی اس روز جب میں نے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس بیچ میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن سے کیون نکاح کر لیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبد کے نسب میں ابو نعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمرہ بن اسود سودہ بنت زمرہ کے بھائی تھے یہ انکی غلط فہمی ہے کیونکہ سودہ زمرہ بن قیس کی بیٹی ہیں نہ زمرہ بن اسود کی اسی طرح ان کے نسب کو ابو نعیم نے بھی بیان کیا ہے اور اسود کو ذکر نہیں کیا لیکن ابن سندہ نے ان کے نسب میں زمرہ سے زیادہ نہیں بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہے کہ وہ خاندان عامر بن لوی سے ہیں۔ یہ جھگڑا عبد الرحمن بن زمرہ کے بیان میں پورا پورا گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

زمرہ کے والد تھے بلوی ہیں یہ ان شخصوں میں سے ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان والی بیعت کی تھی یہ مصر میں رہتے تھے لکن نام میں اختلاف کیا گیا جو جعفر نے کہا جو کہ انکا نام عبد تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کینیت انکی ابو الحجاج بن شمالی بن بعض نے بیان کیا جو کہ انکا نام عبد اللہ بن عبد ہے یہ اپنی کینیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم انکو انشاء اللہ تعالیٰ کینیت کے باب میں پورے طور سے ذکر کریں گے۔ انکا تذکرہ ابو عمر بن ابو الحجاج شمالی کے ذریعہ لکھا گیا ہے۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جدلی زمانہ قدیم سے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے مگر (انکا صحابی ہونا) صحیح نہیں ہے اسے معبد بن خالد نے

روایت کی ہو انکو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے مختصر لکھا ہو۔
(سیدنا) عجمہ (رضی اللہ عنہ)

عمر کی بہن بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عبیدہ ہے وہی شخص ہیں کہ جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا (کہ اس سے طہارت ہو سکتی ہو یا نہیں اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہو سکتی ہو) ابن نعیم نے کہا ہو کہ مجھکو خبر ہو چکی ہو کہ انکا نام عجمہ ہو اور انکو طبرانی نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہو کہ جبکا نام عبیدہ تھا اور عمر کی ملاح (کو کہتے ہیں)۔ انکا نام نہیں ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عجمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید غنم ابو ہریرہ (انکی کنیت تھی) دوسری بہن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہو انکے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے لکھا ہو۔
(سیدنا) عجمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوہ) بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عجمہ (رضی اللہ عنہ)

عزنی یزید کے والد ہیں انسے انکے بیٹے یزید نے روایت کی ہو۔ ہکوا ابو الفرج بن ابی الرجانے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو بن جریج سے انھوں نے ایوب بن موسیٰ سے انھوں نے یزید بن عجمہ عزنی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اڑکے کا عقیقہ کیا جاوے مگر اُسکے سر میں (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جاوے۔ انکا تذکرہ یاقوت نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث مرسل ہو اور ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کر کے بیان کیا ہو کہ میں اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہوں۔

(سیدنا) عجمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن انصاری۔ نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہیں بعض لوگوں نے انکے والد کا نام نصر بن حزن بیان کیا ہو یہ کوفہ کے رہنے والے تھے اسے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہو۔ شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحاق نے ابو اسحاق سے انھوں نے عجمہ بن حزن سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو

(حضرت داؤد علیہ السلام اس حالت میں) مبعوث ہوئے کہ بکریان چرایا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اسی حالت میں مبعوث ہوئے کہ وہ بکریان چراتے تھے میں بھی اسی حالت میں مبعوث ہوا کہ اجداد میں بکریان چراتا تھا ابن مندہ نے کہا کہ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے نقل کر کے (انکا نام) عبیدہ بیان کیا ہوا ابو نعیم نے ابو اسحاق سے روایت کر کے (انکا نام) عبیدہ بیان کیا ہوا جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا کہ (انکا نام) عبیدہ ابن حزن ہوا نصیری بن نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے۔ ولید کے والد تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا بعض لوگوں نے انکو تابعی کہا ہوا اور انکی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہوا کیونکہ (انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی جو مسلم بن بطن اور حسن بن مسلم کی بخین سے روایت ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حساس۔ انکو قیس بن سائب نے غزوہ بدر میں گرفتار کیا تھا۔ جعفر نے کہا کہ واقعہ اسی نے اسی طرح بیان کیا ہوا اور ابو حاتم بن جہان نے انکو اپنی تاریخ میں عبیدہ بن حساس بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہوا واقعہ اسی نے کہا کہ عبیدہ بن حساس مجذربن زیاد کے بھتیجے اور اخیانی بھائی تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ابن اسحاق اور ابو معشر نے کہا کہ عبیدہ بن حساس مجذربن زیاد کے بھتیجے اور اخیانی بھائی تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ان دونوں نے عبیدہ کو عبیدہ اور حساس کو خشناش بن عمرو بن زمرہ صحابی تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے ان دونوں نے عبیدہ کو عبیدہ اور حساس کو خشناش بیان کیا ہوا انکا حال عبیدہ کے نام میں بیان سے زیادہ بیان ہو چکا ہے اسکو امیر ابو نصر نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہوا یحییٰ بن بکر نے ابن مبارک سے انھوں نے سلیمان بن یحییٰ سے انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہو کہ وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبیدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبیدہ نے کہا (ہاں) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جسکو صلوٰۃ الاوائین کہتے ہیں) انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے (سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ اسمعیل بن ابی خالد نے ابو زرعد بن عمرو بن جریر سے انھوں نے عبیدہ بن مسہر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمھاری فرود گاہ کہاں ہو

۱۔ عبیدہ بن مسہر میں ایک مقام کا نام ہوا اور بعض نے دہن کے ایک ہاڑ کا نام بیان کیا ہو ۱۲

یہ کہتے تھے میں نے عرس کیا کعبہ نجران میں۔ اسکو ابن ابی زائدہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہ نے اسمعیل سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس بن عبد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جثم بن ودم بن ذبیان بن ہبیم بن ہبثی بن ابی موسیٰ بن۔ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے یہ انھیں شریک بن سحاک کے والدین جنکا واقعہ لعان مشہور ہے سحاک شریک کی والدہ کا نام ہے۔ انکا ذکر ابو بکر خطیب نے انکے بیٹے شریک بن سحاک کے ذکر میں کتاب الاسرار البہرہ کے آخر میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عدی بن ثابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمیٰ بن بیعت عقبہ اور غزوہ بدر واحد اور تمام غزوات میں شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام عبس اور موسیٰ بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

غفاری میں بعض لوگوں نے (انکا نام) عابس کہا ہے یہی اکثر (مشہور) ہے شامی تھے انسے ابو امامہ باہلی نے روایت کی ہے اور حنفی کندی اور عکیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہے اور زاذان نے انسے بلاد اسطہ اور نیز بواسطہ عکیم کے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ بکوا ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبد اللہ نے عثمان بن عمیر سے انھوں نے زاذان یعنی ابو عمر سے انھوں نے عکیم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بھی تھے [یزید (راوی) نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ وہ عبس غفاری تھے] اور (زمانہ وہ ہے کہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے ہیں عبس نے کہا اے طاعون مجھکو بھی لے لے اور اس کلمہ کو آمین بار کہا تو انسے عکیم نے کہا آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور انسان پھر نہیں لوٹے گا کہ اعمال کی تلاقی کرے عبس نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقوں کی حکومت (دوسرے) سپاہیوں کی کثرت (تیسرے) جبرہ بیع (چوتھے) خون ناحق کا خیف (پنجم)

(پانچویں) قرابت قطع کرنا چھٹے) ان لوگوں کا پسیدہ ہونا جو قرآن کو گا کا کر پڑھیں اور انکو لوگ انکے گانے کے سبب سے
(نمازیں) آگے کریں اگرچہ مسائل دینی کے سمجھنے میں وہ سب سے کم ہوں۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اسلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا شمار اہل کوفہ میں ہو جو عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کو
عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجھے حسن بن موسیٰ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن ابیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے بکر بن سوادہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے غلام عبید اللہ بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ
تم میری صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود سدوسی ہیں یہ کہتے تھے میں بنی سدوس کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا
تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر باز فی نازن بن خیس کی اولاد سے ہیں عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے اسکو ابو الفضل سلیمان نے بیان کیا ہو
انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تہان بن مالک بن عقیق بن عمرو بن عبد الاطعم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو یہ عمرو
نمیت بن مالک بن اوس انصاری اوس بن یہ ابو ہشیم اور عبید فرزندان تہان کے بھائی تھے غزوہ احد میں شریک تھے
(انکے بعد زعورا کی اولاد میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا اور انکا زمانہ گزر گیا یہ زعورا عبد الاشہل کے بھائی تھے
بعض نے بیان کیا ہو کہ ابو ہشیم اور انکے بھائی قضاہ کے خاندان سے ہیں پھر ملی کے خاندان سے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب عبد اللہ بن حارث لقب بہ بنہ کے بھائی تھے زہری نے
اعرج سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن حارث کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نماز سب سے آخرین پڑھی وہ مغرب کی نماز بھی آپ نے پہلی رکعت میں (سورہ) طور اور دوسری میں

(سورہ قل پائینا الکافرون پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔)

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

حرب کے والد تھے ثقفی بن بعض لوگوں نے انکو حرب بن عبید اللہ بیان کیا جو عطاء بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے انھوں سے اپنے والد سے روایت کی جو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد (میں) آئے تھے اور کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسلام تعلیم کیجئے آپ نے (مجھکو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبید اللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھکو معلوم ہو گیا مگر زکوٰۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ عشور تو نصاریٰ اور یہود پر مقرر ہوا ہل اسلام پر نہیں ہوا ان اہل زکوٰۃ فرض ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

خالد کے والد تھے سلمیٰ بن ہذیل یحییٰ نے اپنی سند کو ابو بکر یحییٰ احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انھوں نے خالد بن عبید سلمیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تمکو تمھاری وفات کے وقت تیسرا حصہ تمھارے مال کا (اس واسطے) عنایت کیا ہو کہ (اُسکی وجہ سے) تمھاری نیکیوں میں زیادتی ہو جاوے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ نے انکا تذکرہ عبد اللہ کے بیان میں لکھا ہے مگر عبید اللہ بہت صحیح ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الخالق انصاری ہیں انکا ذکر عبد اللہ بن عمر کی حدیث میں ہے۔ عطاء بن ابی ریح نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خطا شاہ روم کے پاس کون لیجائیگا اس معاوضہ پر کہ اُسے جنت ملے۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ ایک شخص انصاری جسکو لوگ عبید بن عبد الخالق کہتے تھے کھڑے ہوئے اور کہا کہ تین لیجاؤنگا اگر مر جاؤنگا تو میرے لیے جنت جو اپنے فرمایا مان تمھارے لیے جنت ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عبد ربہ عبد اللہ کے بھائی تھے عبد اللہ بن محمد بن زید نے اپنے چچا عبد اللہ بن زید سے روایت کر کے اسکا مطلب یہ ہے کہ مرے وقت مجھکو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار دیا جو جسکو چاہو دلا جاؤ جس کا خیر میں چاہو صرف کر جاؤ۔

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع کا کوئی اظہار کریں عبد اللہ بن زید آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے یہ کلمات خواب میں دیکھے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ (وہ کلمات) بلال کو بتاؤ انھوں نے بلال کو بتا دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کو اذان خواب میں دکھائی گئی اور میں چاہتا تھا کہ میں ہی اذان دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) تم ہی دوزید کہتے تھے پس عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اذان دی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد الاسد قریشی مخزومی ہیں انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور یہ ہمارے ابن سفیان کے بھائی ہیں۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو انصاری ہیں جعفر نے کہا کہ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انھوں نے انکی کوئی روایت نہیں بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شقیر بن عبد الاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہیں واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ کچھ شک نہیں کہ ابو عمر نے اس بیان میں غلطی کی ہے کیونکہ انھوں نے انکو عبید اللہ بن سفیان بیان کیا ہے

۱۔ جانتا چاہیے کہ اذان کی ابتدا بدینہ منورہ میں سلمہ ہجری سے ہوتی اس سے پہلے نماز کے اذان کے پڑھنے والی تھی چونکہ اس وقت تک مسلمانوں کی تعداد کچھ ایسی کم تھی اسلئے انکا جماعت کے لیے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانوں کی تعداد یوں آفیو ترقی کرنے لگی اور مختلف جہزہ اور پیشہ کے لوگ جوق جوق دین الہی میں داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع انکو دی جائے جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے جماعت کے لیے مسجد میں آسلیں لہذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا اذان کی شروعات کا قصہ یہ ہے کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انھوں نے آپس میں مشورہ کیا بعضوں نے یہ رائے دی کہ ہر دو کی طرح سکیڑ بجا یا جائے بعضوں کی رائے ہوئی کہ آگ۔ جلا دینی چاہا کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند نہیں فرمایا حضرت خالد بن ولید نے یہ رائے دی کہ نماز کی وقت الصلوۃ جائے کہہ دیا جائے کہ اسم اس کے بعد عبد اللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان سنوں کا طریقہ انکو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانوں کو کی جائے کرے بعض روایات میں ہے کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فراتے تھے کہ میں نے جو یہ خواب دیکھا تھا وہ جاکہ تمہاری نہیں تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کرو حضرت عبد اللہ بن زید نے انکو تعلیم کر دیا ہے

اور اس بیان میں شقیہ لکھا ہوا اور عبد اللہ کو بن ابی سفیان بن عبد الاسد بیان کیا ہوا اور سب جگہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ یروشلم میں
 شہید ہوئے تھے سفیان بن عبد الاسد تو مشہور ہیں لیکن شقیہ مشہور نہیں ہیں۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ضراد بن ہود حنفی یامی ہیں مدینہ میں رہتے تھے ان کے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں گواہی
 دیتا ہوں کہ انیسویں سال ہجری کا وہ ظرف پیکر آئے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا پس انھوں نے مسجد مروان
 (ہادی کہتا ہے) یا مسجد مروان میں چھڑک دیا اسکو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن سندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام)
 عبید اللہ بن صہرہ بن ہودہ (ہو)۔ ہودہ کو میں خیال کرتا ہوں کہ آخر میں باہر اور یہی بہت صحیح ہوا اور ہودہ یہ علی بادشاہ
 کا نام ہے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہو لیکن ہودہ قبیلہ حنیفہ میں کوئی شخص مشہور نہیں ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے انکی والدہ
 لہیا بہ کہری ام الفضل بنت حارث تھیں۔ انکی کنیت ابو محمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپکی حدیثیں بھی
 انکو یاد تھیں۔ یہ اپنے بھائی عبد اللہ سے بہت چھوٹے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ اور عبید اللہ کی
 پیدائش میں ایک سال کا فرق تھا ہوا ابو یاسر بن ابی جہ نے اپنی سہیلی کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے
 مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جبریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے
 نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ اور عبید اللہ اور کثیر فرزند ان عباس کو بلایا
 کرتے تھے اور شرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آویگا اسکو فلان فلان چیز ملیگی پس یہ فرزند ان عباس آپ کے
 پاس دوڑ دوڑ کر جاتے تھے اور آپکی پشت و سینہ مبارک پر لہ جایا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار
 کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبید اللہ بیٹے بزرگ اور سخی تھے انکی عادت ضرب المثل تھی انکو حضرت علی رضی
 اللہ عنہ نے یمن کا عامل بنایا تھا (مذحج کے زمانے میں) انکو امیر موسم کر کے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انھوں نے کعبہ اور
 حطیمہ میں لوگوں کو جمع کرایا جب شہ (میں حج کا زمانہ آیا) علی رضی اللہ عنہ نے (پھر) انکو امیر موسم کر کے (کعبہ معظمہ)
 روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ راوی کو بھیجا تاکہ لوگوں کو حج کراوین پس ان دونوں نے عبید اللہ
 اور یزید بن شجرہ راوی نے جب دیکھا کہ ہم دونوں ایک ہی کام کے واسطے آکر ہیں ان (جمع ہو گئے ہیں تو آپس میں
 یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگوں میں ناز پڑھاوین اور اس سے پیشتر یہ قسم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یہ یمن پر

برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اسکے بعد جب ہسین بن اوطات شیعان علی کو قتل کرنے کے لیے مین گئے تو انھوں نے انکے دو لڑکوں کو شہید کر ڈالا اپنے اسکو ہسر کے نام میں ذکر کیا سو یہ عبید اللہ روز ایک افٹ قربانی کیا کرتے تھے انکے بھائی عبداللہ نے انھیں منع کیا انھوں نے اُنکا کنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو افٹ کی قربانی کرنی شروع کی یہ عبید اللہ اور انکے بھائی عبداللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ رکھتے تھے کہ ہم سب سے عبید اللہ کا علم زیادہ جو اور عبید اللہ کی سخاوت زیادہ ہے ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن احمد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو الفرج قصاصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی جعفر بن محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنی احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ ابن مروان بن معاویہ فرزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ولید ابو الحجاج فرزاری نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر میں انکا غلام بھی اُنکے ساتھ تھا۔ راستہ میں ایک منزل پر ان دونوں کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چکر اس گھر میں قیام کرتے اور یہاں گزاریں (چنانچہ چلے) جب وہاں پہنچے تو اعرابی نے انکو دیکھ کر اگلی بڑی تعلیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت اور نیک سیرت وجہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہاں ایک بزرگ شخص مہمان آتا تو پھر انکو اپنے مکان میں اتارا اور عورت سے آکر پوچھا کہ ہمارے اس مہمان کے واسطے رات کے کھانیکا سامان ہے اُسے کھانکے بھی نہیں ہاں یہ ایک بکری ہے کہ جسکے دو دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی (کا مدد) ہو اعرابی نے کہا اسی کو ذبح کرونگا عورت نے جواب دیا کیا اسکو ذبح کر کے لڑکی کو بھی قتل کریگا۔ اعرابی نے کہا اگرچہ (کچھ بھی ہو) اداوی نے کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (اتھین) لی اور کہنے لگا

یا جارتی لا تو قطی البینہ ان تو قطیہا تنحب علیہ فترع الشفرة من یدہ پھر بکری کو ذبح کر کے کھانیکا سامان درست کر کے عبید اللہ اور انکے غلام کے پاس لایا اور انکو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اسکی عورت کی گواہی سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ مال (ہو) اُسے کہا ہاں پانچ سو دینار ہمارے خرچ سے فاضل ہیں عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دیدے غلام نے کہا سبحان اللہ اسکو پانچ سو دینار آپ عنایت کرتے ہیں باوجودیکہ بکری آپکے واسطے اُسے ذبح کی تھی اُسکی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا تیرے مال پر افسوس ہو خدا کی قسم وہ اعرابی ہم سے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرے والا ہو کیونکہ ہم تو اپنی ملک میں سے

پلہ ترجمہ اسے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگاتا اگر گلا دی تو وہ رورہ کرے پھر یہاں کر لگی اور میرے اٹھ سے پھری ہمیں لگی ۱۱

امین حبیب بن قریظان بعض لوگوں نے بیان کیا جو کہ یہ عبید اللہ عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان میں عتیک کو بھی یہاں لکھا ہے ان کا نسب عبید اللہ بن تہمان کے نام میں گزر چکا ہے اور ابو ہشیم کے بیٹے تھے واقعہ یہاں میں خبیہ ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

ابن عہدی بن خیاض بن عہدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفلی ہیں انکی والدہ ام اقبال بنت ابی الدیہ بن ابی الدیہ
عنانہ بن اسید کی بہن تھیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ولید بن
عبد الملک کے زمانے میں وفات پائی مدینہ میں حضرت علی کے مکان کے پاس انکا مکان چھانچھون نے حضرت عمر
اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایات کی ہیں انکی بہن و باب بن شبہ بنوی نے اپنی سہیلہ کو یحییٰ بن یحییٰ ملک پہونچا کر

امام مالک سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عطاء بن یدلیثی سے انھوں نے عبید اللہ بن عدی
ابن جبار سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میں تشریف
رکھتے تھے یکا یک ایک شخص آیا اور اُسے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اُسے کیا کیا یہاں تک کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق تھے مار ڈالنے کی
اجازت چاہتا تھا حضرت نے اسکو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیتا اُسے کہا
گواہی تو دیتا ہو مگر اسکا گواہی دینا قابل اعتبار نہیں ہو آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے قتل سے منع
کیا ہو عروہ بن عیاض نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
سورج کو گھن لگا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب بن نفیل قریشی عدوی ہیں ابو عیسیٰ انکی کنیت تھی انکا نسب انکے بھائی عبید اللہ کے بیان میں گزر چکا ہو
یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے قریش کے شہسواروں اور بہادروں میں سے تھے
انھوں نے اپنے والد امیر حضرت عثمان بن عفان اور ابو موسیٰ وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہو زید بن اسلم نے
اپنے والد سے روایت کی ہو کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبید اللہ کو درے لگائے اور کہا تم نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی ہو
تو یہ بتاؤ، حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ تھا یہ عبید اللہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ
میں انکی شہادت ہوئی انکا جنگ صفین میں (معاویہ کی طرف) شریک ہو نیکارہ سبب تھا کہ جب ابو لؤلؤ نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا اور انکی کفن و دفن سے فراغت ہوئی تو کسی نے عبید اللہ سے کہا ایم دیکھتے ہیں کہ ابو لؤلؤ اور
ہرمزان دونوں بچ گئے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ رہا ہو اور ان
دونوں کے ساتھ خفیہ نامے غلام بھی ہو خفیہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے
کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا عبید اللہ نے یہ سکران کو تلواریں سے ملے کیا ہرمزان
اور اسکی بیٹہ خفیہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگوں نے انکو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم رانگی کیا ہستی ہو
ان لوگوں کو قتل کرونگا جنگ مقابل میں یہ کچھ بھی نہیں ہیں انکا لشکر دیکھ کر صیب نے عروہ بن عاص کو اس کے پاس
راستہ سے بھیجا کہ عبید اللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیں یہ مستبد وہ شخص ہیں کہ حضرت عمر نے جنگوں میں تلوار کی
نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہوا سو وقت تک لوگوں کی امامت کی وصیت کی تھی۔ جب عروہ بن عاص سے

اُنہوں نے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے اپنے حملہ کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے اور کہا تم نے میرے پڑوسی کو قتل کر ڈالا اور مجھ کو ذلیل کیا پھر عبید اللہ کو سبب نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو عبید اللہ اُنکے سپرد کر دیے گئے حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ کو اس شخص کے حق میں مشورہ دو جس نے اسلام میں ایسی حرکت کی جو اب تک نہ ہوئی تھی مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبید اللہ قتل کیے جاویں اور ایک گروہ نے کہا جس میں سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل حضرت عمر شہید ہوئے ہیں آج اُنکے بیٹے شہید کر دیے جاویں اللہ ہرمزان اور حنیفہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبید اللہ کو چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دیدی بعض لوگوں نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا ولی کون ہو لوگوں نے جواب دیا کہ آپ ہی ہیں (آپ نے فرمایا جب میں ولی ہوں تو معاف کرنا ہوں) میں نے عبید اللہ کو معاف کیا بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عبید اللہ کو قادیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص لینے قادیان کہتے تھے (جب میں نے اجازت خلیفہ وقت عبید اللہ پر قابو پایا تو لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور عبید اللہ سے قصاص لینے کی معافی میں مجھے گفتگو کرنے لگے میں نے لوگوں سے کہا کیا مجھ کو اُنکے قتل کرنے سے کوئی منع کر سکتا ہو لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں منع کر سکتا ہیں میں نے کہا اگر میں اُنکو قتل کرنا چاہوں تو کیسا قتل نہیں کر سکتا ہوں لوگوں نے کہا کہ قتل کر سکتے ہو کیونکہ تم قصاص لینے کی اجازت ہی قادیان نے کہا کہ (جب وہ ہوتو) میں نے عبید اللہ سے قصاص لینے کو معاف کیا بعض علما نے کہا کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نہ کرتے تو طعنہ کر دیا یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھ برس عدل کیا بلکہ کہتے کہ انکی خلافت ابتدائی سے ظلم کے ساتھ تھی کیونکہ انھوں نے خدا کی حدوں میں سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا اور اس روایت میں پھر بھی کلام ہو کہ اگر قادیان نے عبید اللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز ہوتا کہ عبید اللہ کو قتل کرین مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انھوں نے عبید اللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبید اللہ وہاں سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے یہ (وہاں) سواروں کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین میں کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے اُنکو قتل کیا تھا۔ زیاد ابن حصیفہ ربیعہ پر حاکم تھے پس عبید اللہ کی بی بی بھر یہ جو آئی شیبانی کی بیٹی تھیں زیاد کے پاس آئیں اور اپنے شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لیجاؤ انھوں نے عبید اللہ کی نعش کو لے لیا اور اسکو دفن کر دیا یہ عبید اللہ دوازہ شخص تھے بیان کیا گیا کہ جب انکی بی بی نے انکی نعش کو خچر پر رکھا تو اس کے جانب عرض میں انکی نعش تھی اُنکے ہاتھ پیر دونوں زمین سے ملے ہوئے تھے جب عبید اللہ شہید ہو گئے تو حضرت معاویہ نے انکی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت عمر کی تھی۔ اور اسکو عبید اللہ بن عمر کے پاس بھیجا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ اُنکو ایک ہمدانی شخص نے

قتل کیا تھا اور بعض نے کہا کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا کہ فرزدان حنیفہ میں سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہے۔ جنگ صفین مادر بیج الاول شمسہ میں ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زینالہ بٹشی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ انکو ابن مندہ نے عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور انکا نسب نہیں لکھا اور ابن شاہین نے انکو عبید اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضل سے انھوں نے داؤد بن ابی سہل سے انھوں نے ابو حرب بن ابی اسود دہلی سے انھوں نے عبید اللہ بن فضالہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو اپنے فرمایا جسکا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہاں آکرے اور جسکا کوئی شناسا نہ ہو وہ اہل صفہ کے پاس آکرے (حسب الکلم) میں اہل صفہ کے پاس آکر جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی اپنے فرمایا غفر بیہ بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم میں سے زندہ رہیں گے انکے سامنے صبح و شام (دونوں وقت) کھانے کے لگائے جائیں گے اور کھانا کھاؤینگے کپڑے (ایسے پر تکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے ابو حرب سے انھوں نے بجائے عبید اللہ بن فضالہ کے طلحہ بن عمرو نصری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انھوں نے محمد بن عبید اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں جائیگا کہ (وہ زندگی میں) شرا بخوار تھا تو اللہ کے سامنے اسکی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہے۔ اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصفہانی نے سہیل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے انکو عبید اللہ بن کثیر بیان کر کے محمد کا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے انکو عبید اللہ ابو محمد بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ ہیں اور انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے (ان تین قولوں سے) یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ تین شخص علیحدہ علیحدہ ہیں حالانکہ (یہ تینوں شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوئے ہیں) ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ محمد اور انکے والد عبید اللہ دونوں غیر معلوم شخص ہیں اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن مالک بن نعمان بن یحییٰ بن ابی اسید اسلمی بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو غسانی نے ابن
حطی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن محسن انصاری بن انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ انکو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی
سند عن کو محمد بن عیسیٰ بن سہرہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے
بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے مردان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن ابی شیبہ
انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محمد بن انصاری حطی سے انھون نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اسکو اپنی
جان کا خوف نہ ہو اور بدن صحت و عافیت کے ساتھ ہو اور اس دن کھانے کو بھی اس کے پاس ہو تو اسکو گویا تمام دنیا کی
نعمت (حطی) ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے بھی (ماہ) رمضان کی فضیلت میں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت
کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبید اللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہے اور بعض
لوگوں نے انکا صحابی ہونا صحیح لکھا ہے اور انکی حدیث کو سند کہا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن سلم قریشی سلم کے والد تھے۔ بعض لوگوں نے انکو سلم بن عبید اللہ بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ بن سلم
قریشی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضری ہیں اور صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے اور کہا ہے کہ میں انکے قریشی ہونے سے وقف
نہیں ہوں اور اس میں کلام ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن سلم ایسے شخص ہیں جن سے روایت کی گئی
ہے۔ اگر یہ وہی شخص ہیں تو اسدی ہیں اور اسد قریش کا ایک بطن ہے۔ ابن سندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندوں کے ساتھ
ابو نعیم یسے فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرفی سے ان دونوں نے ہارون بن سلمان فراد ابو موسیٰ سے جو عمرو بن حریز کے
خواہم تھے انھون نے سلم بن عبید اللہ قریشی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں یا نہ کروں (جواب) سکوت کیا انھون نے اسکو دوبارہ پوچھا پھر اپنے (جواب)
اسکو کیا انھون نے دوبارہ اسکو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ تم نے کی نسبت دریافت کر لیا لا کسان جو انھون نے
کہا یا رسول اللہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ تمہاری بی بی کا بھی حق ہے (تم) رمضان اور (چھ روزے عیدین)

جو کاسے قریب میں اور بدھ اور جھرات کے سٹنے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو (گویا) تم نے ہمیشہ روزہ رکھا اور بعض نے اس روایت میں بجائے سلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کر کے کہا ہو کہ انھوں نے اپنے والد سے کہہ سکتے ہیں کہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر اسکا ذکر آدیاگا۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن سلم انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ وہ شخص نہیں ہیں جسکی نسبت بیان کیا گیا ہو کہ اس نے اپنے روایت کی جو انکو علی عسکری نے ذکر کیا ہو جیسا کہ ابو بکر بن ابی علی نے بیان کیا ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عباد بن عوام سے انھوں نے حسین بن عبد الرحمن سے نقل کر کے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے عبید اللہ بن مسلم صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرنا ہو اور سہ آقا کی بھی تابعداری کرنا ہو اسکو دو نا ثواب ملتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر انھوں نے عبید اللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم کھڑک غلام مال حدیث اسے روایت کی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمر انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور اہل مدینہ میں انکا شمار ہوا انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اسے عروہ بن زہر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہو مگر انکی کوئی حدیث صحیح نہیں ہو یہ سب ابن مندہ کا بیان تھا اور ابو نعیم نے اسے تذکرہ میں یہ بات زیادہ بیان کی ہو کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ مشام ابن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبید اللہ بن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کو خدا کی طرف سے نر می عطا ہوتی ہو وہ انکو فائدہ دیتی ہو اور جن لوگوں کو نر می نہیں عطا ہوتی وہ نقصان میں رہتے ہیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اچھا لکھا ہو اور وہ انھوں نے اس طرح لکھا ہو عبید اللہ بن عمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تميم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تميمی ہیں انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہو اور آپ کے صحابہ میں بہت کم سن اور نوجوان تھے اسی طرح انکو بعض لوگوں نے بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ بیان غلط ہو کیونکہ جو عبید اللہ کی حالت بیان کی ہو کہ وہ نوجوان تھے، ایسی حالت میں یہ نہیں کہا جاتا کہ انھوں نے صحبت پائی ہو (ان پر کہا جائیگا) کہ آپ کو دیکھا ہو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا تو یہ بچے تھے عبید اللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر میں شہید ہوئے تھے اسوقت انکی عمر پچیس برس کی تھی۔

یہ اُس جنگ میں لشکر کے سردار تھے انھوں نے نرمی کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور یہ وہی ہیں کہ جنھوں نے حضرت معاویہ سے کہا تھا ۵

افانت لم ترخ الازار تکرما علی الکلمۃ العودا ومن کل نجا فمن فی الذی زجو کحقن دمانا ومن فی الذی زجو کل النوائب اور انکے بیٹے عمر بن عبید اللہ بن عمر سخی لوگوں میں تھے اسکے بعد انھوں نے کچھ عمر بن عبید اللہ کا حال بیان کیا ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھ کر کہا ہو کہ عبید اللہ عمر کے بیٹے میں مستغفری نے کہا ہو کہ انکو یحییٰ بن یونس نے ذکر کیا ہو میں نہیں جانتا کہ صحابی تھے یا نہیں اور یہ بھی ذکر کیا ہو کہ انھوں نے حضرت عثمان کے عہد میں بمقام اصطر انتقال کیا اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہو مجھکو نہیں معلوم ہوتا ہو کہ یحییٰ بن یونس نے کس سبب سے انکا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور رکھا ہو عبید اللہ نے عمر و عثمان و طلحہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہو اور انکی کنیت انکے بیٹے کے نام کے موافق ابو معاویہ تھی ابو عمر کا یہ کہنا کہ عبید اللہ اصطر بن ابن عامر کے ساتھ شہید ہوئے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہو کیونکہ انھوں نے کہا ہو کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور انکا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ثابت نہیں ہو تو یہ اصطر بن شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے کیونکہ ہونگے کیونکہ اصطر کا واقعہ شہید ہونے میں ہوا ہو اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہونگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معین سوانی سواہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو طائف میں رہتے تھے بعض نے انکو عبد اللہ بن معین بیان کیا ہو اور ہم نے انکا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد بن سائب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سواہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبید اللہ بن معین کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوئے سنا کہ واقعہ طائف کے دن مسلمانوں میں سے دو آدمی شہید ہو گئے اُن دونوں کی نعش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کی گئی مگر آپکو (پہلے ہی سے) پتہ نہ چل سکا تھی تو آپ نے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوئے ہیں یا یہ فرمایا کہ جہان وہ لڑے ہیں وہیں انکو دفن کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

۵ ترجمہ جب آپ ہی نے اندراہ بزرگی (بھاری) نامناسب باتوں پر ہر طرف سے پردہ نہ ڈالا تو پھر کون ہو جس سے ہم اپنی جان کی حفاظت کی امید رکھیں اور کون ہو جس سے ہم مضائب میں مدد پہنچنے کی آرزو کریں ۱۲

فہمان بھی غزوہ بدر میں شریک تھے انکا لقب مقرر اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ انھوں نے بدر میں ایک ہی ساتھ چار آدمیوں کو قید کیا تھا انھوں نے عقیل بن ابی طالب بھی قید کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور انکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو قید کرنے سے فرمایا کہ انکو قید کرنے میں بادشاہ بزرگ نے تمہاری مدد کی اور حضرت نے انکو مقرر کا خطاب دیا تھا یہ مسلمہ یہ دعویٰ کرے ہیں کہ ابویسر یعنی کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ ایسا ہی ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ابونعمان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ انکا تذکرہ دیمون نے لکھا ہے اور ابویوسی نے انکا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ عبید بن ادس بن مالک بن سواد انصاری ہیں ادس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہیں یہ غزوہ بدر میں شریک تھے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انھوں نے عبید کے یہاں میں سے کچھ بھی نہیں پھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا (نہیں بیان کیا ہے) شاید ابویوسی کو اس بات پر اشتباہ ہو گیا ہو کہ ابن مندہ نے انکا نسب نہیں بیان کیا پس انکو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہیں حالانکہ وہی ہیں ابویوسی کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہو کہ وہ جہان ابن مندہ کسی کے نسب کو سا قہ کر دیا ہو انھوں نے استدراک نہیں کیا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن تیمان بن مالک ابو شیمہ بن تیمان کے والد تھے انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ابو شیمہ مالک ابن تیمان (کے حال) میں بیان ہو گا۔ اور ابو عمر نے یہاں پر انکا نسب ادس انصاری تک بیان کیا ہے اور انکے سوا سے دوسروں نے انکی مخالفت کی ہے اور عبید الاشہل کی اولاد کا انکو حلیف کہا ہے۔ انکو جس نے حلیف کہا ہو وہ ابن ہشام اور فاقہ سی اور موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر ہیں اور ابن اسحاق اور واقدی کہتے ہیں کہ (انکا نام) عبیدہ ہو اور موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور عبید اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ یہ عتیک بن تیمان ہیں اور انکی مخالفت ابن کلبی نے بھی کی ہے۔ عبیدہ ان شتر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی تھی یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے انکو عمر بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ غزوہ احد میں نہیں بلکہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابویوسی نے لکھا ہے مگر ابویوسی نے کہا ہے کہ یہ بلی کے حلیف تھے اسکو سوا ابویوسی کے کسی اور نے نہیں بیان کیا اور بعض نے تو انکو انصاریوں میں سے لکھا ہے اور بعض نے خاندان ہلی میں انکے ملاکر انصار کا حلیف کہا ہے مگر ابویوسی کا قول مشہور کے خلاف ہے۔

سیدنا عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ انصاری بنی نجار (کے خاندان) سے ہیں ابن اسحاق سے اُن انصار کے ناموں میں جو قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن غنم بن مالک سے شریک بدلتے تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابویوسف نے لکھا ہے

(سیدنا عبید (رضی اللہ عنہ)

یحییٰ بن انکی کینت ابو عاصم تھے اور صحابی تھے عاصم بن عبید جنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہو وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبریل نے آکر کہا کہ تمہاری امت میں تین عمل ایسے ہونگے جنکو اگلی امتوں نے نہیں کیا ہو۔ کفن چورانا۔ فخر کرنا۔ عورتوں کا عورتوں کے ساتھ مشغول ہونا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متأخرین نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ میں کام میں کفن چورانا اور جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

(سیدنا عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی ہیں انکی کینت ابو جهم تھی خبیثہ بچا کرتے تھے انکے نام میں اختلاف ہے بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہیں ہم انکو انشاء اللہ تعالیٰ بیان سے زیادہ کینت کے باپ میں بیان کریں گے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہیں ابو جهم انکی کینت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکا نسب کعب تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو ابو بکر بن ابو عاصم نے بیان کر سکے کہا ہے کہ انکا شمار انصار میں ہوتا ہے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصار ہیں اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار میں انکا شمار ہے۔ میں اسکا مطلب نہیں سمجھتا کیونکہ ابو جهم کعب بن عامر بن عدی بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی کی ایک شاخ ہے اور ابو نعیم غلام اور مطیع بن اسود عبید بن عویج میں جا کر مل جاتے ہیں اور ابو نعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہے کہ انکا شمار انصاریوں میں ہو رہے ہیں قول ابن ابی عاصم کی کتاب میں جو میرے پاس ہے نہیں پایا اور اللہ اعلم۔

(سیدنا عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد سلمیٰ بن پھر بنی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام عبیدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہیں مگر عبیدہ بہت صحیح ہے۔
۱۵ خبیثہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہے جو صورت کے کپڑے سے بنایا جاتا ہے

ابو عبد اللہ اکی کفیت تھی یہ مہاجر تھے اسے کوفیون کے ایک گروہ نے روایت کی ہو۔ یہ کوفہ میں رہتے تھے۔ جن لوگوں نے اسے روایت کی ہو انہیں سعد بن عبیدہ اور تمیم بن سلمہ بھی ہیں یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے۔ حکم عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عمرو بن مرہ سے انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبد اللہ بن ربیعہ سلمی سے انھوں نے عبید بن خالد سلمی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان مواخات کرادی تھی تو ان دونوں میں سے ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قتل کیے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگوں نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگوں نے (نماز میں) کیا دعا مانگی انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے کہا اے اللہ اے رحیم کر اے اللہ انکے دینی بھائی سے ملا دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملائے جاسکتے ہیں انھوں نے انکے شہید ہونیکے بعد جس قدر نماز میں پڑھیں روزے رکھے عبادات کیے وہ سب کہاں چلی جائیگی درمیان میں بہت بڑی دوری ہو جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اس طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بن خالد محارب بن اسود بن خالد کے بھائی تھے انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ انکا نسب سلیمان بن قمر نے اشعث بن ابی شعث سے انھوں نے رہم بنت اسود سے انھوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کر کے بیان کیا جو اسے انکی بیٹی رہم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہو اور سعید بن عامر نے سعید سے انھوں نے اشعث بن ابی شعث سے انھوں نے سلیم سے انھوں نے اپنی پھوپھی سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں جا رہا تھا کہ یکایک کسی نے میرے پیچھے سے بھکواؤ اور زدی کہ (اے شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچا رکھنے میں زیادہ پرہیزگاری اور پائنداری ہو (اس آواز کو سنکے) میں نے پھر کے دیکھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ (میری ازار کی) چادر مل جاؤ (یعنی یہ اسی وقت در عرض میں ہوتی ہو) پھر اپنے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیسا نکو میری پیروی ضروری نہیں ہو۔ یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہو اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہو وہ ابو سلمہ یعنی موسی بن اسماعیل ہیں ابو سلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہیں سنی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

الحمد للہ رب العالمین بیہم و سکون لام یہ ایک پادر ہوتی ہو لہ جہین سیاہ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں ۱۲

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حساس عہری بن مالک اور قیس کے بھائی تھے انکا شمار بصرہ کے بدوون میں ہی سواذ بن ثنی بن سواذ نے اپنے والد سے انھوں نے حسن بن حسین سے انھوں نے اپنے دادا نصر بن حسان سے انھوں نے حصین بن ابی حرسے انھوں نے اپنے والد مالک اور اپنے چچا قیس اور عبید سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپسے بنی فہم کے ایک شخص کی شکایت کی آپسے (انکی شکایت سنکر) اس شخص کے پاس ایک خط (اس طرح سے) لکھا کہ ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لما کتب عبید و قیس بنی الحساس انکم آمنون مسلمون علی و ما نکم و امواکم لا تو اخذون بجزیرۃ غیرکم ولا بحینی علیکم الا ایدیکم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے اسکو بعض متأخرین یعنی ابن مندہ نے سواذ بن ثنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے مگر انھوں نے اس (حدیث کی سند) میں تصحیف کی ہے اور کہا ہے کہ حسن بن حسین نے نصر سے روایت کی ہے حالانکہ وہ (اصل میں) حرب بن حصین ہیں اور اسی طرح (سند میں اور بھی) تصحیف کی (وہ یہ ہے) کہ ایک شخص سے جو انکے چچا کی اولاد سے ہے روایت کی (بجائے اسکے) کہا ہے کہ بنی فہم سے روایت کی ہے۔ اسکو مالک بن حساس کے بیان میں ذکر کر کے کہا ہے انکے چچا ہیں ہی درست ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن جی جہضمی بصری بن انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور انکی سند حدیث میں بھی اختلاف ہے یحییٰ بن اسحاق سلجینی نے سعید بن زید سے انھوں نے ابو عبیدہ کے غلام واصل سے روایت کی ہے اور انکے بیٹے یحییٰ نے بھی ان سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیشاب کرنے کے واسطے بھی جگہ تجویز کرتے تھے جس طرح اپنے ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ ذکیع نے سعید سے اسکو روایت کیا ہے اور اسکو عمرو بن عاصم نے حماد بن سعید بن زید سے انھوں نے واصل سے انھوں نے یحییٰ بن عبیدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے انکو ابن جی جہضمی لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن جی جہضمی کہا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ابن جی بیان کیا ہے۔ واصل اعلم

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ان سے سلیمان تیمی نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابو منصور یعنی مسلم بن علی سلمہ ترجمہ یہ تحریر ہو محمد رسول اللہ کی طرف سے مالک و عبید اور قیس فرزند ان حساس کے لیے کہ تم لوگ اپنی جان و مالی کی طرف سے جزا و خطا رکھو کسی دوسرے کی خطا کا تم سے مواخذہ نہ کیا جائیگا تمہاری بات کا مواخذہ ہو گا جو خود تمہارے ہاتھوں نے کیا ہے۔

ابن محمد سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہجو محمد بن محمد بنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ابو القاسم بن مرجم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو عبد الاعلیٰ نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہجو حماد بن سلمہ نے سلیمان بنی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید سے روایت کر کے بیان کیا کہ دو روزہ وار عورتیں لوگوں کی غیبت کر رہی تھیں آنحضرت نے ایک پیالہ منگایا اور ان دونوں عورتوں سے کہا کہ (اسمیں) قر کر دو انھوں نے قر کی جسمیں پیپ اور خون اور تازہ گوشت لگا کر آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونوں کے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سلیمان بنی عبید سے یہ حدیث نہیں معنی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں ایک در راوی ہے یحییٰ بن سلیمان نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شخص سے انھوں نے عبید سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ اُن کے کسی نے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے انھوں نے جواب دیا ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید رضی اللہ عنہ

ابن رفاعہ بن رافع زرقی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ مدینہ میں رہتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہجو ابو احمد یعنی عبد الواحد ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ہارون بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہجو مالک بن سمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہجو عبد السلام بن حرب نے یزید بن عبد الرحمن سے انھوں نے یحییٰ بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہے) بنت عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا اپنے فریاض میں ہجو چھینکنے والے کے لیے (الحکم اللہ کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چہ تھی بار) سے چھینک آئے تو چاہیے یرحمک اللہ کہ چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے ابو ایوب انصاری سے انھوں نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب میں سے موجود تھے اسکو ابو سعید نے عبد اللہ بن صالح سے انھوں نے لیث سے انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے اسی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابی ہند و در ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں کے نام میں بھی ذکر کیا ہے

لکریہ صحیح نہیں ہے اگر ان دونوں کے انکو دو شخص سمجھا ہو تو یہ غلط ہے۔

(سیدنا) عبید رضی اللہ عنہ

ابن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن ذریق انصاری زرقی بن یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اسی بن عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن ذریق بن اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقیقہ سے انھوں نے ابن شہاب سے ابن انصاری کے نام میں جو خاندان اوس سے غزوہ بدر میں شریک تھے عبید بن زید کا نام بھی روایت کیا ہے نیز ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے ان انصاری کے نام میں جو خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوہ بدر میں شریک تھے عبید بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابو موسیٰ نے کہا ہے۔ لکاتذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کنز کہ زرقی بن اس کے بعد اسی کنز ٹھیک کہ نہیں ہے کیونکہ زرقی خراج کے خاندان سے ہیں انکو اوس کے خاندان سے کہنا غلط ہو۔ لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ حسین بیان کیا جس سے کچھ (انکی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو اس غلطی سے (چھوٹ گئے اور ابو نعیم کا ابن اسحاق سے یہ روایت کرنا کہ انھوں نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوہ بدر میں موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبید بن زید کو ہی بیان کیا تو ہمارے پاس ابن اسحاق کی کتاب حسب قدر سندوں سے مروی ہے انھیں سے کسی میں ایسا نہیں ہے۔ ہما عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن ذریق کے اولاد میں سے غزوہ بدر میں شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور ان دونوں کے مانند سلسلہ ہے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہے والد اعلم۔

(سیدنا) عبید رضی اللہ عنہ

ابن زید زرقی بن انکی کنیت ابو عیاش تھے محمد بن اسحاق نے انکا نام اسی طرح بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ منصور بن سہم سے انھوں نے محمد بن سہم سے انھوں نے ابو عیاش زرقی سے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبید رضی اللہ عنہ

بعض لوگوں نے انکو ابن سعد بیان کیا ہے۔ عبد الوہاب بن عطاء نے اس شخص سے جسے ابراہیم بن میسر سے

انھوں نے عبید بن سعد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے
دین کو دوست رکھے اُسے چاہیے کہ میری سنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتوں کے نکاح بھی ہے۔ ان کا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن حضار اشعری بن ابو موسیٰ کے چچا تھے انکی کنیت ابو عامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ یہ
انکا نسب ابو موسیٰ یعنی عبداللہ بن قیس کے نام میں ذکر کیا ہے ہم انکا حال انکی کنیت میں یہاں سے زیادہ بیان کیے
(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن حشم بن حارثہ انصاری حارثی بن اوس کے خاندان سے تھے غزوہ احد میں
شریک تھے یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقعی نے کہا ہے کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ
انکا نام عبید السہام کیوں ہوا انھوں نے کہا کہ مجھ کو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصون میں سے انھوں نے
اٹھارہ حصے مول لیے تھے (اسی وجہ سے) انکا نام عبید السہام پڑ گیا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ انکا نام
عبید السہام (پڑ جانیکے یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصہ کر دیے جاوے تو اپنے لوگوں سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے
لوگوں کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بلائے گئے (جب حاضر ہوئے) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو کئی حصے دیدیے اسی وجہ سے انکا نام عبید السہام پڑ گیا۔ انکی کنیت انکے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابونت
تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہیں کہ حبشہ غمیش نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ لیکن ابو موسیٰ
نے انکا نسب نہیں بیان کیا بلکہ کہا ہے کہ عبید السہام ہی شخص ہیں۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن شریہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمیر بن شبرہ بن ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ
یہ عبید بن شریہ جرہمی دوسو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انھوں
نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے (ایک مرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس
انکی خلافت کے زمانے میں گئے حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ تم نے اپنی عمر میں جو خیر سب سے زیادہ تعجب خیر
دیگی ہو مجھ سے بیان کرو انھوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو

دفن کر رہے تھے جب پیٹے اس میت کو (دفن کرتے ہوئے) دیکھا میری آنکھوں میں آنسو ڈھب ڈھب آئے اور میں نے یہ مثالیہ اشعار پڑھے ۵

استبرق اللہ خیرا وارضین فینما العسرا ذرات میا سیر وینما المرؤنی الاجاد مغنبط اذ صار میتا تحفہ الا عاصیر
یکی علیہ غریب لیس یعرفہ و ذوق راتہ نے الحی مسرور
عبید نے کہا (جب میں نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے) تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے مجھے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہے جسکو ابھی پہلے دفن کیا ہے۔ یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے اور (اس میں) انکا نام عمیر بن شبرمہ (مرومی) ہے اور دوسری روایت میں یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہیں ہو تو اس پر روتے ہو حالانکہ اسکا چچا زاد بھائی (جو) اسی موضع میں درہتا ہے اس میت کی عورت پر قابض ہو گیا ہے اور اسکے مال کو اس نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اور اسی میت کے مکان میں رہتا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر وہ اس امر پر نہیں دلالت کرتا ہے کہ عبید صحابی تھے بلکہ یہ ضرور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر اور آپ کے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔ شاید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخربن لوزان انصاری ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگوں کو یمن بھیجا تھا ان میں یہ بھی تھے۔ سیف بن عمر تہمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبید بن مخربن لوزان انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے تمام عاملوں کو حکم دیا کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت لوگوں کو نیک کام کرنے کی رغبت دلاتی ہے اور تم اللہ کی راہ میں ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم لوٹو گے اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپ نے یمن کے عاملوں سے یہ عہد لیا تھا کہ جب زکوٰۃ لینا تو تمیں گائے میں ایک سال کی گائے اور چالیس میں دو برس کی گائے۔ اور تمیں اور چالیس کے درمیان جو کچھ مالی زیادہ ہو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔ اللہ کی نصیب کردار میں اس سے خوشی و ہون بخیر ہی کے بعد آسانی ہوتی ہے بلکہ ایک سال میں آدمی زندہ دیکھ دیکھ کر بیان میں باعث شرم ہوتا ہے وہ مر جاتا ہے تو اس کے بچھاسکو بھول جاتے ہیں۔ اس پر ایک سال پر ایسی روتا ہے جو اسکو جانتا بھی نہیں اور اسکی توبہ ان پر قبیل میں خوش ہوتا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب انصاری بن براہ بن عازب کے بھائی تھے۔ انکا نسب انکے بھائی (براہ) کے تذکرے میں پہلے گزر چکا ہے انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلیٰ سے انھوں نے حفصہ بنت براہ بن عازب سے انھوں نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع کر (یعنی کسی شخص کا نام رکھا جاوے اور وہ نام میرا ہی نام ہو اور میری کنیت کے موافق اسکی کنیت بھی تو یہ اسکو نہیں لازم ہے کیونکہ اس میں لڑکا پیدا ہوتا ہے اس حدیث کو ابن سند نے روایت کیا ہے مگر سند اس طرح بیان کی ہے کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا سے روایت کی ہے اس سند کو اس طرح سے بیان کرنا انکی صحیح غلطی ہے یہ درست ہے کہ حفصہ بنت براہ بن عازب نے روایت کی ہے کیونکہ ابن سند کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے انھیں کے قول کا رد ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عبید اور براہ، حضرت علی کے ساتھ انکی ہر جنگ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے وادائے انھوں نے وضو اور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبداللہ بن یزید غطفی کی نسبت بھی کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے وادائے اب یہاں ہے۔ (ان اقوال میں) غور کرنا چاہیے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

یہ عبدالرحمن کے والد تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے تنہا بن بکر نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابوسنان بن عیسیٰ بن سنان سے انھوں نے بغیرہ بن عبدالرحمن بن عبید سے اور عبید صحابی تھے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے وادائے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان کی تین سو تیس شاخیں ہیں جن سے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ لیکن ابو عمر نے انکی نسبت بیان کیا ہے کہ عبید صحابہ میں سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہیں۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالغفار بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبدالغفار سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب میرے

صحابہ کا ذکر کیا جاوے تو تم انکی بُرائی کرنے سے باز رہو الکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید۔ انکو مستغری نے بیان کیا کہ آنسے عقبہ بن عبدلے روایت کی ہے یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عقبہ بن عبید نے) یہ بھی کہا ہے کہ میں نے عبید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ ہاتھوں کو گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور انکے بالوں اور دھون کے بالوں کو نہ کتر کر دیکھتا تھا کہ میں انکی آنکھیں بے شکستہ رہیں (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھے ہوئے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہیں) اور بالین انکے لیے سردی و درکوبہ کے لیے پوشش ہیں اور انکی پیشانی کے بالوں میں نیروالستہ ہے اور یہ حدیث عقبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی وہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر بیان کی جاوے گی۔ الکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبید الصاری اسی امیر بن زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد سے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور انکے قول کو محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ الکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبید غزوہ بدر اور احد اور خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ الکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے۔ باوجودیکہ ابن مندہ نے الکا تذکرہ لکھا ہے۔ بس ابو موسیٰ نے جو ابن مندہ پر استہراک کیا ہے اسکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

عزکی (یعنی طاح) ہیں۔ الکا تذکرہ طبرانی نے عبید نامہ والوں صحابہ میں لکھا ہے اور بعض لوگوں نے الکا نام عبید بیان کیا ہے انکی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ الکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے الکا حال بیان پر نہیں بیان کیا ہے بلکہ عبد کے نام میں الکا تذکرہ لکھ کر یہ کہا ہے کہ بعض لوگ الکا نام عبید بیان کرتے ہیں۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سلمہ عینی پھر ذبحانی ہیں انکو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے یہ فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابو سعید بن یونس نے لکھا ہے۔ الکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انکے کوئی روایت نہیں ہے بلکہ خیال ہے کہ یہ عبید وہی عزکی ہیں جن کا تذکرہ انکے پہلے بیان ہوا ہے۔

سے بال گھوڑے کی گردن کے بالوں کو کہتے ہیں ۱۲

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر دکلابی ہیں۔ بعض لوگوں نے الکو عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد کے تھے۔ بککو عبید الوہاب بن ابی جبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسمعیل بن ابراہیم بن عمر بنی ابو عمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انھوں نے ربیعہ بن عیاض سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے دادا عبید بن عمر کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے رضو کیا اور طہارت کو پورا کیا جب (ربیعہ) وہو کرتی تھیں تو پوری طہارت کرتی تھیں۔ اس حدیث کو مسیح بن یونس نے سعید بن خثیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے عبیدہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور بجائے ربیعہ کے ربیعہ بیان کیا ہے یہ انکی غلطی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ عبیدہ ہیں اور عبیدہ بن عمرو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جذع بن لیث بن بکر بن عبد منہا بن کنانہ لیشی جندعی ہیں انکی کنیت ابو عامر تھی۔ یہ اہل مکہ کے قصہ بیان کرنے والوں میں سے تھے۔ انکو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کبار تابعین میں انکا شمار ہے۔ انھوں نے حضرت عمر اور انکے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمرو ابو یوسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

قاری ہیں یہ انصار کے خاندان بنی حنظلہ میں سے ایک شخص ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اسے زید بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ نیز ابو عمر نے انکو عمیر کے نام میں ذکر کیا ہے۔ وہ عمیر کے تذکرے میں بیان ہوگا اور وہی صحیح ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبید بیان کیا گیا ہے پس اگر ابو عمر اس طرف اشارہ کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ اور ابو احمد عسکری نے انکو دو عنوان میں ساتھ ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قشیر مہری ہیں۔ انکی یہ روایت کردہ حدیث مرفوع ہے کہ تم لوگ اس لشکر سے بچتے رہو جو (لشکر خدا کو تو) دیکھو چھائے اگر جب مال غنمت دیکھے تو لوٹے میں پڑ جاوے اسے لمیح بن عقبہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس آنکی کنیت ابو ورتھی انصاری ہیں بعض لوگوں نے ابو ورتھ کا نام ثابت بن کمال بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر آنکی کنیت ابو امیہ تھی معافری ہیں صحابی تھے جیسا کہ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے ان سے ابو قیل معافری نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مراح مزنی ہیں انکو ابن قلع نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبید بن عبید مراح مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) نقیع میں نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہو جائیگا اندیشہ کو ہے تھے اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (یعنی مؤذن) نے پکارا اللہ اکبر مینے اپنے دل میں، اُس مؤذن سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے ایک بٹے کی بڑائی بیان کی پھر منادی نے کہا اشهد ان لا الہ الا اللہ مینے اپنے دل میں کہا ان لوگوں کے پاس (ضرور خدا کی طرف سے) کوئی خبر آئی، اور وہ اس قدر جزم و یقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرے، پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور سلام لایا اپنے بھکو وضو تعلیم کیا اور مینے آپ کے ساتھ نماز ادا کی آپ نے نقیع کو حنی بٹایا اور مجھے وہاں کا عامل مقرر کر دیا یہ غسانی کا بیان ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم اسدی ہیں عباد بن عوام نے حصین بن عبد الرحمن سے اُنھوں نے عبید بن مسلم صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اُسکو دنا ثواب ملتا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہے (یہ حدیث) عباد بن حصین سے روایت کی گئی ہے اور وہ کہتے تھے مینے عبید بن مسلم سے سنا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عباد بن عوام سے اُنھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے اُنھوں نے عبید بن مسلم سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن انس انصاری ہیں۔ یہ معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی کے والد کے چچا تھے عبد اللہ بن سیمان بن ابی سلمہ نے جی اُس مقام کو کہتے ہیں جو بادشاہ کے مٹھی چرنے کیلئے تھے وہیں کر دیا جادو اس مقام کو نفرت نصبتہ اور بجا کے جادو کہہ کر نے کیلئے مخصوص کر دیا تھا۔

نے معاویہ بن عبد اللہ بن حبیب جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم مبارک پر غسل کی علامت پانی باقی تھی اور آپ کی طبیعت بھی بشارت تھی پس ہم لوگوں نے یہ گمان کر کے کہ آپ نے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا ہاں الحمد للہ پھر آپ نے دو تہذیبی کا ذکر کر کے فرمایا دو تہذیبی میں کوئی قباحت اس شخص کے واسطے نہیں ہے جو اللہ پر تو سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ پر تو سے ڈرتا ہو اس کے واسطے تہذیبی دو تہذیبی سے بہتر ہے اور طبیعت کا بشارت ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہے انکاذ کرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبید رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بعض لوگوں نے انکو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے انکو زید بن صامت بیان کیا ہے انکی کینست ابو عیاش تھی زرقی بن انکا حال روایت نے میں پہلے گزر چکا ہے اور عبید بن زید کے نام میں بھی انکا بیان ہے ان کا تذکرہ ابو نعیم و ابووسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبید رضی اللہ عنہ)

ابن علی بن عاص بن زید بن ثعلبہ بن عہی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد عارثہ بن مالک بن حبیب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد ذی زریق کی حلیف تھی۔ اور حبیب اور زریق دونوں (ہشیمین) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی بن غزوہ احد میں شہید ہوئے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے انکاذ کرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبید رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بعض نے انکو عبید اللہ بن معیہ بیان کیا ہے۔ انکا حال پہلے گزر چکا ہے انکاذ کرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبید رضی اللہ عنہ)

ابن فضیلہ خزاعی بن کوفہ میں رہتے تھے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ او ذاعی نے ابو عبیدہ سے جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے انھوں نے قاسم بن مخمرہ سے انھوں نے عبید بن فضلہ سے روایت کی ہے کہ ایک سال قحط کے زمانہ میں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ غلہ کا نرخ مقرر کر دیجئے (تعالیٰ روز بروز گران کرتے جاتے ہیں) حضرت نے فرمایا ہنیں (میں ایسا کرونگا) اللہ تعالیٰ مجھے اُس سال کی بابت سوال کرے گا جس میں میں تمھارے لئے کوئی ایسی بات کروں جس کا خدا نے مجھے حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگو۔ اور شعبہ نے

منصور سے انھوں نے ابراہیم بن عبید بن فضیلہ سے انھوں نے مغیرہ بن شعبہ سے ان دونوں عورتوں کا قصہ روایت کیا کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اس کے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بنا پر یہ عبید تابعی ہونگے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے
(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب کینت انکی ابو عامر تھی اشعری بن غزوہ او طاس کے واقعہ میں شہید ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ ورید بن صمد نے انکو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ورید اس زمانے میں ایسے بوڑھے ہو چکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے محذور تھے وہ کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے انکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائی مغفرت کی تھی۔ اور انکا نام عبید رکھا تھا اسے ان کے بیٹے عامر اور انکے بھتیجے ابو موسیٰ اشعری نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ باب الکنی میں اس مقام سے زیادہ لکھا جائیگا یہ اپنی کینت ابو عامر کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ قتیبہ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا ان ابو عامر کے حق میں جو غزوہ و طاس میں شہید ہوئے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابو موسیٰ کے چچا تھے غلط ہے کیونکہ ابو عامر دو آدمیوں کی کینت ہے ایک وہ جکانام عبید بن سلیم بن حضار ہے جو ابو موسیٰ کے چچا ہیں اور وہی غزوہ و طاس میں شہید ہوئے تھے دوسرے وہ جکانام عبید بن وہب ہے دونوں کے والد کے نام میں اختلاف ہے شام میں فروکش تھے۔ اسے انکے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہے۔ حاکم نیشاپوری یعنی ابو احمد نے ان دونوں (ابو عامر) کے حال کو بیان کر کے کہا ہے کہ عبید بن سلیم اور بعض نے انکو ابن حضار بیان کیا ہے (یہ بیان کر کے) انکے نسب کو اشعر بن بیت تک بیان کیا ہے (اور کہا ہے کہ) ابو عامر (انکی) کینت تھی ابو موسیٰ عبید اللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری بن صحابی تھے غزوہ تبوک میں شہید ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لشکر کا سردار بنانے کے او طاس بھیجا تھا وہیں شہید ہو گئے پھر انکے شہید ہونے کی کیفیت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبید بن وہب ہے اور بعض نے انکو عبید اللہ بن ابی اور بعض نے عبید اللہ بن وہب بیان کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہے کہ قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر کے لوگ اچھے ہیں۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ ابو موسیٰ کے چچا نہ تھے انکے چچا تو خنین کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ان عبید نے عبد الملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی تھی اسے انکے بیٹے عامر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہیں۔ خنیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ جو صحابہ شام میں فروکش تھے انہیں سے ابو عامر اشعری بھی تھے انکا نام عبید اللہ بن ابی ہے اور بعض لوگ انکو ابن وہب کہتے ہیں اور یہ بھی بیان

کرتے ہیں کہ عبید بن وہب نے عبد الملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور یہ ابو موسیٰ اشعری کے چچا تھے
کیونکہ ابو موسیٰ کا سلسلہ اس بات کو باطل کر رہا ہے کہ یہ ابو موسیٰ کے چچا ہوں والہ وسلم
سیدنا، علیہ السلام (رضی اللہ عنہ)

صحابہ میں سے ایک شخص ہیں انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ جریر بن عبید الحمید نے عطاء بن سائب سے انھوں نے ابو عبد الرحمن
سلی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے عبید نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے اس حدیث کی
سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا کر بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھ کر اپنے بھلے
بیٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی میں ہو اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اُسکے لئے استغفار کرتے
رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اسکو بخند سے اے اللہ اسپر رحم کر اور جو شخص مسجد میں اگر نماز کا انتظار کرے اُسکا بھی یہی حکم ہے۔
اسکو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے عطاء سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے اُس شخص سے جسے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے اسی کے مثل روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے
سیدنا، علیہ السلام (رضی اللہ عنہ)

املو کی ہیں بعض لوگ انکو ملیکی کہتے ہیں شامی تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے
اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اسکی تلاوت پر مداومت رکھو اور اُسکو یاد رکھو نہ کہ اُس سے مانند سونے والوں کے
خافل ہو) اسے ہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے
مگر ابو موسیٰ نے انکو کہا ہے کہ عبیدہ یا عبیدہ ہیں۔

سیدنا، علیہ السلام (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن سلیم بھی ہیں یہ اور نیز انکے والد دونوں صحابی تھے ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔
سیدنا، علیہ السلام (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری ہیں بعض کہتے ہیں کہ انکا نام عبیدہ تھا ہم انکو ذکر کر چکے ہیں انکی کنیت ابو ولید تھی اسے صرف
ابو اسحاق بسیمی نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔
سیدنا، علیہ السلام (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بعض لوگوں نے انکو ابن خلف خظلی بیان کیا ہے یعنی خظلمہ بن مالک بن زید منہ بن تمیم کے اولاد سے اور بعض نے
انکو محارب بنی کہا ہے اور بعض نے انکو ابو شعثار یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہے انکی حدیث اشعث نے پہنچی ہے

سے اُنھوں نے عبیدہ سے نقل کر کے روایت کی ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعث سے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اُنھوں نے اپنی پھوپھی سے اُنھوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے اُنھوں نے بنی ہاشمی "اسد عانیہ" سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی ازار کو بچھو (سے) اور پھر کھو کیونکہ اس میں پرہیزگاری اور پائنداری زیادہ ہو و اگر قطنی نے اس کا نام عبیدہ بیان کیا ہو یہ اُنھوں نے کچھ نکلیا اور یہ بھی کہا ہو کہ انکو ابن خلعت یا ابن خالد کہنا غلط ہو بخاری نے اور نیز ابن ابی جاتم نے اپنے والد سے نقل کر کے اس کا نام عبیدہ بیان کیا ہو اور یہی صحیح ہو ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو یوسف نے لکھا ہو مگر بعض لوگوں نے انکو عبیدہ ہی بیان کیا ہو۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہو۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن جبر - عمرو بن کعب بن ہزار کے اولاد سے تھے بنی عیینہ جو انصار کے حلیف تھے انکے یہ حلیف تھے یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفیہ بنی ہاشمی نے بعض نے کہا ہو کہ جعفری ہیں۔ حماد بن عیسیٰ بنی نے روایت کی ہو کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اُنھوں نے اپنے دادا عبیدہ بن صفی سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا نبی اللہ میرے اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبیدہ تم لوگوں پر جب کوئی تنگی پیش آوے گی اللہ تعالیٰ اسکو دور کر دے گا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہو اُنھوں نے بشار بن محمد بن طفیل سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے عبیدہ بن صفی سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ عبیدہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوٰۃ آپ کے خدمت میں پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ بعد ازل گزشتہ روایت کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و بعض لوگوں نے انکو ابن قیس سلمانی کہا ہو۔ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہو انکی کنیت ابو سلم تھی اور بعض نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو نمر و تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہیں عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علیؑ کے ساتھ رہے اُنھوں نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علیؑ اور حضرت عمرؓ سے روایت کی ہو (رضی اللہ عنہم) ابن سیرین نے اس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ہر ہر شیر ایمان لایا تھا اور میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ان کا شمار اکابر تابعین میں ہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ)

ابن مسر۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ انکی حدیث سمعیل بن ابی خالد نے ابوذر عبد بن عمر بن جریر سے روایت کی ہے۔ انکا ذکر عبیدہ کے نام میں گزر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوسیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی بن انکی کنیت ابو حارث تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو سعید تھے۔ انکی اور ان کے دونوں بھائیوں کی والدہ خیلہ بنت خزاعی بن حویرث تھیں ثقیفہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارتم بن ارتم کے مکان میں تشریف لیجانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابوسلمہ بن عبد الاسد اور عبد اللہ بن ارتم مخزومی اور عثمان بن مظنون ایک ہی رقت میں اسلام لائے تھے۔ انھوں نے اپنے دونوں بھائیوں طفیل بن حارث اور صلیح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کیساتھ عتبہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور عبد اللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اترے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر انکی ہجرت قریہ منزلت تھی۔ ہیکو ابو جعفر بن سین نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ودان سے واپس آکر ثقیفہ ماوراء اور کچھ دن بیع الاول سلسلہ ہجری کے میں بغیر جہاد قیام کیا بعد اسکے اپنے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ ہاجرین سواروں کے ساتھ جہاد کے لئے روانہ کیا ان سواروں میں کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا۔ ثقیفہ امروہ میں پہنچ کر عبیدہ کا مقابلہ مشرکوں سے ہوا۔ مشرکوں کے سردار ابوسفیان بن حرب تھے (اس معرکہ میں) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا جو وہ سعد بن مالک تھے یہ اسلام میں اول معرکہ تھا۔ پھر عبیدہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ابو جعفر نے کہا ہے کہ ہم سے یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر جمعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور لڑائی کے واسطے (اپنے مقابل میں) لوگوں کو آواز دینا شروع کی (انکی آواز سنکر) تین جوان انصار دانکے مقابلہ کو نکلے عتبہ وغیرہ نے اُسے کیا تم کون لوگ ہو انھوں نے کہا کہ ہم انصاری گروہ سے ہیں۔ انھوں نے کہا تم سے ہمیں کچھ مطلب نہیں ہے۔ پھر مشرکین کی طرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ امی محمد ہماری قوم والوں میں سے ہمارے برابر والوں کو بھیجئے آپنے (انکی یہ آواز سنکے) فرمایا اے حمزہ اٹھو اسی علی اٹھو اور عبیدہ اٹھو (جاؤ تو حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور) عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے کی جھڑپ کر کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے یہ غنیمت لکھ لی (صبح اول) سوم و سکون دوم و کسرتیم۔ مگر میں اہیاد کے قریب ایک گھائی ہے ۱۲۔

شبیہ سے مقابلہ کر کے اُسکو وہیں مار ڈالا۔ علی نے ولید سے مقابلہ کیا اور اُسکو وہیں قتل کیا پھر دونوں نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو مار ڈالا اور اُسکے بعد دونوں نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو قتل کر دیا پھر دونوں عبیدہ کو اٹھا کر اُنکے فرد گاہ میں لے آئے بعض لوگوں نے کہا ہر کہ غزوہ بدر میں جو مسلمان شریک تھے عبیدہ اُن سب سے بڑھے تھے۔ اس لڑائی میں انکا پیرکٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سر پہ زانو پر رکھ لیا۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ابوطالب تجھ کو دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے اس شعر کا عبیدہ مجھے زیادہ حق دار ہے۔ **وَسَلَّمَ حَتَّى نَصَرَ حَوْلَهُ وَنَزَلَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَأَحْلَا مِلَّ** پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفراء میں وفات پائی بعض لوگوں نے کہا ہر کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تاربین میں فروش ہوئے تو آپ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو (بیان پر) پاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں بیان پڑا ابو سعادیہ کی قبر پر بعض لوگوں نے بیان کیا ہر کہ جب یہ شہید ہوئے تھے تو انکی عمر ترسٹھ برس کی تھی یہ عبیدہ میانہ قد اور خوب صورت شخص تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد ابو عمر نے کہا ہر کہ میں نے صحابہ میں عبیدہ نام سوا سی عبیدہ بن حارث کے کسی کو نہیں پایا لیکن دارقطنی نے موتلف و مختلف میں انکو عبیدہ بن خالد محاسبی کہا ہے اور بعض لوگوں نے انکو ابن خلف کہا ہے انکی حدیث اشعث بن ابی شعث سے روایت کی گئی انھوں نے اپنی پھوپھی سے انھوں نے عبیدہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور شیعیان نے کہا ہر کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انھوں نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے ان دونوں کے سوا دوسروں نے کہا ہر کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہر کہ انکے عبیدہ نام ہونے میں تو کسی نے اختلاف نہیں کیا انکی حدیث کی سند اور انکے والد کے نام میں اختلاف ذکر کیا ہے ابن ابی حاتم نے انکو اپنے والد سے عبیدہ لقب صحیح روایت کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ابن خالد ہیں جو کچھ انکی نسبت ابن ابی حاتم نے کہا ہے وہی درست ہے ابن مالک لاسنے انکے نام کو بضم عین و فتح عین دونوں طرح سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن خلف ہیں یہ حال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ یہ تینوں نام ایک ہی شخص کے ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

۱۰ ترجمہ محمد کی حفاظت کرینگے بیان تک کہ ہم انکے گرد مقتول ہو کر گر جاویں، اور ہم اپنے فرزندوں اور عورتوں کو بھی رانکے حمایت میں فرسوش کرینگے
۱۱ صفراء بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہے

(سیدنا علیہ السلام رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و کلابی بن بعض انکا نام عبیدہ بن کیا ہے جس نے انکو عبیدہ اور عبیدہ کے نام میں صحیح طور سے بیان کیا ہے تاکہ ذکر ابن مندہ اور التوسیم لکھا

(سیدنا علیہ السلام رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ہمام بن معاویہ نے انکا نسب مرثدہ کے نام میں ذکر کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فدین آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

باب العین مع التار

(سیدنا عتاب رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی نعیم بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی بن انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو محمد تھی۔ زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ تھیں یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ فتح کر کے حین تشریف لیجانے لگے تو اپنے انکو مکہ کا عامل بنادیا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو مکہ میں بھیجا دیا تھا تاکہ وہ ان کے لوگوں کو دینی مسائل سکھائیں۔ اور محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنادیا اور فرمایا کہ امی عتاب تم جانتے ہو کہ میں نے تمکو کن لوگوں پر عامل بنایا ہے اگر میں انکے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اسی کو انپر عامل بناتا۔ جب انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا عامل بنایا تھا تو انکی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر انھوں نے لوگوں کو جگہ کرایا یہ شہہ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکوں نے اپنے توابع کے موافق کیا۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سلسلہ ہجری میں جج کیا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے شخص امیر جج بنایا گیا وہ ابو بکر صدیق تھے اور بعض نے کہا ہے (بنین) بلکہ عتاب پہلے امیر تھے واللہ اعلم اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت ابو بکر نے بھی انکو بدستور باقی رکھا یہاں تک کہ انھوں نے بھی وفات پائی۔ واقعہ یہ کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی اسی دن انکی بھی وفات ہوئی۔ اس طرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہے۔ مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہے کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مکہ میں آئی۔ یہ عتاب ایک باخبر شخص نیک اور بزرگ تھے باقی ہے انکے بھائی خالد بن اسید تو انکی نسبت محمد بن اسحاق سراج نے عبد العزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کے اولاد سے تھے روایت کی ہے کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں حائل ہونے سے پیشتر وفات پائی تھی

ابن ابی عقیب نے عتاب بن اسیر سے روایت کی جو وہ کہتے تھے جس نے میں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھ کو دو چادریں ایک میں سی ہوئی تھیں تھیں وہ دونوں میں اپنے غلام کیساں کو دیدہ بن تمیز چہ کوئی یہ کہے کہ عتاب نے مجھے کچھ لے لیا ہو میرے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درہم رونا نہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جبکہ دو درہم روزانہ سیر کر سکیں اسکا پیٹ نہ بھرے اور اسے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہے مگر ان دونوں نے انکو دیکھا تھا ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد و حجتانی تک پہنچا کر ضروری وہ کہتے تھے تھے سعید بن العزیز بن سری تافط نے بیان کیا وہ کہتے تھے تھے بزرگ منصور نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُھون نے زہری سے اُھون نے سعید بن مسیب سے اُھون نے عتاب بن اسیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ انکو کا تخمینہ بھی درخت ہی میں کر لیا جائے جس طرح کہ غری کا کیا جاتا ہے اسکا انکو کی بھی زکوٰۃ جب خشک ہو جاوے لیجاوے جس طرح خرے کی زکوٰۃ (اسوقت) لی جاتی جبکہ وہ خشک ہو جاتا ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن قیس بن خالد بن مدیج یعنی ابو الحشر بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تہی ہیں۔ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ اور واقعہ یامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے جس کی حاکو فتح اسکو ابن ماکولا اور فاروقی نے بیان کیا ہے۔

سیدنا عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن شمیر ضہی ہیں صحابی تھے اسے انکے بیٹے مجمع نے روایت ہے۔ فضل بن وکیع اور یحییٰ حافی نے عبد الصمد بن جابر بن سعید ضہی سے اُھون نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے اُھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بوڑھا باپ ہے اور کئی بھائی میں اُنکے پاس جاتا ہوں شاید وہ اسلام لائیں پھر اُنکو آپ کے پاس لاؤں آپ نے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لاویں تو اُنکے لیے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کریں تو کچھ پروا نہیں خود پھیل رہا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

سیدنا عقیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عمر بن عجلان بن زید بن غنم بن سلیم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سلمی غزوہ بدر میں شریک تھے

لہ میں غزوہ بدر میں غنم کا وہ منہ ہے جو کسی ملایت سے آتا تھا اور

مگر ابن اسحاق نے انکو اہل بدرین نہیں لکھا دوسروں نے انکو اہل بدرین ذکر کیا ہے۔ ہیکو خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سنہ کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زہری کو محمود بن ربع سے روایت کرتے ہوئے سنا اور محمود بن ربع عتبان بن مالک سلمی سے نقل کرتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب ہمیں یہ آتی تھی تو مجھے اس شیب کا پار اترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان میں تھا (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ متہین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس شیب کا اترنا بہت مشکل ہے پس اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے گھر میں تشریف لائیں اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دیں تاکہ میں اس مقام کو نماز کی جگہ بنا لوں حضرت نے فرمایا میں ایسا کروں گا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے میں نے آپکو خیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں یہاں تک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے وہ جگہ بتا دی جہاں میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ پس آپ نے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکی یہ درخواست سب سے تھی کہ یہ نایاب ہو گئے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی بیانی میں کچھ کمزوری تھی۔ ہیکو محمد بن سیرا بن علی فقیہ اور شمار اور ابوالفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العز و غیر ہم نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے (امام مالک نے ابن شہاب سے انھوں نے محمود بن ربع انصاری سے انھوں نے عتبان بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ انکی قوم انکو (نماز) میں امام بناتی تھی مگر وہ نابینا تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہے کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور ہمیں (آنی ہوئی) ہوتی ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں نابینا شخص ہوں پس آپ میرے مکان میں نماز پڑھ لیجئے تو میں اسکو اپنا ملے بنا لوں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیان (تشریف لائے اور فرمایا کہ کون سی جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں پس (میں نے) اپنے گھر کی ایک جگہ کو بتا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے اس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہے حضرت معاویہ کے زمانے میں عتبان کا انتقال ہوا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عقبہ رضی اللہ عنہ

ابن اسید بن جابر بن اسید بن عبد اللہ بن سلمہ بن عبد اللہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں انکی کنیت ابوبصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں یہ وہی ہیں کہ جو صلح حدیبیہ میں کافروں کے پاس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہٹا کر آئے تھے پھر انکو قریش نے طلب کیا تاکہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف سے واپس کر دیں۔

کیونکہ اس زمانہ میں آپ نے کفار قریش سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ جو شخص تمھاری طرف سے اصرار لگا دے پھر تمھاری طرف
 کو نہ دیا جائے گا لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کو وہ کافروں کی ہمراہی میں واپس کر دیا انھوں نے انشاء اللہ میں ایک
 کافر کو قتل کر ڈالا اور دوسرا یہ دیکھ کر (بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آیا اور ابوبصیر نے بھی آپ کے پاس غم جو کر عرض
 کیا یا رسول اللہ آپ کا عہد پورا ہو گیا اور خدا نے آپ سے وفا کی عہد کا بار اُتار دیا ہے اپنی وفات کو مشرکوں سے بچا یا تھا تا
 کہ مجھ کو میرے دین کی بابت فتنے میں نہ ڈالیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اسکی مان
 کی خرابی ہو یہ شخص آتش، حرب کا روشن کرنے والا ہے اگر اس کے پاس کچھ لوگ ہوتے تو یہ بغیر لڑائی کے ہونے لگتا
 اس گفتگو سے ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو مشرکوں کی طرف پھر واپس کر دینگے پس یہ ہمدرد کے
 کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکوں کے پاس سے بھاگ کر آئے تھے ان کے پاس پہنچ گئے اور وہ ان انھوں نے قریش
 مکانک میں دم کر دیا اور ان کے قافلہ لوٹ لئے اور آدمی مار ڈالے پس کفار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 خط لکھا کہ ان لوگوں کو آپ مدینہ میں بلا لیجئے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کے سوا ان سب کو مدینہ میں بلا لیا
 کیونکہ انکی وفات ہو چکی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکینیت میں ان کا حال بیان سے زیادہ بیان کریں گے الخ ذکرہ
 یتیموں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

بن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر احنین ابجر کا نام ضرہ ہے یہ عتبہ انصاری خدیری ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے
 یہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ یتیموں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرانی ہیں اوس کے خاندان کے حلیف تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک
 تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی شرکت بدر میں اختلاف کیا گیا ہے ابن اسحاق نے تو انکو
 بہرانی بیان کیا ہے مگر ابن کلبی نے انکو بہزی بہزین امر القیس بن ہبشہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہیں انکو مستغفری نے بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا انکا تذکرہ ابو موسیٰ
 نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صحز بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص والی مصر کا انتقال ہو گیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہاں ایک سال حاکم رہے پھر انھوں نے وہیں مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے انکی وفات ۳۳ھ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سترہ ہجری میں انکی وفات ہوئی تھی۔ یہ نہایت فصیح خطیب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسے بڑھکر کوئی شخص فصیح خطیب پڑھنے والا نہ تھا۔ انھوں نے ایک روز مصر والوں کے سامنے خطیب پڑھا کہ اے اہل مصر تمھاری زبانو پر حق کی تعریف کرنا آسان ہے مگر تم اُسکو کبھی زبان پر بھی نہیں لاتے ہو۔ اور برج باطل کی منت بیان کی اور کہا تم اُسکو کرتے ہیں (تم) گدھے کے مانند ہو کہ کتابیں رلا دتا ہے اُن کتابوں کے بارے میں بوجھل ہو جاتا ہے کہ انکا علم کبھی اُسکو نفع نہیں دیتا اور میں تمھارے مرض کی دوا نہ دیکھتا لیکن تم لو اسے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلیگا اُسوقت تک تم لو اسے اٹھاؤ گا اور جب تک درے سے تمھاری اصلاح ہو سکے اُسوقت تک کوڑا نہ اٹھاؤ گا پس جو حقوق ہمارے تھے لازم کرنے ہیں انکو لازم سمجھو اور جو حقوق تمھارے ہیں ہم پر قائم کئے ہیں انکو ہم سے پورا کرو۔ آج میں بہت آسانی سے باتیں کر رہا ہوں کسیکو سزا نہیں دی جائیگی مگر آج کے بعد (پھر زبانی) غصہ نہ کیا جاوے گا (بلکہ علی کا رد والی کی جائیگی) والسلام۔ یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور مقام دومتہ الجندل واقعہ حکمین میں بھی شریک تھے اور اس واقعہ میں انھوں نے بڑا کارناما کیا ہے اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آگئی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

میں طویع۔ مازنی ہیں۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا تو گیا ہے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اسے ابن جیحین نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے انھوں نے عتبہ بن طویع مازنی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے غلاموں کے گروہ تم میں شہرہ وہ ہے جو عرب (کی عورتوں) سے نکاح کرے اور اے عرب تم میں وہ شخص ہے جو کہ غلاموں میں نکاح کرے جب لوگوں نے آنحضرت کا یہ کلام سنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جسے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں راضی ہے پس آپ نے اُسکو روار کھا انکا تذکرہ ابن منذر اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائد۔ انکو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اگر ابن عائد ہیں (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد بن کیونکہ حدیث میں دونوں کی یہ روایت کردہ

ایک ہیں خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہے۔ اور اسطرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اسکو حج اور عمرہ کرنے والی کا ثواب ملیگا۔ اسکو ابو عامر المانی نے ابو امامہ اور عتبہ بن عبید سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمیٰ ہیں یہ سمیت عقیقہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا کہ انکا نسب اسطرح ہے عتبہ بن عبد اللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے اسکو ابو موسیٰ نے ابن اسحاق سے روایت کر کے نقل تو کیا ہے۔ مگر انکے نسب میں صخر اور خنسا اور سنان تین پشتوں کو ساقط کر دیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہیں لیکن بنی خنسا کو نسب میں نہیں ذکر کیا ہے تاکہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہے بنی انکا نسب تحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں واللہ اعلم اور جو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے وہ وہی ہے جو ہم سے عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکر تک پہنچا کر ابن اسحاق سے ان گونوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنسا یہی ہے بدر تھے یونس کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابو موسیٰ نے نسب سے اسکو ساقط کر دیا ہے جو ہم (اول) ذکر کر چکے ہیں۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسماعیلی کے انکو صحابی میں ذکر کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے اُفون نے عبد اللہ بن ناشج سے اُفون نے عتبہ بن عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دو شخصوں کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کر رہے تھے گذر ہوا اور آپس میں دونوں قسین کھا رہے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم بہت کو دور کرتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور شاید یہ وہ عتبہ ہیں جنکا ذکر اس بیان کے بعد آدیکھا اور وہ عتبہ بن عبید سلمیٰ ہیں ابو نعیم نے انکے بیان میں ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن ناشج ان سے روایت کرتے ہیں بعض راویوں نے انکے والد کو عبد اللہ اور بعض نے عبد کہا ہے اس قسم کا اختلاف راویوں میں بہت ہوا کرتا ہے واللہ اعلم

اسیدنا غلبہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد ثمالی انکی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس بات پر قسم کھاؤں تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہونگے وہ پورے ہیں یہی ہونگے منجملہ انکے ہر ایک اور شخص اور اسحاق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ اور مریم بنت عمران علیہم السلام ہونگے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ عقیب بن سفیان کی تاریخ میں اسید طرح پایا ہے اور صحیح عبد اللہ بن عبد الرحمن انکو پہلے ذکر کر چکے ہیں

اسیدنا غلبہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد سلی بن انکی کنیت ابو الولید تھی اور نام عتبہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ نام رکھا یہ حمض بن زید تھے انکی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبد اللہ بن ناشج اور عقیل بن مرہ اور حبیب بن عبد الرحبی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انھوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن عبد سلی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص انکی خدمت میں حاضر ہوتا اور اسکا ہیکل پسند نہ آتا تو آپ اس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص آئے تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم میں سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپ سے بیعت کی ہیکو ابویاسر بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انھوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عتبہ کہتے تھے عرباض مجھے بہتر ہیں اور عرباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھے بہتر ہیں کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے ایک برس پیشتر پہنچے تھے ہیکو ابو محمد دمشقی نے ام المجتبیٰ فاطمہ کے خط سے نقل کر کے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ام المجتبیٰ یعنی فاطمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں ہیکو ابوسلم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیکو ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عیسیٰ صلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مند بن علی نے ثویر بن یزید سے انھوں نے نصر بن علقمہ سے انھوں نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کترو کیونکہ انکی پیشانیوں میں بھلائی و استقامت ہے اور انکی یا لیں نہ کترو کیونکہ یا لیں انکی آنکھوں سے نکلتی ہیں اور انکی دین کتر وہ انکے شکم میں یہ حدیث عبید بن عبد کے حال میں پہلے گزر چکی ہے مگر غلبہ صحیح ہے کہ عتبہ صحیح ہے والد علم انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کر کے

روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ذاکر تہہ بلایا میں را سوقت بہت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہو میں نے عرض کیا کہ عتہ آپ کو فرمایا بلکہ تمہارا نام عتہ بنی انکاتہ ذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے یحییٰ بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقعہ قرظہ اور نصیر بن فرمایا جو اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کرے گا اس کے واسطے جنت واجب ہو جائیگی میں نے جب اپنا یہ کلام سنا تو اس قلعہ کے اندر تین تیر داخل کئے اسکو ابن ماکولان نے بیان کر کے کہا ہو کہ عبد الغنی نے عتہ بیان کیا ہو میں کہتا ہوں کہ اس طرح احادیث میں قرظہ اور نصیر ابیہ حالانکہ ان دونوں واقعوں کا دن ایک دن نہیں ہو کیونکہ واقعہ قرظہ کا زمانہ غزوہ خندق کے بعد شہر ہجری میں ہو لیکن نصیر کو جملہ طعن کرنے کا واقعہ شہر ہجری میں ہوا تھا مگر ابو عتہ نے عتبہ بن عبد اور عتبہ بن زید کو ایک ہی کہا ہے اس کے نسبت انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کیا جاوے گا۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جردہ بن عدی بن عامر بن عدی بن کعب بن خریج انصاری ہیں یہ غزوہ احد میں شریک تھے انکی کوئی اطلاع نہ تھی اسکو ابن دیاغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح بن ذبحان رضی اللہ عنہ پھر ذبحانی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ میں شریک تھے اسکو ابن ماکولان نے ابن یونس سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ساعدہ انصاری ہیں انشاء اللہ تعالیٰ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جاوے گا ابن ابی داؤد نے کہا کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان میں شریک تھے اور اسکے بعد تمام مشاہدین شریک ہے عبد الرحمن بن سالم بن عبد الرحمن بن عتبہ بن عوف بن ساعدہ نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہیں انکو تمام عالم سے منتخب کر کے تجویز کیا ہو اور ان صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنا دیا ہو جس شخص نے انکو برا کہا اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن غزوہ ابن جابر بن وہب بن فییب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن مسعود

بن عکرم بن خضفہ بن قیس عیلان اور بعض نے اس طرح نسب بیان کیا ہے کہ غزوہ بن حارث بن جابر بن مندہ اور بنو النعم
 نے اس طرح بیان کیا ہے کہ عتبہ بن غزوہ بن جابر بن وہب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن بن دودون بن
 بن کے نسب سے زید اور عوف کو ساقل کر دیا ہے ابن مندہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض نے بیان کیا ہے کہ غزوہ بن ہلال بن
 عدی بن حارث بن عتبہ بن عمرو بن معیض بن عامر بن لوی بن ہن اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اسکو ابن ابی خثیمہ نے نسیب
 زہیری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو غزوہ ان تھی اور بنی نوسل بن عبد مناف
 بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قبیلہ اسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئے تھے انہیں
 یہ ساتویں شخص تھے۔ اور اسی کو انھوں نے اپنے خلیفے میں بمقام بصرہ بیان کیا کہ میں اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس اسلام میں ساتواں شخص دیکھا اور عسرت کی حالت یہ تھی کہ ہمیں کوئی غذا ایسر نہ تھی سوا درختوں کے پتوں کے
 جس سے ہم لوگوں کی باچھین زخمی ہو جاتی تھیں جب انھوں نے شہر حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس
 کے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے (اس زمانہ میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ
 میں تشریف رکھتے تھے یہ بھی وہیں رہنے لگے یہاں تک کہ انھوں نے مقدار کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی یہ
 دونوں شخص اول اسلام لائیوالے لوگوں میں سے ہیں۔ اور یہ دونوں کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے گئے تاکہ انکی معیت
 میں مدینہ پہنچ جائیں کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جسکا سردار عبید بن حارث تھا (یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے انصار راہ میں
 انکو مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر جسکے سردار عبید بن حارث تھے۔ مقدار اور عبیدہ مسلمانوں میں (جا کر) مل گئے۔ اس کے بعد عتبہ
 غزوہ بدر اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روک دیا کہ
 فرمایا اے والدین سے جو ملک غارس میں ایک موضع ہے جہاں کریں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روک دیا تو فرمایا کہ تم
 اور تمھارے ہمراہی یہاں سے برابر چلے جاؤ یہاں تک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ یہیں قیام
 کر دینا، اسکی برکت اور نیشن کے ساتھ چلے جاؤ اور جہاں تک تم سے ہو سکے اس سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے
 مقابلہ پر جا رہے ہو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمھاری مدد کرے گا اور میں نے علام بن حنظل کو لکھ دیا ہے کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو
 تمھاری مدد کے لئے بھیج دین وہ دشمن سے اپنے من کے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہیں پس تم ان سے
 مشورہ لیا کرنا اور فتحیاب ہونیکے بعد وہاں کے لوگوں کو (اللہ کی طرف بلانا جو شخص تمھاری بات مان لے اسکا اسلام قبول
 کر لیا اور جو شخص نہ ملے اسے سپر جزیرہ مقرر کرنا جسکو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کرے اور

اسے اللہ تعالیٰ سے مافی رتجہ لام بے سے میں ایک مقام ہے اور انکی قبیلہ کا بھی نام ہے۔

جو اسکو بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لیتا ہاں بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو نہ مارنا اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیار رہنے پر تامل کرنا اور اپنے پروردگار یعنی اللہ سے دور رہنا چنانچہ عقبہ روانہ ہو گئے اور انھوں نے مقام البکہ کو فتح کر کے بصرہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انھوں نے محسن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ انھوں نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اسکو نرکل سے چھت پاٹ کر تیار کیا پھر عقبہ جج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو دہان خلیفہ کر دیا اور انکو فرائض کی طرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کریں جب عقبہ حضرت عمر کے پاس پہنچے تو انھوں نے بصرہ کی حکومت کا استعفاد یا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور کیا تو انھوں نے دعلی اے اللہ بصرہ میں اب مجھ کو بھیج دیہ و عائلہ کی مقبول ہو گئی یہ اپنے اونٹ پر گریسے دہی صدمہ میں انکا شلمہ ہجری میں انتقال ہو گیا یہ واقعہ اسوقت ہوا جبکہ یہ مکہ سے لوٹ کر بصرہ کی طرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہنچ گئے تھے جبکہ لوگ معدن بنی سلیم کہتے تھے اسکو ابن سعد نے بیان کیا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ شلمہ ہجری میں مقام زبہ میں انکا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ شلمہ ہجری میں انکی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے ہیکو عبدالوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے انھوں نے خالد بن عمر سے انھوں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے سینہ عقبہ بن غزوہ ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میں ساتواں شخص دیکھا ہے اسے پاس کیلے کہتے کے سوا کچھ کھانیکو نہ تھا اسی کو کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارا انتھ زخمی ہو جاتا تھا۔ عقبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہاں مال تھا اسکو لوٹ لیا تھا اور انکی عورتوں اور اولاد کو قیہ کر لیا تھا اور جن لوگوں کو انھوں نے گرفتار کیا تھا انہیں بیکار یعنی ابوالحسن بصری اور اربطبان جد عبداللہ بن عون بن اربطبان وغیرہم بھی تھے ہیکو یحییٰ بن مسعود بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ہاشم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ازہر بن حمید یعنی ابوالحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب سنحانی نے حمید بن ہلال سے انھوں نے خالد بن عمر سے نقل کر کے بیان کیا کہ عقبہ بن غزوہ ان کے جو بصرہ کے سردار تھے (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں کہا کہ اب لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ دنیا بہت جلدی بھر جائیگی اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا سو اس خوردہ کے جیسا کہ برتن میں بہت کوئی شخص تم میں سے چھوڑ دے تم لوگ دنیا سے ضروری منتقل ہو جاؤ گے پس جب تم منتقل ہوئے تو نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا میں تھا اے سامعین ہم سے بیان کیا گیا کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے ڈالا جا رہا تھا وہ پتھر میں گرتا رہیگا مگر

ابن فرقد بن ابی بروع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن زفاعہ بن رمیعہ بن حارث بن ہبشہ بن سلیم سلمیٰ بن انکی کنیت ابو عبد اللہ
 تھے۔ کلبی نے کہا کہ فرقد ہی کا نام ابی بروع ہے۔ انکی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں
 یہ صحابی تھے اور صاحب دایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن منذہ نے کہا کہ عقبہ ابن فرقد سلمیٰ بنی مازن کے خاندان
 سے تھے انھوں نے بنی سلمیٰ المد علیہ سلم کے ساتھ دو جہاد کئے تھے ہمکو ابو منصور بن مکارم بن سعد مودب نے
 اپنی سند کو ابو زکریا عینی بن یزید بن ایاس ازدی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن جہل نے
 خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم اُسے شیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حصین نے خبر دی
 وہ کہتے تھے کہ عقبہ بن فرقد غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے در اوی نے کہا کہ خیبر لوگوں میں
 تقسیم کر دیا گیا تو انکو اُس میں سے ایک حصہ ملا انھوں نے اس حصہ کو ایک سال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے
 اور اُمون کے لئے ایک سال کی واسطے (معین) کر دیا پس بنو سلیم ایک سال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایک سال
 انکے اُمون آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے شیم نے کہا کہ حصین اور عقبہ کے درمیان قرامت تھی عقبہ بعض فتوح عراق پر حضرت
 عمر بن خطابؓ کی طرف سے سردار تھے ہمکو یحییٰ بن محمود اور عبد الوہاب بن ہبشہ اللہ نے اپنی سندوں کے ساتھ ابو الحجاج
 یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن حوال نے ابو عثمان سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربایجان میں تھے کہ
 ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا اے عقبہ بن فرقد (بر مال) نہ تو تمھاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہو نہ تمھارے
 والد کی کوشش سے (تمکو ملا ہے) اور نہ تمھاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہنچا) ہو پس مسلمانوں کو انکی منزلوں میں
 اُسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل میں سیرا ہوتے ہو یعنی جس طرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اُسی طرح
 بفرغت سب مسلمانوں کی بسر ہوئی چاہئے) اور تم امیرانہ عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہمکو یحییٰ بن محمود نے اپنی
 سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر کتابا خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد نے حصین

انھوں نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ عتبہ کی بہن میں بیان تھے ہر ایک میں سے چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والیوں سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔ ایک دن ام سب سے اسکا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ بن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جی کے مرض میں مبتلا ہو گیا میں نے اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اپنے بھکوا اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر حضرت بنی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اپنا عاب دھری لیکر اسے میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا اسوقت سے یہ بیضیہ خوشبو میرے جسم میں پیدا ہو گئی ہے (انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے انکی زوجہ ام عاصم نے روایت کی ہے کہ وہ میں رہتی ہوں ام عاصم سے انکی اور باقی رہی تھی جنکو فرقہ کہتے ہیں۔ ہکوا ابو سحر بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ عبد بن فرقد حضرت عمر کی طرف سے متول کے نام تھے اور بعض روایات میں ہے کہ انھوں نے مصل کو فتح کیا تھا۔ (اور راوی سے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے (دوہین) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی۔ راوی نے) کہا ہے ہکوا ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا خلیفہ بن خیاط سے نقل کر کے خبر دی گئی وہ کہتے تھے ہم سے عالم بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے غیاض بن غنیم کو مدد کیا پس انھوں نے مصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قطعوں میں سے ایک قطعہ کا سردار بنادیا۔ اور انھوں نے سوامی حصن کے کل شہر و ناکوز و شیشہ فتح کیا تھا کیونکہ حصن والوں نے اسے وہیں پر مسلح کر لی تھی یہ صلح شدہ میں ہوئی تھی۔ (راوی نے کہا ہے کہ) ہکوا ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انھوں نے شعیب سے انھوں نے سیف بن عمر سے انھوں نے محمد اور طلحہ اور زہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مصل کی لڑائی میں جو کشتہ میں ہوئی تھی وہی بن اکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے ذول میں ہرثمہ اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے۔ اس سے پہلے یہ تمام کام عبد اللہ بن مسعود کے سپرد تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے تین کتاہون کا بن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے اسکو میں صحیح نہیں سمجھتا کیونکہ انکے نسب میں سلیم کوئی مازن نہیں ہے کہ اسکی طرف یہ منسوب کئے جاتے شاید بن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آیا اس کتاب سے نقل کیا کہ جہین غلطی اور ارتقا ہر یا بن مندہ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو کہ جسکو ہم نہیں جانتے واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لیب ابولیب کا نام عبد العزی تھا۔ عبد المطلب کا بیٹا تھا۔ یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ انکی والدہ ام جمیل حریب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی حوالہ الخطیب ہی تھی عتبہ اور

سہیلی سورہ ثبت برامین جس عورت و حوالہ الخطیب فرمایا ہے وہی شی حوالہ الخطیب معنی لکڑی کا دال یا بڑا درال معجم بہ لقیاب س عورتوں سے بہتر و بارہا تھی مدوہ

دسیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ

ابن سید انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زر عہ بن سہیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ابو بکر
صلی اللہ علیہ وسلم نے زر عہ بن سہیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد من محمد رسول اللہ
الی زر عہ بن ذی یزن اذہا لم رسلی فامرکم بہم خیراً معاذ بن جبل وابن رواحہ و مالک
بن عبادہ و عتبہ بن نضیر انکاذکرہ ابن مسعود اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ اس بیان میں کلام جو
کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگوں سے بعد فتح مکہ کے عشرہ میں خط کتابت کی تھی اور عبد اللہ بن
مسعود شہ جری واقعہ موت یمن شہید ہو چکے تھے واللہ اعلم۔

عتبہ

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک تھا۔ انکا نسب انکے بھائی سعد کے تذکرے میں گذر چکا ہے۔ انکا صحابہ میں ذکر
کیا گیا ہے اسے انکے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعد کی کنیز کا لڑکا میری ہے (یہ اسکو لے لینا) اسکو زہری
نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے ابن مسعود کا بیان تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو بعض متاخرین نے
صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعد کی کنیز کا لڑکا
میرا بیٹا ہے (ابو نعیم نے) کہا ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جنھوں نے غزوہ اُحد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے رک کو زخمی
کیا تھا اور آگے کو دانت شہید کئے تھے۔ انکا اسلام لانا مجھ کو معلوم نہیں ہے انکو متقدمین نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا بھی
کہا گیا ہے کہ یہ کافر بے عمر سے روایت ہے انھوں نے عثمان جزری سے انھوں نے قسم سے نقل کیا ہے کہ عتبہ نے
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے وقت شہید کئے تو آنحضرت نے انپر بدعالی اور فرمایا کہ لے اللہ
اسکو اکیسا نہ گزرنے پائے کہ یہ کافر مر جائے پس انپر سے اکیسا لگنڈا اور کافر ہی مر گئے یہ کلام ابو نعیم کا تھا۔ زہری بن
بخاری نے کہا ہے کہ عتبہ ابن وقاص نے قریش میں ایک خون کیا تھا جسکی وجہ سے وہ (وہاں سے) قبل ہجرت مدینے
چلے گئے تھے۔ پس ان کا مکان اور مال اجوض خون کے لے لیا گیا تھا ال کی وفات حالت اسلام میں
ہوئی تھی انھوں نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث
بن زہرہ تھیں

۱۰ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد محمد رسول اللہ کی طرف سے زر عہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمھارے پاس میرا قصہ پہنچیں تو میں تمکو انکے ساتھ نیک
دل نہ کرنے کا حکم دیتا ہوں (یہ ہے قاصدوں کے نام یہ ہیں) معاذ بن جبل ابن رواحہ مالک بن عبادہ و عتبہ بن نضیر

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے شخص بن انکو ابن شاہین کے بیان کیا ہوا انھوں نے ان کے اور دوسروں کے درمیان فرق ظاہر کیا اور انکی حدیث ہو کہ ایک شخص نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھیں اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرقوب بن لوگون نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا انھیں میں یہ بھی مذکور ہیں۔ اسے طارق بن شہاب نے روایت کی جو یہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے انکا تذکرہ ابن مسعود اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ بنو النسب بن پھر انصاری کے حلیف ہو گئے تھے۔ جن نے ابن ابی ثعلبہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پیچھے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا سبحانک اللہم وبحمدک اللہ ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک علمت سوز و ظلمت نفسی فاعف عنی وارحمنی و تب علی انک انت التواب الرحیم آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصاری سے تھا عتیبہ انکا نام تھا پس بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہوا سب کے قدرت میں میری جان ہے۔ تیرے منہ سے یہ کلمات ختم بھی نہ ہونے پائے تھے کہ میں نے گیارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ لکھنے میں سبقت کرتے ہیں کہ کون کھولے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

بدری میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی ان سے سلیمان بن عبد الرحمن از دی نے روایت کی جو مستغفری نے ان کا نام عتیبہ بیان کیا اور بنی ہاشم میں بھی عتیبہ عذری بن جکوم بیان کرینگے دوسرے شخص بن (سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

عذری ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکی نسبت ابو زکریا نے اپنے والد پر ستر رک کیا ہوا تاکہ انکے دادا نے انکا

تہمت پاکی بیان کرتا ہوں تیری اسے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ شہادت دیتا ہوں کوئی مجھ سے سوائے انہیں ہرگز کوئی ترکیب نہیں کرے گا کہ انکی

جان پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کریشک تو توبہ قبول کرنا والا ہے ہرمان ۱۲

ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عسس (انکا نام) ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں نام ہیں اور برزعی نے انکو عسش کہا ہے اس طرح عثمان بن قیس کی بابت بعض لوگوں نے عسسامہ کہا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابو احمد نے انکے نام کو عسیر کو کہا ہے اور انکی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے الخ ابو احمد نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔

(سیدنا) عتیق (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس نے انکا حال انکے بیٹے حارث کے نام میں ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عتیق (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری بن کھول نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک وزہم لوگ سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ یکا یک عتیق بن حارث آئے اور کہا کہ اسوقت مجھے چھاموقع ملا ہے چاہتا ہوں کہ آپسے چند باتیں پوچھوں آپنے فرمایا جو چاہے پوچھو انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو شخص اپنی گردن میں فی سبیل اللہ تلوار لٹکائے (یعنی جہاد کرے) تو اُسکو کیا (ثواب) ہے آپ نے فرمایا کہ اُسکے واسطے جنت کے بارون میں سے ایک رہوگا (جو) موتی اور یا قوت اور زبردستی ہوگا۔ پھر انھوں نے کہا یا رسول اللہ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ پاؤں اور رکاب کے درمیان میں رکھا اُسکے واسطے قیامت میں کیا ہوگا آپنے فرمایا اُسکے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جاوے گا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکائے اُسکے واسطے قیامت کے دن کیا ہوگا آپنے فرمایا اُسکے واسطے جنت کی چادروں میں سے ایک چادر ہوگی اور جب اُسی سبیل اللہ عزوجل کی فضیلت میں ایک بڑی حدیث بیان کی ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عتیق (رضی اللہ عنہ)

انسے عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی ہے اور انکی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہیں ہے بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عتیق (رضی اللہ عنہ)

ابن تیمان یہ ابو شیم بن تیمان کے بھائی تھے انصاری اوسی شہلی ہیں اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا نام عتیق بیان کیا ہے اور میرے نسخہ میں عتیدہ ہے اور وہ نہری اور ابن اسحاق سے روایت کیا گیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عتیق بن تیمان ہے اور انکا نام عبیدہ بھی بیان کیا جاتا ہے اور ابو عمر نے بھی کہا ہے کہ

نے اسکو جی ذکر کیا ہر جسے عبید کے نام میں کہا ہر کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ اُمد میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہر کہ مصعب بن شیبہ ہوئے ابن ہشام نے کہا ہر کہ یہ تیمان کے جاتے ہیں اور تیمان بھی کہے جاتے ہیں انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہر

سیدنا عقیق (رضی اللہ عنہ)

بن قیس بن شیبہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ انکو ابن شامہ نے بیان کیا ہر کہ اسے انکے بیٹے جابر نے انھوں نے بنی محلی اسد علیہ سلم سے نقل کر کے روایت کی ہر کہ اپنے فرمایا ایک غیرت وہ ہر کہ اسکو اسد پسند کرتا ہر اور ایک غیرت وہ ہر جسکو اسد ناپسند کرتا ہر اور ایک تکبر وہ ہر جسکو اسد پسند کرتا ہر اور ایک تکبر وہ ہر کہ اسکو اسد ناپسند کرتا ہر پس وہ غیرت کہ جسکو اسد تعالیٰ پسند کرتا ہر وہ غیرت ہر کہ جو مقام شک میں ہوتی ہر اور وہ غیرت کہ جسکو اسد ناپسند کرتا ہر وہ ہر جو غیر شک میں ہوتی ہر اور وہ تکبر جسکو اسد پسند کرتا ہر وہ ہر کہ انسان لڑائی کی وقت بطور جرئ کے کرتا ہر اور وہ تکبر جسکو اسد تعالیٰ ناپسند کرتا ہر وہ تکبر ہر جو ناحق نسق و فجور میں ہوتا ہر۔ اسکو بہت لوگوں نے جابر بن عقیق سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہر اور یہ بہت صحیح ہر ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہر

باب العین وشار

سیدنا عمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس تبصر نے ان کا نام عمامہ بیان کیا ہر ابو بشیر بن عمامہ بن قیس۔ دی نے عبد اللہ بن سفیان از دی سے روایت کی ہر یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہر اسد تعالیٰ اسکو دو درخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دینگا۔ عبد اللہ بن سفیان نے کہا ہر کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہر عمامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سے زیادہ شک کرنے والے خدا میں اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم کرے کہ وہ کن شدید کی طوفان پناہ ڈھوڑتے تھے انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہر

۱۔ شاہ۔ ہر کہ ابن قریب کی بطن حضرت ابراہیم نے لکھتے عرض کیا تھا کہ اسی میرے پروردگار مجھے نکالتے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہر اللہ نے دایا کیا نام ان میں لائے حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ ان تیرا ایمان تھا ہر ان شک کا لفظ مجاز استعمال ہوا ہر انبیاء علیہم السلام شک نہیں سے پاک ہوتے ہیں۔ ۲۔ شاہ۔ ہر کہ ابن قریب کی بطن حضرت لوط پر رحم کرے کہ وہ کن شدید کی طوفان پناہ ڈھوڑتے تھے انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہر

۳۔ شاہ۔ ہر کہ ابن قریب کی بطن حضرت لوط پر رحم کرے کہ وہ کن شدید کی طوفان پناہ ڈھوڑتے تھے انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہر

(سیدنا) عثمٰشہم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ جینی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قدیم آئے تھے (پہلے) انکا نام عبدالعزیٰ تھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم مخزومی ہیں۔ ہیکو ابو الفرج بن ابی الرجل نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمر بن ضحاک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان وہ کہتے تھے مجھ سے عطاء بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یا رسول اللہ میرا ارادہ یہ کہ میں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا کہ اس مسجد میں ایک نماز ہزار نمازون سے بہتر ہے پھر بیت المقدس کا کوئی کیون ارادہ کرے اسکو ابن عوف نے عطاء بن خالد مخزومی سے اٹھون نے عبد اللہ بن عثمان بن ارقم سے اٹھون نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے اور ابن ابی عاصم نے بھی ایک حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عثمان بن ارقم سے مروی ہے اٹھون نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے ہیکو یحییٰ بن مسعود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہنچا کر اس حدیث کی اجازت خواہی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عطاء بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کر کے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کے گھر میں جو مقام صفائین تھا تشریف فرما ہوئے تھے ارقم کے نام میں اسکا بیان ہو چکا ہے جو اسکی تائید کرتا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) عثمان بن ارقم ہم لوگوں کے پاس جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس اٹھون نے آگے آنے میں کمی کی اور وہیں مسجد میں بیٹھ گئے ہم لوگوں نے اُسے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگوں تک پہنچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا اٹھون نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ خروج امام کے بعد (یعنی امام جب مسجد میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے) جو شخص آدمیوں کو ناکہ پھانسی یا آدمیوں میں تفرقہ ڈال دے (یعنی اُنکے درمیان بیٹھ جائے) وہ مثل افسس شخص کے ہوگا جو درخت

مین اپنی انتر کو کھینچے انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے
(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف انصاری اوسی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ انکی کنیت ابو عمر تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ تھی یہ احد اور اُسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک عراق کی پیمائش کرنے پر مقرر کیا تھا انھوں نے دنانکی مزدور اور غیر مزدور زمین کی پیمائش کی اور اُسپر خرچ مقرر کیا اور انکو حضرت علی نے بصرہ پر عامل بنادیا تھا چنانچہ یہ وہاں عامل رہے یہاں تک کہ حضرت طلحہ و زبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل میں وہاں پہنچے تو انھوں نے انکو بصرہ سے نکال دیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ میں آئے اور جنگ جمل شروع ہوئی جب حضرت علی نے لوگوں پر فتح پائی تو عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کر دیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے انکے بھتیجے ہوا کہ بن سہل اور انکے بیٹے عبد الرحمن اور دانی بن معاویہ صد فی نے روایت کی ہے انکو ابراہیم بن محمد امہ سہیل بن علی نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن خلیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے ابو جعفر سے انھوں نے عمارہ بن خزمیہ بن کثام سے انھوں نے عثمان بن حنیف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نامیہ تھا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو اچھا کرے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کر دوں اور چاہے صبر کر دوں تیرے لئے بہتر نہ اس نے کہا کہ دعا کیجئے (راوی نے کہا) کہ اپنے اُسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے اللہم انی اسئلك واتوجه الیک بجمہ نبیک نبی الرحمة یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضى لی اللہم فشفعه فی انکا تذکرہ تیوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اہیان بن دہب بن خذافہ بن جمح قریشی جمحی میں یہاں جین حبشہ میں سے تھے اس کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا کہ انکے بیٹے نبیہ بن عثمان وہی ہیں جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمة کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد بیٹے آپ کے وسیلہ سے پہنچتا ہوں کہ
کی طرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کی ہے تاکہ میری یہ حاجت رد نہ ہو جائے پس یا اللہ انکی شفاعت سے حق میں قبول کر ۱۵

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

ابن شماس بن لبید مخزومی مہاجر بن غزوہ بدر بن شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ہجرت کے ذکر میں روایت کی ہے کہ پھر شعب بن ثمر اور عثمان بن طلحہ اور عثمان بن شماس بن شریک اور ایک گروہ جبکہ انھوں نے اپنی روایت میں نام بیان کیا ہے ہجرت کی واسطے نکلے اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عثمان بن شماس بن لبید انھیں میں جنکے حق میں اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کیں ہیں اور انکو اپنی کتاب میں یاد کیا ہے اور ابن مندہ نے شماس بن لبید کے نام میں ایسا ہی بیان کیا ہے اور جس شخص نے ابن اسحاق سے روایت کر کے شماس بن شریک کہا ہے وہ ضمیمہ کا بیان ہے اسکی بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ وہ عثمان بن شماس بن شریک بن جیساکہ ابن کبیر نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو کہ مخزومی کی اولاد سے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے روایت کی ہے یہ حال شماس کے نام میں بیان ہو چکا ہے اور ابن کبیر نے انکا ذکر کر کے کہا ہے کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن عامر کے بیٹے شریک تھے اور شریک بن عامر کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شریک کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس ہی ہیں یہ نہایت نیک نیت تھے اور مہاجر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان کو سپرد کیا تھا۔

انکا تذکرہ ابن کثیر نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

ابن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبد اللہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبیدری حمیری ہیں ام سیدہ انکی والدہ عقیقہ اور وہ عیاد بن عوف کی اولاد میں سے تھیں انکے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوہ احد میں کجالت کا قتل کئے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلے کی وقت قتل کیا تھا نیز واقعہ احد میں مسافع اور عباس اور حارث اور کلاب فرزند ان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کئے گئے عامر بن ثابت بن ابی ارفع نے مسافع اور عباس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر آئے تھے دشمنان راہ میں ان دونوں نے عربوں عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آئے تھے پس سب ساتھ ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ منہ میں حاضر ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے بھائے حواسے کر دئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہیں عثمان بن ابی اللہ

عابدہ سلم کے ساتھ مدینہ میں رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے اور اپنے انکو اور اُس کے بھتیجے شیبہ بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ شریفہ کی کھنچ دی اور فرمایا کہ تم کھنچی لو ہمیشہ اُس کے مالک ہو یہ کھنچی متے وہی لیگا جو ظالم ہو گلاہ عثمان مدینہ میں رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے مسند ہجری میں انکی وفات ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہر کہ اجنادین کے واقعہ میں شہید ہوئے ہکو ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے مجھے عبد الرحمن بن مہدی اور حسین بن موسیٰ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے مجھے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عثمان بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں مٹھائے ساٹنے ہی دو رکعت نماز دونوں سستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہر

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عاص بن شبر بن عبد بن دہمان بعض نے عبد دہمان کہا ہر ابن عبد اللہ بن ہمام بن ایان بن سید بن مالک بن حلیط بن خثیم بن ثقیف ثقفی بن انکی کینت ابو عبد اللہ تھی یہ ثقیف کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر طائف کا عامل کر دیا تھا ہکو عبد اللہ بن احمد بن سہم نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کر کے کہا کہ جب ثقیف کے وفد اسلام لائے تو آپ نے انکو ایک تحریر لکھ دی اور عثمان بن ابی عاص کو انکا امیر کر دیا یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اُس زمانے میں یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے کہا یا رسول اللہ میں اس (طائف کے) مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں سب سے زیادہ حریص پاتا ہوں عبید اللہ بن احمد بن سہم نے کہا مجھے یونس نے اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبید اللہ بن ثخیر سے انھوں نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ثقیف کی طرف بھیجے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا (طول طویل قرات نکرنا) اور لوگوں کی حالت کا اندازہ جو انہیں ضعیف ہوں انکی حالت سے کرنا کیونکہ انہیں بڑے بچے ہونگے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہونگے یہ عثمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور حضرت ابو بکر کی خلافت میں طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر انکو حضرت عمر نے سہم بن عثمان

اور بصرہ کا عامل کر دیا اُنھوں نے عمان کی طرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بصرہ کی طرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کی طرف
 کوچ کیا اُسکو فتح کیا اور آباد کیا اور عمان کے بادشاہ شہر کو قتل کیا یہ واقعہ سلسلہ میں ہوا تھا یہ کہی برس حضرت ستم
 و عثمان کی خلافت کے زمانے میں ہجرت کرتے تھے یہ گرمی میں ہجرت کیا کرتے تھے اور جاٹے کے ایام میں توج میں رہتے
 تھے یہ عثمان وہی شخص ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور
 اُن لوگوں نے اُنکی فرمانبرداری کی تھی بعد اسکے اُنھوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی اُنھوں نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کی ہے اُسے ان کے عزیزوں نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہے احسن بصری نے بھی اسے روایت
 کی ہے اور بہت روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حسن بصری نے (خود بلا واسطہ) اسے کوئی حدیث نہیں سنی
 ہمکو عیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک
 بن عبد الجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ملاعب انما طلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو حامد یعنی احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن ظہری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس
 یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبد اللہ بن مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے دادا ابو جعفر یعنی محمد بن عبد اللہ بن
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شمیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے لقیط بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گزر ہوا
 اور کلاب اس وقت شہر ابلہ میں تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہاں کیوں ٹھہرے ہوے ہو کلاب نے کہا میں اسی بستی پر
 مقرر کیا گیا ہوں عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہاں عثمان نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرمانے ہوئے سنا ہے کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دیتا ہے کہ دنیا میں (پکار دے کہ) کوئی جس
 مانگنے والا کہ اُسکو بخش دوں ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُسکی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اُسکو دوں پس کسی
 دعا کرنے والے کی دعا نہیں رد کرتا ہے سوا اُس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کرتی ہو یا عشر تحصیل کرنے والے کی۔
 عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی ہیں۔ انکی کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابو بکر
 صدیق کے والد تھے رضی اللہ عنہما، انکی والدہ آمنہ بنت عبد العزیٰ بن حذان بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھیں
 اسکو زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لانے کے تھے یہ حضرت ابو بکر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اسوائے اسے تھے کہ آپکی بیعت کرین ہو کو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلمہ حرانی نے ہشام سے انھوں نے محمد بن سیرین سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اس بن مالک سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خصال لگانے کی نسبت دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کے بعد میندھی اور دسمہ کا خضاب کیا تھا۔ اس نے کہا ہر کہ ابو بکر صدیق (اپنے والد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن گود میں اٹھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے بہانہ کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نبی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ ورضوانہ فرمایا کہ اگر تم اس شخص کو گھری میں رہنے دیتے تو یقیناً ہم خود انکے دیکھنے کو وہیں آتے دیکھتے تھے، ابو بکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا، پھر ابو قحافہ سلام لائے انکے سر اور داڑھی کے بال مثل ثعلبہ کے سفید تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان بالوں کا رنگ بدلہ دگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قحافہ نے کہا کہ سلام میں یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت ابو بکر کے بعد بھی زندہ ہے اور انکی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہیں جو خلیفہ اسلام کے وارث ہوئے لیکن انھوں نے اپنے حصہ کو جو کہ انکو میراث میں ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دیدیا ہو کو ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن عمار نے اپنے والد عبد بن عبد اللہ بن زبیر سے انھوں نے اسما بنت ابی بکر سے نقل کر کے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوطوی میں فرود گئے ابو قحافہ نے اپنی لڑکی سے جو انکی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی کہا کہ ابو قیس پر چڑھ چلو کیونکہ انکی آنکھیں جا چکی تھیں یہ لڑکی انکو لئے لئے رکوائی، ابو قیس پر چڑھ گئی پھر ابو قحافہ نے ان سے کہا، اس میری چھوٹی بیٹی تو ایمان لایا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا کہ میں (ایمان) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہوں اور ایک شخص کو دیکھتی ہوں کہ وہ اس مجمع میں آگے چھپے دوڑتا پھرتا ہے ابو قحافہ نے کہا اے میری بیٹی! شکر ہے اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہے، سپہ سالار ہے ابو قحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہوں کہ ہر گز نہ ہو گیا انھوں نے کہا خدا کی قسم جب لشکر چلا جائے تو جلدی سے گھر علی جل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ انکو لیکر علی و جب انکو لئے ہوئے اٹھ تک پہنچی تو وہ ان لشکر مل گیا یہ لڑکی جو جاندی کا طوق پہنے ہوئے تھی اسکو کسی شخص نے اسکی گردن سے اتار لیا جبے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہن تشریف لائے تو حضرت ابو بکر بھی اپنے والد کو ساتھ لے ایک درخت کا نام ہے جسکے چل سفید بڑے ہوتے ہیں ۱۱۔

لئے جب انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو متنے گھر میں کیوں نہ رہنے دیا میں اُنکے پاس خود آتا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کے پاس آ ہی رہے تھے پھر انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھلا دیا آنحضرت نے اُنکے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ آتش دوزخ سے بچ جاؤ گے یہ اسلام لے لے گئے پھر حضرت ابو بکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کے کھڑے ہوئے اور کہا میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہوں مگر انکو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہوں کسی نے پھر جواب نہیں دیا۔ تو اُنھوں نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو حقوق کو چھوٹے خدا کی قسم لوگوں میں ایسا نہ ہو بہت کم ہو ابو قحافہ کی وفات مسلمہ عمری میں ہوئی اور انکی عمر چار سو برس کی تھی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

بن عبد الرحمن بن تیمیہ بن حسن بن عثمان نے کہا ہے کہ عثمان بن عبد الرحمن بن تیمیہ نے حسب کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی عثمان بن تیمیہ وفات پائی اور صحابی تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہیں یہ اول زمانے میں اسلام لائے تھے۔ انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہے بلکہ شام بن کلبی نے کہا ہے کہ یہ عامر بن عبد غنم ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عثمان۔ انکا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبید اللہ کے بیان میں گذر چکا ہے یہ قریشی تھے تیم کی اولاد سے تھے انکی والدہ کریبہ بنت مویب بن نمران قبیلہ کنذہ کی ایک خاتون تھیں یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ مجھ کو انکی کوئی روایت نہیں یاد ہے انکی اولاد میں سے محمد بن طلحہ بن محمد بن عبد الرحمن بن عثمان بن عبد اللہ تھے نسب اور معاذی کو سب سے زیادہ جانتے تھے ان سے حدیث روایت کی گئی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن ہدیہ بن عبد العزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ۔ قریشی تھے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

ابن عثمان ثقفی ہن انکا شمار اہل جمعہ میں آراستہ عبد الرحمن بن ابی عوف نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ ایک سال میں قبول کرتا ہے پھر فرمایا ایک مہینہ پہلے پھر فرمایا ایک دن پہلے پھر فرمایا اللہ سے غرہ سے پہلے۔ انکا تذکرہ ابن مسندہ نے لکھا ہے۔

ابن عثمان بن شریہ بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت بیہ بن عبد شمس بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعل بن لوی بن خزیمہ بن معد بن عدنان ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت بیہ بن عبد شمس بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعل بن لوی بن خزیمہ بن معد بن عدنان ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت بیہ بن عبد شمس بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعل بن لوی بن خزیمہ بن معد بن عدنان ہیں۔

امير المؤمنين صاحب الحزم والحياء والنورين

ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدمناف قریشی ماحولی ہیں ان کا نسب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
نسب عبدمناف میں ملتا ہے۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگوں نے ابو عمرو بیان کی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ
پہلے انکی کنیت انکے بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جبکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں پھر انکی کنیت
ابو عمرو ہو گئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریم بن یحییٰ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی چھوٹی زادہ ہیں تھیں
اور اروی کی والدہ بیضا بنت عبد المطلب تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی تھیں تو والنورین انھیں کا لقب
ذو النورین تھا یہ اول زمانہ اسلام میں اسلام لائے تھے انکو حضرت ابو بکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا پس سلام
لے لے یہ اسلام لائے عبداللہ بن جعفر نے اپنے سند کو پختہ بن کبیر تک پہنچا کر ابن اسحاق سے

نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب حضرت ابو بکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو انھوں نے لوگوں کو اسلام
 عزوجل اور ان کے رسول کی طرف بلایا۔ حضرت ابو بکر کو انکی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے
 تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش میں جس قدر واقعات اچھے یا بُرے گذرے تھے
 ان سے خوب واقف عالم تھے قریشی ان کے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات میں دوستانہ صلاح لیتے تھے تو
 ان کے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونیکے اور حضرت ابو بکر اسی ذریعہ سے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے یعنی انکو خبر
 انھیں و ثوق تھا اور جو ان کے پاس مدورفت رکھتے تھے پس ان کے ہاتھ پر موافق ان روایات کے جو مجھے پہنچی ہیں حضرت
 زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابو بکر
 کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا اور انھیں قرآن پڑھ کر سنایا
 اور انھیں قرآن اسلام تعلیم کئے یہ سب لوگ اسلام لائے اور قرآن اسلام کا اقرار کیا یہ آٹھ آدمی تھے جنھوں نے اسلام کی طرف
 سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا۔ حضرت عثمان جب اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ کے
 ساتھ نکاح کر دیا اندرون نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت
 کے جانی بادر بن ثابت کے یہاں فروکش ہوئے اسبوجہ سے وہ عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور انکی شہادت
 کے بعد متھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہوا انھوں نے حضرت رقیہ کے وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کر لیا تھا جب انکا بھی انتقال ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری
 کوئی تیسری لڑکی ہوتی تھائے ساتھ اسکو منسوب کر دیتا ہوں احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوشیبہ
 یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہمیں حافظ ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن احمر بن اسحاق مفسر
 مفری نے خبر دی ہمیں محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن بسطام نے بیان کیا وہ کہتے
 ہمیں سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن منصور عسری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمجوب یعنی
 عقیبہ بن علقمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری لڑکیاں چالیس ہوتیں تو عثمان کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کر دیتا ہیا شک نہیں
 کوئی بھی باقی نہ رہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبداللہ حضرت رقیہ کے پیدا ہوئے تھے انکی چھ سال کی عمر تھی کہ رسول
 میں وفات پائی حضرت عثمان غزوہ بدر میں شریک نہیں گئے کیونکہ انکی بی بی رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت

میں بتلا تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہیں رہنے کا حکم دیا تھا پس جناب کے فرمان کے موافق حضرت عثمان
 دین سے جسے وزیری صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کے مشرکوں پر فتح پانے کی خبر مدینہ میں آئی اسی روز حضرت رقیہ کا انتقال
 ہوا دیا جو کہ حضرت عثمان بدر میں شریک تھے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ان کا حصہ اور
 جہاد کا ثواب قائم کر دیا تھا پس وہ رتبہ میں انھیں لوگوں کے برابر ہیں جو بدر میں شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جن میں دیون کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی ان میں سے ایک تھی بن ہکوا ابو الفضل یعنی عبد اللہ خطیب بن
 ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب یعنی نصر بن احمد نے اجازت اگرچہ سنا ناہیں ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد
 بن ظلمہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہمیں علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عثمان
 تہدی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فلان
 شخص کے باغ میں تھا اور اس باغ کا دروازہ بند کر لیا گیا تھا یکا یک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا امی عبد اللہ بن قیس اٹھو اور دروازہ کھول دو اور اسکو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا وہ
 ابو بکر صدیق تھے انکو مینے اسکی خبر دی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انھوں نے اشد کی حمد کی اور باغ
 میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے میں نے پھر دروازہ کو بند کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین
 کھرچنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا امی عبد اللہ بن قیس اٹھو اسکے واسطے دروازہ
 کھول دو اور اسکو جنت کی بشارت دو میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا وہ عمر بن خطاب سے جو کچھ مجھے رسول خدا نے حکم
 دیا تھا میں نے انکو خبر دی۔ پس عمر بن خطاب نے اس کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور میں نے
 دروازہ بند کر لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امی عبد اللہ بن قیس اٹھو اسکے لئے دروازہ کھول کر اسکو جنت کی خوشخبری دو اس مشیت کے
 معاد میں جو انکو پیش آئیگی بس میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا وہ حضرت عثمان تھے جو رسول خدا نے مجھ سے فرمایا تھا
 انکو اسکی مینے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اسہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسی پر پھر دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا
 آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے جبکہ ابو منصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن
 صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر
 یعنی ہبہ اللہ بن عبد اللہ بن اسلم بن نس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبد اللہ بن صوق سے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن
عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معانی بن عمران نے سعید بن جبج سے انھوں نے حرب بن ضیاح سے نقل
کر کے بیان کیا کہ بنے عبید اللہ بن اخیس کو کہتے ہوئے سنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نضیل اسے اور کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت
میں اور زبیر جنت میں اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں اور سعد جنت میں اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا
بھی نام بتاؤں بعد اُس کے انھوں نے اپنا نام بتایا ابو المنصور نے کہا کہ ہم سے معانی بن عمران نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے سفیان سے منصور سے انھوں نے ہلال بن سیاف سے انھوں نے ابو طالب سے انھوں
نے سعید بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ میں حضرت علی کو ایسا
محبوب رکھتا ہوں کہ اُس سے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہیں سمجھتا ہوں سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی
شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اُس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہوں کہ مجھ کو کسی چیز
سے ہرگز ایسی دشمنی نہیں ہے۔ سعید نے کہا بڑا کیا تو نے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے پھر سعید
بیان کرنے لگے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر موجود تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمرو
عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم موجود تھے آپ نے فرمایا اے عثمان جنت میں رہنا بہت دیر کیونکہ تجھے سواری اور
معدین اور شہید کے دو سرا کوئی نہیں ہے ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر
یعنی عبد الکرم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود بن سلیمان بن ابراہیم بن محمد
بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد اللہ
بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاحوص
نے ابو ابراہیم سدی سے انھوں نے اوزاعی سے انھوں نے حسان بن عطیہ سے نقل کر کے بیان
کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ برتو نے تمہارے اگلے پچھلے ظاہر
باطن گناہ بخش دئے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہیں تم کو ابو الفرج یعنی یحییٰ بن محمود نقعی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے خبر دی اور میں اپنی موجودگی میں سنتا تھا وہ کہتے تھے ہم سے
حافظ احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عارث
بن اسامہ نے بیان کیا نیز ابو نعیم نے کہا اور ہم سے عبد اللہ بن حسن بن اسد نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہم سے محمد بن اسماعیل زرگر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے سعید بن قتادہ نے اُخون سے نقل کر کے بیان کیا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتب
 گوہر احمد پر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان بھی تھے پھر گوہر احمد اپنے نکاح آنحضرت صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا اے اُخون قائم رہو و تجھ پر بنی اور صدیق اور دو شہید بن اہلکوا ابو البرکات یعنی حسن بن
 محمد بن ہبہ اللہ شافعی مشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشاء محمد بن خلیل قیس نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم
 نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی خثیمہ بن سلیمان بن حیدر و طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے ابو الحسن یعنی احمد بن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان سمار نے مقام صفین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابو اسیم بن احمد بامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی حکیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 سفیان ثوری نے کلبی سے اُخون نے ابو صالح سے اُخون نے ابن عباس سے اس آیت و ترجمان
 مافی سدرہم من عجل میں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی وہ ابو بکر و
 عمر و عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف و زید و سعید بن زید اور عبد اللہ
 بن سعود بن اہلکوا ابو محمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابو القاسم یعنی علی بن محمد سیسی
 سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن ارون بن موسیٰ عبد اللہ غسانی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی خثیمہ بن سلیمان بن حیدر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال
 بن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے عبد اللہ بن عمر بن زید بن ابی انیسہ سے اُخون نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُخون نے قیس
 بن ابی حازم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمان کے غلام ابو سلمہ نے بیان کیا
 وہ کہتے تھے میں نے واقعہ دامن (اپنے آقا) حضرت عثمان سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ
 بھی ان لوگوں سے لڑے اور عبد اللہ نے بھی کہا کہ یا امیر المومنین آپ بھی لڑے حضرت عثمان نے
 کہا نہیں خدا کی قسم میں ان سے نہ لڑوں گا (کیونکہ) مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 بات کا وعدہ کیا ہے پس مجھے آخر کار وہ بات حاصل ہونے والی ہے۔ ابو نعیم نے کہا اور آئمہ سے

بلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ازرق نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسنیان بنی کعب بن زاحم سے اُنھوں نے نزال بن سبرہ لاکھانی نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم نے حضرت علیؑ سے کہا یا امیر المومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجئے۔ کہا
 حضرت علیؑ نے وہ ایک شخص تھے کہ ملا اعلیٰ بن ذوالنورین کے لقب سے پکالے جاتے ہیں۔ اور
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے آپ کی دو بیٹیاں ان کے عقد میں آئی تھیں آن حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے جنت میں ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو انھیں
 بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیرہ مانے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے
 تھے ہم سے ابوشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ
 سے اُنھوں نے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب سے اُنھوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے نقل
 کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بنی کے لیے ایک رفیق
 ہوتا ہو میرے رفیق یعنی جنت میں عثمان ہیں۔ ابونعیم نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو زر عہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا
 وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبد الملک نے قادم سے اُنھوں نے انس بن مالک سے نقل کر کے بیان
 کیا وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا اُس زمانے
 میں حضرت عثمان بن عفان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اہل مکہ کے پاس گئے
 تھے انس بن مالک نے کہا کہ لوگوں نے بیعت کی پھر انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرما کر اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے
 ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہو میں اُنکی طرف سے خود بیعت کرتا ہوں پس بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگوں کے ہاتھوں سے جو اپنے لیے وہ پیش
 کرتے تھے بہتر تھا۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الوہاب لقفنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے
 قلاب سے اُنھوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت
 حضرت عثمان کے) چند خطبہ شام میں خطبہ پڑھنے کے بعد اُن میں کچھ لوگ بنی صلی اللہ علیہ وسلم

بے اسیحاس کے بھی تھے پس اُن میں ایک آخری شخص کھڑے ہو کر مرہ بن کعب سے نکالے جاتے تھے اور کہا اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو ہرگز اس وقت تک کھڑا ہوتا۔ حضرت نے فتون کا ذکر کیا اور اُن کو بہت قریب بتایا پھر اُدھر سے ایک شخص نقاب پوش نکلے حضرت نے فرمایا یہ ایسوقت ہدایت پر ہوں گے میں نے اُنھلے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے اُن کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہیں حضرت نے فرمایا ہاں ایسا ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم وورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبد الرحمن عطاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبد اللہ بن عمر سے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے نقل کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے ابو بکر اور عمر اور عثمان بہترین امت میں بعض لوگوں نے کہا بزرگی میں اور بعض لوگوں نے کہا خلافت میں۔ ہاتھوں ابواسمیر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس ابن ابی اسحاق سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت میں مکان سے نکلتے پہاڑ چڑھ آئے اور کہا کہ میں اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ حرا میں سنا ہے کہ جب وہ جنس میں آیا اللہ تعالیٰ نے اس کو لات مار کر فرمایا اے حراسکون کر کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور میں آپ کے ساتھ تھا پس بہت سے لوگوں نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اُن سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ میں موجود تھے جب مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین یعنی اہل مکہ کی طرف بھجوا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس کے لئے بیعت کر لی اسکا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر حضرت عثمان نے کہا میں اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اُن لوگوں سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہوں جب آپ نے یہ فرمایا کہ کون شخص ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد میں اضافہ کر دے اس کو جنت میں ایک گھر ملے گا پس میں نے

نے اُسکو اپنے مال سے خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر کہا میں
 اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اُن لوگوں سے کہ جو حبش العسرت کے واقعہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس موجود ہوں جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرے میں نے
 آج سے شکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگوں نے اُس کی گواہی دی۔ پھر حضرت عثمان نے
 کہا میں لوگوں سے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہیں کہ اُس کا پانی مسافروں کے
 ہاتھ بچا جاتا تھا میں نے اُس کو اپنے مال سے خرید کیا اور وہ پانی مسافروں کے لئے وقف کر دیا پس اس کی
 بھی سب لوگوں نے گواہی دی راوی کہتا ہوں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اسلمہ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی اسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن ابی اسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن
 نے سالم بن ابی جعد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے بحالت محصور ہونے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بلا یا چنانچہ انہیں عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں
 کہ صحیح سچ جواب نکلتے اللہ کے قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے
 قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے حضرت عثمان کا یہ کلام سب
 لوگوں نے سنا اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر حبش کی کجیاں میرے ہاتھ میں ہوتیں تو میں بنی ہاشم کو یہ بتا
 تا کہ وہ سب کے سب حبش میں داخل ہو جاویں پھر طلحہ اور زبیر کو لکھا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا میں تم سے عمار کی حالت
 نہ بیان کروں میں نے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹا کھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بطحار مکہ میں تھلے سے تھے۔
 یہاں تک کہ عمار کے والد پر آجکا گزرا اور اُن دونوں کو کافروں کی طرف سے سخت تکلیف دی جا رہی تھی پس عمار کے والد
 نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے پس اسے بنی ہاشم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی اور اللہ یا سر کی اولاد کو
 بخشے اور تو بخش چکا راوی نے کہا اوسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل بن شہاب نے اُنھوں نے نجی بن سعید بن عاص سے نقل کر کے بیان کیا انکو
 سعید بن عاص نے زید بن جریج سے حضرت ام المومنین عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان دونوں نے اسکو بیان
 کیا کہ حضرت ابو بکر نے بنی ہاشم سے دائرہ آئینے کی اجازت طلب کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسے بستر
 پر لیٹے ہوئے اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی اور حضرت عائشہ کی چادر
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس کی دلیل ہے کہ امام ذکری نے اپنی قوم سے حضرت عثمان سے کہا
 اسی وجہ سے میں اپنی قوم سے تم کو محبوب رکھتا ہوں لوگ حضرت عثمان پر یہ عرض بھی کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہیں۔

اور اسے اسے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی آپ نے انکو بھی حکم دیا اور اسی حالت پر رہے اور انھوں نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی آپ (اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اور سرور پھر میں نے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ میں دیکھا کہ آپ ابو بکرؓ کے واسطے اٹھ کر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمانؓ کے لیے آپ اٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمانؓ ایک باحیا شخص ہیں اور میں اندیشہ کرتا ہوں کہ اگر انکو اسی حالت میں اجازت دیدن تو وہ اپنی حاجت مجھ سے نہ بیان کر سینگے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا ان سے شرم نکرون جس سے ملائمہ شرم کرتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہم مسامرہ بن عمر بن عویس اور ابو الفرح یعنی محمد بن عبد الرحمن واسطی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے اپنی سند کو محمد بن اسمعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمے موسیٰ بن اسمعیل سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو عوانہ نے حصین سے انھوں نے عمرو بن مہون سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی ہونے سے چند روز پیشتر مدینہ میں دیکھا کہ آپ خلیفہ بن یامان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونوں کی کیا رائے ہو کیا معاملہ خلافت میں تھا یا خیال یہ ہو کہ زمین پر تنے ایسا بار ڈالاجسکی وہ تحمل نہ تھی ان دونوں نے کہا کہ (نہیں بلکہ) میں نے ایسا بوجھ لایا کہ جسکی وہ طاقت رکھتی ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہادت کے قہر کو بیان کیا راوی نے کہا لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المومنین خلیفہ کر نیکی آپ وصیت کر دیجیے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں کسی کو اس امر میں ان لوگوں کا کہ وہ سے زیادہ حقدار نہیں پاتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اسے (زیادہ) خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبد الرحمن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر بھی تمھارے پاس حاضر رہا کر لگا کر اسکو خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبد اللہ بن عمر کی تسکین کے لیے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اس کے قابل ہیں ورنہ جو شخص تم میں خلیفہ ہوا اسے مدد دیتا رہے کیونکہ میں نے انکو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ سے نہیں معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہنچانے اور انکی حرمت کی حفاظت کر نیکی وصیت کرتا ہوں اور انصار کے ساتھ نیکی کر نیکی وصیت کرتا ہوں جنھوں نے اسے پہلے ہی مدینہ میں سکونت اختیار کی تھی کہ ان کے ہماسن تو قبول کرے اور انکی ہدایتوں سے چشم پوشی کرے۔ اور اسکو میں تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہیں اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہیں اور دشمنوں کے غصہ کا سبب ہیں

کہ اسے کچھ نہ لینا جاوے سوا اسکے جو انکی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی انکی خوشی سے اور بدوون کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہیں اور منجملہ اسکے یہ ہو کہ انکے زائد مال سے زکوٰۃ لی جاوے اور انکے فقیروں کو دیدی جاوے اور میں خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اسکے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ وہ لوگوں کے معاہدوں کو پورا کرے اور یہ کہ انکے ہمراہ جہاد کرے اور لوگوں کو انکی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوئی اور ہم جنازہ لے کے نکلے (اور جنازہ حجرہ نبوی کے قریب پہنچ گیا تو) عبد اللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ انکو داخل کرو (یعنی حجرہ میں دفن کرو) پس لوگوں نے انکو داخل کیا اور انکے دونوں دوستوں کے ساتھ دفن کیا۔ جب انکے دفن سے فراغت ہوتی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوئے اور عبد الرحمن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے میں سے تین شخصوں کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ میں اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا میں عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا میں عبد الرحمن کو سپرد کر دیا۔ عبد الرحمن نے کہا تم میں سے کون خلافت سے بری ہوتا ہو کہ ہم اس امر خلافت کو اسکے سپرد کر دیں اور اسکو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اسی کو خلیفہ بنائے (یہ سنکر) طلحہ و زبیر چپ ہو رہے عبد الرحمن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہو گا اسی کو میں خلیفہ بناؤں گا دونوں نے اسکو منظور کیا پس عبد الرحمن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہو پس میں تمکو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ اگر میں تمکو خلیفہ بنا دوں تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنا دوں تو تم انکی اطاعت کرنا بعد اسکے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونوں سے عہد لے چکے تو کہا کہ ام عثمان اپنا ہاتھ اٹھائیے اور انھوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی انکے ہاتھ پر بیعت کر لی بعد اسکے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انھوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ حرم ثلاثہ میں حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔

حضرت عثمان کی شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت مدینہ میں جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی اسکو نافع نے بیان کیا ہوا اور ابو عثمان ہندی نے بیان کیا جو کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے وسط میں شہادت ہوئی تھی ابن اسحاق نے کہا جو کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع کیا رھویں سال اور گیارھویں مہینہ اور بائیسویں دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسویں سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقعہ یہی ہے کہ انکی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتیں گزر کر یوم ترویہ (یعنی ۸- ذی الحجہ) ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی بعض نے کہا کہ

جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی واقدی کہتے ہیں کہ آپکو لوگوں نے انچاس روز محصور رکھا نہ بیر نے
 کہا جو کہ دو ماہ ہیں یوم محصور رکھا۔ ہکوعبدالوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے
 مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحق بن عیسیٰ طبرع نے ابو معشر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے
 حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھا رہے تھے ذی الحجہ کی گزرنے کے بعد شلمہ ہجری میں شہید ہوئے اور انکی خلافت بارہ دن کم
 بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہو کہ گیارہ برس گیارہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہم سے عبد اللہ نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے یونس نے ابو الیغفور عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید سے
 نقل کر کے بیان کیا جو وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محصور ہونے کی حالت میں جس غلام کو آزاد کیا اور ایک
 پانچ ماہ منگا کر پناہ اس سے پہلے انھوں نے پانچ ماہ کا استعمال کیا تھا نہ زمانہ اسلام میں نہ زمانہ جاہلیت میں اور کہا میں نے
 آج شب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہوا اور حضرت ابو بکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھے کہتے تھے صبر کرو
 کیونکہ شام کو چارے پاس افطار کرو گے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرأت شروع کی) پس
 جب شہید ہوئے تو قرآن پاک انکے سامنے تھا۔ ہکوا براہیم بن محمد اور انکے علاوہ بہت لوگوں نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ تک
 پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجر بن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 لیث بن سعید نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے ربیعہ بن زید سے انھوں نے عبد اللہ بن عامر سے انھوں نے نعمان
 ابن بشیر سے انھوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان امیر جو اللہ تعالیٰ
 تکو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنا لے گا پس اگر لوگ تم سے وہ لباس اتارنا چاہیں تو ہرگز نہ اتارنا۔ نیز ہکوا احمد بن
 عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورئید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
 ابو مسعود یسیٰ سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو علی بن شاذان نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل
 ابن جبر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن عبد اللہ نے عطار بن سائب سے انھوں نے سعید بن جبیر سے
 انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت میں
 قتل کیے جاؤ گے اور تمہارے خون کا قطرہ (آیت) اسیکیفکم اللہ پر گرے گا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ انکے مصعبت میں
 اس آیت پر اب تک خون کا نشان ہے جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ (کا زمانہ) طویل ہو گیا اور جن لوگوں نے

انکا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور انکے ساتھ میں بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگوں نے یہ امداد دیکھا تھا کہ اُسے خلافت نکل جائے مگر یہ ٹکڑے اور اس بات سے ڈرے کہ انکے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آ جاوے اور حجاج آ جاوے اور سب کو ہلاک کر دیں پھر حضرت عثمان کو انھوں نے گھیر لیا اور انکو قتل کیا رضی اللہ عنہ وارضاه دہنے انکی شہادت اور خلافت اور تمام فتوحات اور اُنکے حالات اور جو اعتراضات انہر کیے گئے تھے انکی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے انہر بغاوت کی ترغیب دی تفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل میں بیان کیا ہے۔ پس ہم (کوئی وجہ) نہیں دیکھتے ہیں کہ اس ذکر سے یہاں طوالت دین۔ اور جب آپ شہید ہو گئے تو رات کو دفن ہوئے اور اُنکے جنازے کی نماز حیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا جو کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن خرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ابو کہ انہر کسی نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ) باغیوں نے نہ مانگے منع کیا تھا حش کو کب میں بمقام بقیع دفن ہوئے حش کو کب کو حضرت عثمان نے مول دیکر بقیع میں زیادہ کر دیا تھا۔ اور عبد اللہ بن زبیر انکے دفن کے واسطے آئے اور ام البنین بنت عیینہ بن حسن فرزاریہ اور نائلہ بنت فرانصہ کلیبہ انکی دونوں بی بیان موجود تھیں۔ جب انکو قبر میں لے چلے تو انکی بیٹی عائشہ چلائین اُسے ابن زبیر سے کہا چہرہ در نہ میں تجھکو قتل کر ڈالوں گا جب حضرت عثمان کو انھوں نے دفن کر دیا تو عائشہ سے کہا اب رُوح جب تک روئے کو جی چاہے جھکوا بوا سر بن ابی جہر نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جریر نے جریر سے انھوں نے ام موسیٰ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ابو کہ میانہ قد تھے نہ ٹھنکے تھے نہ بے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا دائرہ بڑی تھی گندی ونگ تھا بال بہت تھے انکے تمام اعضا فربہ تھے۔ اپنی دائرہ کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے۔ انکی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا ابو کہ چھیا سی برس کی تھی اسکو قتادہ نے بیان کیا ہو اور یہ بھی کہا گیا ہو کہ نوے برس کی تھی بہت سے شاعروں نے انکا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہو

من سرہ الموت صرفاً لا مزاج نہ فلیات مادہ فی دار عثماننا ضحوا باسمطہ عنوان السجود بہ یقطع اللیل تسبیحاً و قرآناً
صبر افد الکرم امی و ما ولدت قدینفع الصبر فی المکر وہ احياناً لتسمعن و شبکافی دیا رہسم اللہ اکبر بانارات عثماننا
بعض اہل شام نے اس مرثیہ میں اور شعر بڑھاے ہیں انکے بیان کی کوئی حاجت نہیں ہو چنانچہ امین کا ایک شعر یہ بھی ہو

سلا ترجمہ جسکو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو وہ اس میں اور کسی چیز کی امیر نہیں ہو اسکو چاہیے کہ عثمان کے گھر ہائے لوگوں نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جسکی پیشانی رجمہ کے نشان تھے۔ اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت میں بسر کرتا تھا۔ اسی سلا نو صبر کرد و پیروی ان اور بھائی خدا ہو یا میں۔ مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہو البتہ تمام ضرورت کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے۔ اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائیگا ۱۷

یالیت شعری لیت الطیر تجزنی

ماکان بین علی و ابن عفا
یہ اشعار ان لوگوں نے صرف اس لیے بڑھائے تھے تاکہ لوگوں کو حضرت علی سے لڑنے کی ترغیب ہو اور اس کے اس خیال کو قوت
پہنچے کہ عثمان بن عفان کو علی نے قتل کیا اور نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہیں ۵

ان تیس ارب بنی عفان موحشہ باب صریح و باب محرق حزب فقد یصادف باغی الخیر حاجتہ ینہا و باوی الیہا ابجد و الحسب
اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلب نے کہا ہے ۵

لعمری لبئس الذیج ضعیفہم یہ

خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضاحیا
ان دونوں کے علاوہ اور شاعروں نے بھی مرثیہ کہا جو ہم اسکے بیان سے طول نہینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری انکو ابو القاسم طبرانی نے معجم میں بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاع
ہیں اور انھوں نے وہ حدیث روایت کی جو جو ائمہ ابو موسیٰ نے کتابت بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن امیہ نے ابو الاسود نے انھوں نے عروہ سے ان انصار کے
نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاع بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ
ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو (حضرت) انس کی (روایت کردہ) حدیث میں ذکر ہے (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے
روایت کیا ہے۔ حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم کے
ہمام تھے اور بدستی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول
نہ لیا کرو کیونکہ اس میں بڑے اور کمزور اور حاجتمند لوگ (ہوتے) ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے

۱۲ ۵ ترجمہ عثمان کی اولاد کے گھراؤ و حشر ناک ہو رہے ہیں ۵ کوئی دروازہ گرا ہوا ہو اور کوئی جلا ہوا گرا ہوا بھی حاجتمندوں کی دہان چلتی رہی

۱۳ ۵ ترجمہ عثمان کی اولاد کے گھراؤ و حشر ناک ہو رہے ہیں ۵ کوئی دروازہ گرا ہوا ہو اور کوئی جلا ہوا گرا ہوا بھی حاجتمندوں کی دہان چلتی رہی

۱۴ ۵ ترجمہ عثمان کی اولاد کے گھراؤ و حشر ناک ہو رہے ہیں ۵ کوئی دروازہ گرا ہوا ہو اور کوئی جلا ہوا گرا ہوا بھی حاجتمندوں کی دہان چلتی رہی

کہا کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو۔ اور کہا گیا ہو کہ یہ عثمان بن عمرو بن اور بدری تھے۔ اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہو۔ یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی بن یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابوسعید بن یونس نے کہا ہو۔ لیکن بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگوں نے تحت الشجرہ بیعت کی ہو جو تمہارے سامنے موجود ہیں ہر ایک کو دو سو (درہم) عشاہرہ (وغیرہ) دیا کرو۔ اور وہی اپنے اور اپنے عزیزوں کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو ان کے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ اور عثمان بن قیس کو شرف جہان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ بن ابی علی نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہو کہ محمد بن ابی بکر نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی رجا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن فضل مرقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صلح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابو حنیفہ (یعنی نعمان بن ثابت) سے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جسکو غیر حرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اسکو احرام والے کھا سکتے ہیں (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ (اُسی ذکر میں) ہم لوگوں کی آواز میں بلند ہو گئیں آپ بیدار ہوئے اور فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہو ہمنے عرض کیا کہ شکار کے گوشت میں کہ اسکو غیر حرم صید کرے آیا اسکو حرم کھا سکتا ہو راوی نے کہا کہ اسکو کھانیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا۔ عبد اللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اسکو اسد بن موسیٰ نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہو اور فلان فلان نے یہاں تک کہ ان لوگوں کو پسند وہ تک شمار کیا یعنی ان سب نے اسکو اسی طرح روایت کیا ہو اور یہ حدیث مرسل جو اور صحیح نہیں ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں (کچھ) خلاف نہیں ہو کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ انکے والد طلحہ واقعہ جل میں شہید ہوئے تھے۔ اور وہ اسوقت جوان تھے اور انکی پیدائش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانے میں تھی۔

پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ انکے بیٹے حجۃ الوداع میں ان لوگوں میں سے ہوں جو احکام شریعت میں مناظرہ کریں، صحیح نہیں ہے اس میں کچھ رہ گیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جحجج بن عمرو بن مہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی حبشی ہیں۔ انکی کنیت ابو سائب تھی۔ سیدہ بنت غنیم بن اہیان بن حذافہ بن جحجج انکی والدہ تھیں اور یہی سائب بن مظعون اور عبد اللہ بن مظعون کی والدہ تھیں یہ عثمان اہل (زمانہ) اسلام (میں) اسلام لائے تھے ابن اسحاق نے کہا کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے انھوں نے اور انکے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی۔ عثمان حبش ہی میں تھے کہ انکو خبر پہونچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے۔ ہکوا ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہونچا کہ ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ان لوگوں کو جو کہ حبش میں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ کے مسجدہ کریم کی خبر پہونچی تو یہ لوگ ہاں سے چل نکلے اور انکے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب ہو گئے تو انکی خبر ان لوگوں کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) انکو حبش جانا گران گذرا اور مکہ میں بغیر دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی پس و پیش میں) وہیں پہنچ گئے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی ان میں مکہ کے اندر داخل ہوا۔ عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے ابن اسحق نے کہا کہ مجھے صالح بن ابراہیم ابن عبد الرحمن بن عوف نے اپنے والد سے انھوں نے اس شخص سے نقل کر کے بیان کیا جو جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو تکلیف پہونچتی ہو اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان میں رات دن (چین سے بسر) کرتے ہیں عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح و شام ایک مشرکہ کی امان میں امن کے ساتھ گذرتی ہو اور میرے دوستوں اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ میں تکلیف اور اذیت پہونچ رہی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ مجھ میں کوئی سخت نقص ہو پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمہارا ذمہ پورا ہو گیا کیونکہ میں تمہاری امان میں تھا اب یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے نکل کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں مجھکو انکی اور انکے اصحاب کی پیروی (لازم) ہے۔

۱۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے اپنے انکو سورۃ النجم سنائی اسلئے تلاوت میں شیطان نے بتوں کی تعریف کچھ ایسے لہجہ میں بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہیں لہذا سورۃ النجم میں جب حضرت سجدہ کرنے لگے تو سب نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب حضرت تکویر کیفیت حضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ یہ لڑتے تھے نہیں کہا اس پر سب کا ذہن پھر تلاوت ہو گئے۔

ولید نے کہا شاید اسے بھتے ہو کوئی تکلیف پہنچی یا تمہارا بھرتی کی گئی عثمان نے کہا نہیں لیکن میں اللہ کی امان سے راضی ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کے سوا سے دوسروں سے امن چاہوں ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (دین) میرے امان مجھے علاقہ پھر دو عثمان نے کہا چلو پس دونوں گھر سے نکل کر مسجد کی طرف چلے (وہاں پہنچ کر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون (وہاں اسوا سے) آئے ہیں کہ مجھے امان کو پھر دین عثمان نے کہا کہ سچ ہو میں نے ولید کو وعدہ بعد سچانیک سلوک کرنے والا پایا مگر میں نہیں چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان میں رہوں اور میں نے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس میں گئے اور ان کے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعر انکو پڑھ کر سنایا کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو۔ پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضرور نئی مال ہے عثمان نے کہا تو تم جھوٹے ہو۔ لوگوں نے انکی طرف پھر کر دیکھا اور لبید سے کہا کہ تم یہ شعر پھر پڑھو لبید نے پھر پڑھا عثمان نے بھی پھر اس کے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہیں ہو لبید نے کہا خدا کی قسم اگر وہ قریش تمہاری محفلین تو ایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھکین (آج کیا ہو گیا) پس انہیں سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اسے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جسکی وجہ سے انکی آنکھ نیلی ہو گئی پس جو عثمان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے کہا اے عثمان بیشک تم ایک مضبوط پناہ میں تھے اور تمہاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اسوقت) تمکو مصیبت پہنچی ہو عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہو اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزو مند ہو جو اس آنکھ کو پہنچی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو ایمان لاکر اُن کے ساتھ ہیں انکی پیروی لازم ہو ولید نے کہا کہ مہری امان میں (رہنے سے) تمہارا کیا (حرج) ہو۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت نہیں ہو پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے یہ عبادت میں تمام لوگوں سے زیادہ کوشش کرتے تھے۔ یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز رکھتے تھے اور عورتوں سے کنارہ کشی رکھتے تھے انھوں نے ترک دنیا اور خصلی کرادینے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی مگر آپ نے اس سے منع کیا۔ یہ اُن شخصوں میں ہیں جنھوں نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ میں شراب نہ پیونگا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہو اور مجھے کم درجہ کے لوگ مجھے ہنستے ہیں یہ ہاجرین میں اول شخص ہیں جنھوں نے مدینہ میں وفات پائی سلمہ ہجری میں انکی وفات ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ غزوہ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ یہ پہلے شخص ہیں کہ بقیع میں دفن ہوئے۔ ہکوا براہیم بن محمد بن ہرآن وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن علی بن ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے

(سیدنا) عثمٰن بن زرضی اللہ عنہ

ابن معاذ۔ قریشی تھے ہیں باذانکا نام معاویہ بن عثمان ہے۔ انکی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انھوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تھی سے انھوں نے اپنی قوم بنی تم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاویہ ابن عثمان کے جاتے تھے نقل کر کے روایت کی جو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ رمی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریوں سے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عثمٰن بن زرضی اللہ عنہ

ابو ابراہیم جہنی ہیں انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہے۔ چنانچہ اسکو یحییٰ بن کبیر نے رفیع بن خالد سے انھوں نے محمد بن ابراہیم بن عثمٰن جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد کے دادا سے روایت کر کے نقل کی ہو وہ کہتے تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قذا ہوں مجھے رنج ہو رہا ہو اس کیفیت کو دیکھ کر جو آپ کے چہرہ سے ظاہر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر انکی طرف دیکھا بعد اسکے فرمایا کہ (اسکی وجہ) گرسنگی ہے وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر میں کچھ کھانا نہیں پایا (وہاں سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہاں مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض میں ایک چھوٹا اور اٹھیرایا یہاں تک کہ ایک مٹھی بھر کر چھوٹا ہار سے جمع ہو گئے پس ان چھوٹا ہار لیکر یہ حاضر ہوئے اور حضرت کے سامنے رکھ دیے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کھاسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تم اللہ و رسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہاں قسم اسکی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تم کو فاقہ اور مصیبت کے لیے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہو اسکو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ پیڑی کے ساتھ پیش آتے ہیں جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابو نعیم نے انکا نام ثے کے ساتھ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے بجائے ثے کے نوں لکھا ہے اور ابن مالک اور ابو عمر نے بھی نوں لکھا ہے۔

(سیدنا) عثمٰن بن زرضی اللہ عنہ

ابن کثیر بن کلیب۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثمٰن بن کثیر بن کلیب جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آرہے تھے۔ ابن عباس نے اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے واقعہ سے انھوں نے اپنے دادا سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہو شاید اصل میں محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجائے عن کے ابن ہو گیا کیونکہ اس سند میں صحابی کلب ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین وحمیم

(سیدنا) عجمی (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سلکسی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت مشہور نہیں ہے۔ اسکو ابن یونس نے کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجز (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیر۔ نصر بن حماد نے اپنے والد سے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے جریر سے انھوں سے ابو السلیل سے انھوں نے عجز بن نمیر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ میں دروازہ کے سامنے منحنی کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کو (یہ بھی دعا) مانگتے ہوئے میں نے سنا اللھم اغفر لی ذنبی عمدی وخطائی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اسی طرح عجز بن نمیر نے کہا ہے۔ اور اس حدیث کو غندر اور جراح وغیرہ جاتے شعبہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ اور انھوں نے کہا ہے کہ عجز بن نمیر کی اولاد سے ہیں۔ ہکوعید الزہاب ابن ہبہ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حجاج بن یوسف نے سعید جزیری سے انھوں نے ابو السلیل سے انھوں نے عجز بن نمیر کی اولاد سے تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے قبل ابطح میں کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی آپ کو فرماتے ہوئے سنا اللھم اغفر لی ذنبی خطائی وجملی اور ابو موسیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عجمی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطاب نے حرم کے جد و دو قائم کرنے کیواسطے بھیجا تھا یہ قریش کے بزرگوں میں تھے سب سے عمر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غنیمت خیبر میں سے تیس و سق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

ترجمہ۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے وہ گناہ میرے قصہ سے ہوئے ہوں یا میری خطا سے ہوں ۱۲

(سیدنا) عجمی (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عبد العزی کہ میں رہتے تھے اسکو طبرانی نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا کہ انکی کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسروں نے مقبرہ مکہ کے بزرگی میں ایک حدیث انکی نسبت روایت کی ہو کہ قیامت کے دن مکہ کی قبروں میں سے ستر ہزار آدمی اٹھائے جاویں گے کہ انسے حساب نہوگا۔ مستغفری نے کہا کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق خیر سے حصہ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا کہ وہ دونوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا ہو لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی عجمی بن عبد یزید ہیں جنکا حال انسے پیشتر ذکر ہوا پس عجمی کو انکے والد کے نام میں سے) ساقط کر دیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر سے تیس وسق انکو دیے تھے لہذا ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن کثیر تک پہنچا کر ابن اسحاق نے ان لوگوں کے ہم میں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر میں سے حصہ دیا تھا نقل کر کے بیان کیا کہ عجمی بن عبد یزید کو تیس وسق دیے تھے پس غالب گمان یہ ہو کہ پہلا ہی صحیح ہو اور یہ بیان غلط ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب العین والذال

(سیدنا) عدا (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعدہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو بکا و بن عامر کے بھائی ہیں اور بکا کا نام ربیعہ ہو اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی الناف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ الناف الناقہ نہیں ہیں کہ جسکے قبیلہ کی مدح حلیۃ نے کی ہو۔ یہ عدا بصرے کے بدوون میں شمار کیے گئے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے۔ انسے ابو رجا عطاروسی اور عبد المجید بن وہب اور جضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ ہم نے واقعہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کی گرنہ جھکوا اللہ نے غلبہ ندیا اور نہ ہاری مدد کی پھر اسلام لائے اور انکا نسب اچھا ہوا لہذا ابو ایہم بن محمد کے علاوہ اور لوگوں نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن لیث صاحب کراہیں نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عدا بن خالد نے کہا کیا تمکو (وہ) تحریر پڑھ کر نہ سناؤں (جو) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھکوا لکھ دی۔ میں نے کہا کہ

لسہ وسق ماٹھ صل کا ہوتا ہو

ان سنا ئے پس انھوں نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی ہذا ما اشتری العدا بن خالد بن ہوزہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداً وامۃ لاداء ولا غائلمۃ ولا غائلمۃ مع المسلم المسلم۔ اہمعی نے کہا میں نے غائمہ کی نسبت سعید بن ابی عروہ سے دریافت کیا انھوں نے کہا کہ (غائمہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولیٰ کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا میں مبتلا ہونا۔ اور انھیں سے میں نے غائمہ کے معنی دریافت کیے انھوں نے کہا غائمہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچنا جس سے مسلمانوں سے معاہدہ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدا اس (رضی اللہ عنہ)

شعبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے۔ شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والوں سے ہیں۔ یہ نصرانی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کی (حدیث میں) انکا ذکر ہے۔ حکم ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا یعنی یزید بن زیاں تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو شعیبہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیل بن اسحاق سے انھوں نے یزید بن زیاد سے انھوں نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کر کے خبر دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کی طرف تشریف لیجانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپ کو پہنچے انکو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپ کو ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عقبہ اور شعبہ فرزند ان ربیعہ کا تھا وہ دونوں اس باغ میں (موجود) تھے پس آپ نے انکو رکھ کے سایہ (میں آرام لینے) کا قصد کیا چنانچہ وہیں سایہ میں آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونوں بیٹے آپ کو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جلائے طائف آپ کو کیسے مصائب دے رہے ہیں پس ان دونوں کے غم نے خوش کیا۔ ان دونوں نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جسکا نام عدا اس تھا بلا یا اور اس سے کہا کہ ان انگورون میں سے ایک خوشہ لیکر اس شخص کے سامنے رکھ دے (یہ اشارہ آنحضرت کی طرف تھا) چنانچہ اس نے دیا ہی کیا اور آپ کے پاس آکر اس نے وہ انگور کا خوشہ رکھ کر کہا اسکو نوش کیجیے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لیے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اسکو کھانا شروع کیا۔ عدا اس نے آپ کے چہرہ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہیں کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے عدا اس تم کس شہر کے ہو اور تمہارا دین کیا ہے۔ اس نے کہا میں نصرانی ہوں اور ینوسی باشندگان سے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ یونس بن مٹی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والوں میں ہے۔ عدا اس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہیں آپ نے فرمایا وہ میرے

سے ترجمہ۔ یہ تحریر جو اس بات کی کہ عدا بن خالد بن ہوزہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جس میں نہ کوئی مرض ہو نہ کوئی غائمہ نہ کوئی غنیمہ یہ خرید وخت ایسی ہوئی جو جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے ہے۔

بھائی بنی تھے اور میں بھی بنی ہوں پس عد اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے سر اور ہاتھوں اور قدوں کو بوسہ دیا۔ راوی نے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمہارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عد اس ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں نے اُسے کہا کہ امی عد اس تمہاری خرابی ہو تم کو کیا ہو گیا تھا کہ تم نے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انھوں نے کہا امی انا اس سے بہتر دنیا میں کوئی نہیں ہوں ان دونوں نے کہا کہ تمہارا فسوس ہو امی عد اس اپنے دین سے نہ پھرو۔ تمہارا دین اُنکے دین سے بہتر ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ ابو زکریا نے اپنے دادا ابو عبد اللہ بن مندہ پر استدرک کیا ہے حالانکہ انکے دادا نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عد اس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبد اللہ بن سعد بن وائل عکلی بن اسکو ابن قانیج نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبد اللہ بن عد اس نے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عد اس ابو خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے انکو ابن و باغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن بداد ہجو عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگوں نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی ہے کہ کتے تھے ہم سے حسن بن احمد بن ابوشعبہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے ابونصر سے انھوں نے یاذان سے جوام ہانی کے غلام تھے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے عتیم داری سے آیت یا ایہا الذین آمنوا شہادہ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بداد کے علاوہ کسی اور کے حق میں خیال کرتے ہیں یہ دونوں نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونوں کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور انکے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔ وہ (دو ہان اکڑ) پیار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ان دونوں کو (کچھ) وصیت کر کے مر گئے۔ عتیم داری کہتے تھے ہم نے اس جام کو ہزار درہم پر فروخت کر دیا پھر اسکو آپس میں ہم نے بانٹ لیا۔ جب ہم لوگ بدیل کے عزیزوں کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہم نے اُنکے عزیزوں کو دیدیا جب ان لوگوں نے اسباب میں جام کو نپایا تو ہم سے اسکی کیفیت دریافت کی ہم نے کہا انھوں نے (ہمارے پاس) اسکے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ عتیم کہتے تھے جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مدینہ تشریف لائے کے بعد اسلام لایا تو بن پھر بدیل کے عزیزوں کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور میں نے (وہ) پانچ سو درہم (جو جام فروخت کر کے لیے تھے) انکو دیدیے اور یہ بھی انکو بیٹے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لیے ہیں۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لوگ انکو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے گواہ طلب کیے انھوں نے گواہوں کو نہ پایا پس آنحضرت نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جسکی اسکے ہم مذہب تعظیم کرتے ہیں پس انھوں نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم الایہ کو نازل فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا یہ عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہو۔ اور بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے۔

بین کہتا ہوں کہ حق ابو نعیم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام نہیں لائے۔ کیونکہ تیسرے حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اسے اسکا حلف لوجسکو انکے دین والے مظلّم جاتے ہیں۔ یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہ تھے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوالہداج، ہکوا سمعیٰ وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو الہداج بن عدی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام عت کے واسطے اجازت دیدی تھی کہ ایک دن تیر اندازی کیا کرو اور ایک دن اسکو موقوف رکھا کرو۔ اسی طرح اسکو ابن عبینہ نے روایت کیا ہے اور اسکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو الہداج بن عاصم بن عدی نے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم کینست ابو فاعہ اسی طرح انکو ابن ابی علی نے بیان کیا ہے اور انکے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگوں نے نیم بن اسید اور بعض نے عبد اللہ بن عاصم کہا ہے مگر جانشک میں جانتا ہوں تو سو ابن علی کے دوسرے انکو عدی نہیں کہا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

تیمی بن انکو اسماعیلی نے بیان کیا ہے اسے دافع بن نافع نے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے عدی تیمی سے انھوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت روز میں آدمیوں پر قائم ہوگی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے
(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

جذامی ہیں۔ ہکوا ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہیل طبیب بغدادی نے جو موصل میں فروکش تھے خبر دی وہ کہتے تھے
ہکوا ابو القاسم یعنی اسمعیل بن احمد بن عمر بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو محمد یعنی عبد العزیز بن احمد کنانی خبر دی
وہ کہتے تھے ہکوا ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر اور ابو القاسم تمام بن محمد رازی اور ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن
بارون سے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابو القاسم یعنی عبد الرحمن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابو بکر
یعنی محمد بن عبد الرحمن بن عبید اللہ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو القاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن
ابی العقب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو زرعة یعنی عبد الرحمن بن عمرو نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معبد بن
منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن میسرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جندی
سے نقل کر کے بیان کیا کہ اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سفر میں ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ
میری دو عورتیں ہیں وہ دونوں (مجھے) لڑنے لگیں میں نے ایک کے تیر مار دیا وہ اپنے تختہ پر ڈال دی گئی پس وہ مر گئی آپ نے
فرمایا کہ تم اسکی دیت دو اور اس کے مال کے وارث نہ ہو وہ کہتے تھے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سرخ ناکہ پر ہیں اور آپ فرماتے ہیں ای لوگون تم جان لو کہ ہاتھ تین ہیں (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے بڑا ہو
(دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہو (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جسکو دیا جاوے وہ سب سے نیچے ہو۔ پس تم لوگ
مال دنیا سے بچو ای اللہ نے (تیسرے احکام کو) پہنچا دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور کہا ہو کہ طبرانی نے دونوں کو
دو عنوان میں ذکر کیا ہو یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہو کہ عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت
کی ہو انھوں نے کسی اور شخص سے اور اسے عدی جذامی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے عورت کو تیر مار دیا وہ مر گئی اور
عبد اللہ بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہو اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے
ان دونوں کو ایک کر دیا ہو لیکن یہ دونوں دو شخص ہیں ابن مندہ کا ایک کر دینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انھوں نے
یہ دونوں حدیثیں عدی بن زید جذامی کے تذکرہ میں لکھی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشر بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل
ابن عمرو بن غوث بن طی طائی بن انکے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ انکی بخشش ضرب المثل تھی۔ عدی کی

کنیت ابو طریف تھی اور بعض نے کہا جو کہ ابو ذہب تھی اس کے نسب میں طی تک بعض ناموں کی نسبت نسب جانتے والوں نے اختلاف کیا جو یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سلسلہ ماہ شعبان میں وفد ہو کر آئے تھے۔ بعض نے کہا جو کہ سلسلہ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہکوا ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبری وہ کہتے تھے ہکوا ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے ابو عبیدہ بن حدیفہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حاتم بن عدی بن حاتم کے حالات کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا وہ وہ میرے ہمسایہ تھے میں نے کہا کہ خود انھیں سے چل کر کیون نہ دریافت کروں چنانچہ میں اُن کے پاس گیا اور اُن کی حالت پوچھی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو اپنے بلا بھیجا تو مجھ کو ایسا سخت نالوار ہوا کہ اُس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہ ہوئی پس میں وہاں سے چل دیا یہاں تک کہ جب میں روم کی سرحد کے قریب پہنچ گیا تھا تو مجھ کو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ سخت یا ناگوار کوئی چیز نہیں معلوم ہوئی میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں اس شخص (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤں اگر وہ کاذب ہو گئے تو مجھ کو کوئی خوف نہیں ہو اور اگر سچے ہو گئے تو میں ان کی پیروی کر لوں گا اور آگے بڑھنے لگا جب میں مدینہ میں آیا تو لوگ میری اطلاع پا کر میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا عدی بن حاتم آئے عدی بن حاتم آئے پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اپنے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ بیٹے کہا کہ میرا بھی دین ہو اپنے فرمایا کہ تم سے زیادہ تمھارے دین کا جانتے والا ہوں میں نے کہا آپ مجھے زیادہ میرے دین کو جانتے ہیں آپ نے دو باتیں بار فرمایا ان آپ نے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہیں ہو کیا تم مربع نہیں کھاتے ہو میں نے کہا ہاں پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہیں ہو کیا تم مربع نہیں کھاتے ہو میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو تمھارے مذہب میں جائز نہیں ہو۔

بعض لوگوں نے کہا جو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بی بی کو (ساتھ) لیا اور ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہیں چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانوں نے سفانہ ہی کو گرفتار کر لیا۔ پس وہ اسلام لے آئیں اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ کر گئیں اور ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا یا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے ان کا اسلام اچھا ہو گیا سمجھنے ان کو (آئندہ) ان کے ہمشیرہ سفانہ کے حال میں ذکر کیا ہو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس مدت کے وقت میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے اور اسلام پر ثابت قدم رہے مرتد نہیں ہوئے اور انکی قوم بھی انکے ساتھ ثابت قدم رہی یہ بڑی سخی اور اپنی قوم میں بڑے شریف تھے سب لوگ انکی تعظیم کرتے تھے خواہ انکی قوم کے ہوں یا کسی اور قوم کے۔ حاضر جواب تھے۔ اسے روایت کی گئی ہو کہ انھوں نے کہا کہ مجھ کوئی نماز کا وقت نہیں داخل ہوا لیکن اس حال میں کہ میں لاکھ مشتاق رہتا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب وقت آتے تھے تو آپ انکا اکرام کرتے تھے بلکہ بہت سے لوگوں نے اجازتاً ابو غالب بن بنار سے انھوں نے ابو محمد جو ہری سے انھوں نے ابو عمر جویر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے احمد بن معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یزید بن ہارون اعلیٰ بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے اسماعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے وفائی دیکھی تو انھوں نے کہا یا امیر المؤمنین کیا آپ مجھ کو پہچانتے ہیں حضرت نے کہا ان خدا کی قسم پہچانتا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا میں تم کو پہچانتا ہوں خدا کی قسم تم اسلام اس وقت لائے ہو کہ لوگوں نے کفر کیا اور تم نے پہچانا جب لوگوں نے انکار کیا اور تم نے وفا کی جب لوگوں نے بدعتی کی تم آگے ہوئے جب لوگ پیچھے ہٹے عدی نے کہا کافی ہو مجھ کو یا امیر المؤمنین مجھ کو کافی ہو عدی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ ہران اور واقعہ خیبر میں ابو عبیدہ کے ساتھ شریک تھے اور اسکے علاوہ (اور بھی فتوح میں شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گئے تھے تو یہ انکے ساتھ بعض فتوح میں شریک رہے۔ خالد بن ولید نے انکے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس خمس بھیجا تھا یہ عدی کو فہم میں رہتے تھے۔ شبی نے کہا کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ اُسے علام کی دیکھیں عاریت مانگے انھوں نے ان دیکھ کو بھر دیا اور مزدوروں پر لا کر وہ دیکھن اشعث کے پاس بھیج دیں اشعث نے (یہ کیفیت دیکھ کر) عدی کے پاس کھلا بھیجا کہ ہمنے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم خالی دیکھیں عاریت نہیں دیتے عدی (کی خیرات کی یہ حالت تھی) چوٹیوں کے واسطے روٹی کے ریزے منسٹر کر کے والد یا کرنے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمسایہ ہیں انکا بھی حق ہو یہ عدی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محروم تھے جب حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انھوں نے کہا کہ انکے قتل کی بابت ایک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جا دیکھا۔ جب واقعہ جنگ میں انکی ایک آنکھ بھڑدی گئی اور انکا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف ہارا گیا اور انکا دوسرا بیٹا خارجہ جیون کے ساتھ

مارا گیا تو اسے کہا گیا اے ابو طریف کیا حضرت عثمان کی شہادت میں بکری کا بچہ ہمارا گیا انھوں نے کہا ان خدا کی قسم
 بڑا بکرا (مارا گیا) یہ جنگ صفین میں علیؑ کے ساتھ شریک تھے اسے شعبی اور کثیر بن طرقہ اور عبد اللہ بن قتل اور ابو سحاق
 جہدائی وغیرہم نے روایت کی اور انھوں نے سترہ عہد میں وفات پائی تھی بعض نے کہا سترہ اور بعض نے کہا سترہ سترہ
 میں وفات پائی انکی عمر ایک سو بیس کی تھی بعض نے کہا کہ کو فہمین مختار کے زمانے میں وفات پائی تھی۔ بعض نے کہا کہ
 قر قیس میں وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا (عدمی رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن سوادہ بن جشم بن سعد جشمی بن محمد کے والد تھے یہ عدی ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے زمانہ جاہلیت میں
 اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا مگر میں نہیں جانتا ہوں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانے میں زندہ تھے یا نہیں
 یعنی اسے بیٹے محمد کے نام میں انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ
 انکے اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔

رسیدنا (عدمی رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انکو لوگوں نے ان شخصوں میں ذکر کیا اور جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا کہ انکے نو مسلموں میں
 ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو لگان کرتا ہوں کہ عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف
 ہیں اور وہ ابوالنعمان بن ربیعہ کے چچا زاد بھائی ہیں پس اگر انکا خیال سچا ہے تو یہ وہ لوگ دو شخص ہیں یعنی یہ عدی اور انے
 پہلے (تذکرہ واسطے) عدی (دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

رسیدنا (عدمی رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زغبہ اور ابو زغبہ کا نام سنان بن سبیح بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بذیل بن سعد بن عدی بن کابل بن
 نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے صلیف تھے غزوہ بدر اور احد
 اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہیں کہ جہین بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بیس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر میں ابوسفیان کے قافلہ کی تحسین میں بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا (عدمی رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ امی حجازی بن ابی (بروایت کردہ) حدیث میں اختلاف ہے اسے عبد اللہ بن ابی سنان نے روایت کی ہے
 انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف مدینہ میں ایک ایک بریدہ مینوں کی حراگاہ بتائی تھی

کہ اُسکے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائیں سوا ایک لکڑی کے جس سے اونٹ اُنکے جلتے ہیں اور کوئی چیز نکالی نہ جائے
 اُسے عبدالرحمن بن حرمہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے قبیلہ جذام میں سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا انھوں نے
 ایک شخص سے نقل کیا جنکو لوگ عدی بن زید کہتے تھے کہ انھوں نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جسکی وجہ سے وہ عورت
 مر گئی یہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تبوک میں پیچھے آکر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ اُسکی تم دیت دو اور اُسکے (مال کے) وارث نہ بنو۔ اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے
 کہا ہے اور ابو عمر نے عدی جذامی کہا ہے اور اُسے ایک حدیث انھیں کی عورت کے قتل کی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث
 عبدالرحمن بن حرمہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے انھوں نے انھیں میں سے ایک شخص سے سنی جنکو
 لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہیں بیان کیا اور وہ یہی ہیں اور انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا کہ عدی بن زید عدوی
 جذامی ہیں اور طبرانی نے ان دونوں کو دو عنوان میں بیان کیا ہے عدی بن زید سے عبداللہ بن ابی سفیان نے حمی
 مدینہ کی نسب روایت کی ہے اور جذامی سے عبدالرحمن بن حرمہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے اپنی عورت کو مارا وہ مر گئی
 ابو موسیٰ نے کہا اور عافکہ ابو عبداللہ بن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے حالانکہ وہ دونوں دو شخص ہیں عدی جذامی کا
 حال پہلے گزر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تیون نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکایہ کی اولاد میں ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر اپنے
 اہل اپنے اعز کی اسلام (کی خبر لیکر) آئے تھے اور انھوں نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک خط لکھ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن سوارہ بن قاطع بن جرمی بن عوف بن مالک بن سود بن تہیل بن جشم بن جذام جذامی ہیں یہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے۔ اسکو ابن کلیبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عیمرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اگرچہ کنندی ہیں انکی
 کیفیت ابو فرہ تھی انکو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن انکے والد کے صحابی
 ہوئے میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے انھوں نے ابو زبیر سے انھوں نے

عدی بن عدی بن عمیرہ کندہی سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سلمان کے مال (تلف کرنے) میں قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ میں پاؤں گا۔ اور یہ حدیث بہت سے لوگوں نے عدی بن عدی سے انھوں نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کر کے روایت کی ہو۔

ہکوا ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انھوں نے عرس بن عمیرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام میں کوئی برا کام کیا جائے تو جو شخص وہاں موجود ہو مگر اس کام کو برا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود نہیں ہو اور جو شخص وہاں موجود ہو مگر اس کام کو پسند کرے وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود ہو۔ یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہیں نیز اسکو ابو داؤد نے احمد بن یونس سے انھوں نے ابوشہاب سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے عدی بن عدی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو پس جہاں یہ حدیثیں مرسل روایت ہوئی ہیں انکو دیکھ کر بعض لوگوں نے انکو صحابی خیال کیا ہو۔ ہکوا ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو ذر کر یا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبد اللہ بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا نیز ابو ذر کر یا نے کہا کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہریرہ نے بیان کیا وہ دونوں نے کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رجاو ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے عدی بن عمیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی حلف کی کہ اس سے اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک میں کرے وہ اللہ بزرگ اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا ایو ذکر یا لے کہا ہو کہ میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ عدی صحابی نہ تھے انکو عمر بن عبد العزیز نے جزیرہ اور موصل کا عامل بنادیا تھا اور یہی ہے عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبد العزیز کا انکو عامل بنانا اس پر دلالت کرتا ہو کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ انکی خلافت سنہ ہجری میں تھی اور یہ عدی اس کے بن بھی زندہ رہے۔

۱۱ مقصود یہ ہو کہ ہرے کام کو سکراس سے بیزاری ظاہر کر دینا چاہیے یا کم از کم اس سے دل میں ناراض ہونا چاہیے ۱۱

اسیدنا (عدی) (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سوید بن زہبان بن عمرو بن سلسلہ بن عثم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہیں یہ مغنی اور شاعر ہیں ابن کلبی نے کہا جو کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انھوں نے کہے تھے ان میں سے چند یہ ہیں ۵

حرکت الشعراء مبتدلت منه انوار اعی صلوۃ الصبح قانا کتاب اللہ لیس لہ شریک وودعت المداۃ والندامی
وودعت القراح وقدرانی بھاسد کا والکانت حرا ما

۶ عدی اعرج کے لقب سے مشہور تھے۔

اسیدنا (عدی) (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ بن فروہ کنذی ہیں انکی کنیت ابو زرارہ تھی انھوں نے مقام رباعین وقات پالی بھی۔ آتے قیس بن ابو حازم نے روایت کی ہو ہکو عبد الوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسدود نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ نے اسمعیل بن خالد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو کنذی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگوں تم میں سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بنکر جائے تو وہ اگر ایک تاکہ بھی روہان کی آمدنی کا) مجھے چھپائے تو یہ خیانت ہو قیامت کے دن اُسے لائیگا پس ایک انصاری سیہ قام کھڑے ہو گئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اپنا کام واپس لیجئے حضرت نے فرمایا کیوں انھوں نے کہا ابھی اپنے ایسا ایسا فرمایا ہو اپنے فرمایا ہاں یہ میں اُس شخص کے لیے کہتا ہوں جسکو عامل بناؤں کہ وہ قلیل و کثیر سب لے آئے پھر جعفر اسکو دیدیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ مگر ابو عمر نے لکھا ہو کہ یہ حضرمی ہیں اور بعض لوگ انکو کنذی کہتے ہیں صحیح یہی ہو کہ یہ کنذی ہیں۔

(اسیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کنذی کے بھائی تھے اسنے اسنے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے معاملات مخفی ہوتے ہیں تیہ عورت کو اپنی رضامندی یا نارضامندی سے نہ جبرینہ شکر کوئی ترک کر دی اور اسے عوض میں نہ یہ بات اختیار کی ہو کہ جب افان صبح کی ہوتی ہو اٹھ کھڑا ہوتا ہوں: کتاب خدا کا کوئی شریک نہیں ہو: پئے شراب خوری اور زمانہ مجلسین چھوڑ دیں: بیٹے ہاموشی ترک کر دی اور میں اپنے آپکو اسکی وجہ سے خوشدل ہوتا ہوں اور قیادہ حرام تھی ہوا

بیان کروے مگر بکر کی رضا اسکا خاموش ہوتا ہو۔ اور سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے ابو زبیر سے انھوں نے عدی بن عدی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہو اور دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہو اور اس نے اسکو غضب کر لیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ہاتھ زمین ہو وہ قسم کھا دے جب لوگوں نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ خبردار ہو جس نے مرد مسلمان کے مال (ثمن کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ اس نے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے اسے اپنے فرمایا کہ اس کے لیے جنت ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ میرے خیال میں پہلے ہی شخص میں یعنی عدی بن عمیرہ بن فروہ۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابو نعیم ہی کے ساتھ ہو کہ وہ دونوں ایک ہیں لیکن ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو۔ اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کو فہم میں رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہاں گئے تو انھوں نے اہل کوفہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں کچھ سخت و نالائک باتیں سنیں پس ہوا رقم نے جو قبیلہ کنہہ کے خاندان سے اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے کہا تھا کہ ہم اس شہر میں نہیں رہتے ہیں کہ حسین لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو دشنام دہی کرتے ہیں پس وہ وہاں سے حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراقی آتا تھا تو یہ اسکو جزیرہ میں اترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کر بیٹھیں گے اور انکو کچھ زمین دیدیتے تھے بعد اسکے انھوں نے اہل عراق کو بہ لکھ بھیجا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نصیبین کے بچھڑ کو انکیسٹ پہونچا سینگے لہذا تم مقام رہا میں رہو اور وہیں انکو زمین دیدی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ سفین میں شریک ہوئے۔ عدی کا انتقال مقام رہا میں ہوا۔ ابو النعمان نے کہا ہو کہ یہ عدی اور وہ عدی جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہیں اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عدی بن عمیرہ کنہی اور بقول بعض حضرمی بن زرارہ بن ارقم ابن نعمان عدی بن فروہ کنہی کے قوم سے ہیں کنیت انکی ابو فروہ ہو۔ ابن ابی خنیسہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن فروہ کے درمیان میں فرق بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور (یہ بھی) کہا ہو کہ انکی نسبت کہا جاتا ہو کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن سارہ ابن ارقم کنہی ہیں کوئی الاصل تھے اور وہیں انکا مسکن تھا مگر حران پہلے گئے تھے بعض نے کہا ہو کہ وہ وہی پہلے

شخص ہیں یعنی عدی بن عمیرہ کنذی ہیں یہ اکثر لوگوں کے نزدیک عمر بن عبد العزیز کے مصاحب تھے اسکو بخاری نے کہا اور بخاری کے علاوہ لوگوں نے بخاری کی مخالفت کی ہو اور انکو عدی بن عمیرہ کنذی کہا ہو اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہیں ہیں اور احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ یہ نہ تو عمیرہ کے بیٹے ہیں نہ فروہ کے اور انکے والد کو تیسرا شخص کہا ہو اور اسے ایک شخص نے روایت کی ہو جسکو لوگ عرس کہتے تھے رجا بن حوہ نے عدی بن عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ واقعہ یہ کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے منکسر میں بمقام کوفہ وفات پائی۔ انکو میں پہلا ہی عدی خیال کرتا ہوں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کلام ایسا نہیں ہو کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابو حاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں ہاں احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ یہ عدی ان دونوں کے علاوہ شخص ہیں اور شک نہیں ہو کہ اسمین احمد بن زہیر نے غلطی کی اور میں بھی اس بات میں نہیں شک کرتا ہوں کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہیں نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہیں میرے خیال میں یہ تینوں شخص ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس سہمی ہیں یہ بھی مولفہ القلوب میں سے تھے علی بن مبارک نے محمد بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ انھیں میں گئے مولفہ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انھیں میں عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ معروف نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ بن جناب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہیں جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ انکے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ میں شہید ہوئے انکے سینہ میں برچھا مار دیا گیا تھا اسی کے صدر سے مر گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن الصدا اسی طرح ابن اسحاق اور واقعہ میں لکھا ہو اور ابن کلیبی نے کہا ہو کہ ابن فضیلہ اور یہ فضیلہ بن عبد العزیز بن حریثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہیں اور عدی کی والدہ مسودہ بن صفادہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھیں انھوں نے اور انکے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں یہ عدی

ابن نضله نے وفات پائی یہ اسلام میں اول مورت بن کہ انکے بیٹے نعمان نے انکی میراث پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قحی اسدی قریشی ہیں یہ نوفل کے دونوں بیٹوں ورقہ اور صفوان کے بھائی تھے انکی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابلط شرافہ کی بہن تھیں اسکو زبیر نے بیان کیا جو عدی فتح مکہ میں اسلام لائے تھے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی طرف سے حضرموت کے عامل رہے ام عبد اللہ بنت ابی بختری بن ہشام انکی زوجہ تھیں عدی انکو برابر لکھ لکھتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آؤ مگر وہ نہ آتی تھیں بالآخر عدی نے انکو یہ شعر لکھا کہ بھیا سے

اذا ما ام عبد اللہ لم تحمل بوادیہ ولم تمس قریبا یحی الشوق وادیہ

تو ام عبد اللہ سے انکے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمھارے چچا زاد بھائی کا اب یہ حال ہو رہا جو تم اُسکے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (اُنکے پاس) چلی گئیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہام بن مزد بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کنذی ہیں ابو عائد انکی کنیت تھی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے اسکو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

باب العین والراء

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیطی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خنرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوس بنی پھر حارثی ہیں انکے والد اوس بن قیطی ان منافقوں کے سرداروں میں سے تھے جو کہتے تھے کہ ان بیوتنا غورۃ اور ابن اسحاق اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو احد میں بوجہ کمسنی کے چنڈ اور لوگوں کے ہمراہ جنین ابن عمرو بن عرابہ بن عازب بھی تھے واپس کر دیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سرداروں میں سے تھے

ترجمہ۔ جب ام عبد اللہ نے اسکے یہاں آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئیں تو انکا شوق اور بھی جوش میں آیا ۱۱

ترجمہ۔ بیشک ہمارے گھر تنہا میں ہم جاد میں نہیں جاسکتے ۱۲

بڑی تھی تھے سخاوت میں عبداللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے۔ امن قتیہ اور
مہر دے ذکر کیا ہو کہ ایک مرتبہ عرابہ نے شلخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جا رہا تھا اس سے پوچھا کہ مدینہ کیوں جاتے ہو
اسنے کہا اپنے گھر والوں کے واسطے غلہ لینے جاتا ہوں اسکے ساتھ دو اونٹ تھے پس انھوں نے چھوڑ دے اور
گیہوں سے انکو بھردیا اور اسکو کپڑے پہنا دیے اور اسکی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور انکی
اپنے اس قصیدہ میں مدح کی ہے

رأیت عرابۃ الاوسی یسمر الی الخیرات منقطع القرین اذا ماراۃ رفعت لجنبہا
اذا بلغتني وحملت رحلی عرابۃ فاشترق بدم الوتین

کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عرابہ رضی اللہ عنہ

ابن شلخ جنی ہیں۔ یہ اس تحریر میں گواہ تھے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کے لیے بحرین
بھیجنے کے وقت لکھی تھی۔ اسکو دباغ نے اُسین ذکر کیا ہو کہ جبین ابو عمر یہ استدراک کیا ہو۔

(سیدنا) عرابہ رضی اللہ عنہ

عبد الرحمن کے والد تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ۔ لکھا ہو اور کہا ہو انکی سندوں میں انکا ذکر ہو اور اس سے زیادہ انکی
نسبت اور پچھ نہیں بیان ہو۔

(سیدنا) عرابہ رضی اللہ عنہ

ابن ساریہ سلمیٰ بن انکی کنیت ابو نجیح تھی۔ اسنے عبد الرحمن بن عمرو اور جیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیرہم نے
روایت کی جو یہ شام میں رہتے تھے۔ ہکوا ابو بکر یعنی محمد بن عبد الوہاب بن عبد اللہ معروف بابن شیرجی دمشق وغیرہ
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العلاء یعنی
احمد بن مکی بن حسنویہ حسنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکریہ نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر نبردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اصم نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہمیں احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ بن ولید نے بصرہ سے انھوں نے خالد بن

ساریہ نے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکون کی طرف ترقی کرتے ہیں اور کوئی انکا ساتھ نہیں ہوتا جب کوئی جہذا بزرگی کا بلند کیا جاتا ہو تو عرابہ
اسکو داہنے ہاتھ سے لے لیتے ہیں بائیں ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور سواری میں ہی غلہ سے لاد دی تو نے اور عرابہ تو اب رگ گردن کو سب کرے ۴۴

امجد بن سے انھوں نے عبد الرحمن بن عمرو سے انھوں نے عرابض بن ساریہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (کہ جسکی وجہ سے) انھوں نے آنسو بہنے لگے اور دل لوگوں کے دلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہو ہوا لے کی ہو پس آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں اپنے فرمایا میں تمکو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرما ہر داری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ بدشتی غلام ہو۔ پس جو شخص تم میں سے زندہ رہیگا بڑا اختلاف دیکھیگا تم لوگ اسور محدثہ سے جو کہیں کہ وہ گمراہی ہیں پس جو شخص تم میں سے اسکو پاوے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرے اور خلفاء ہمدینین و راشدین کے طریقہ کو (اختیار کرنے) اور سخت پکڑو اسکو عرابض کی وفات شہدہ جہری میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر واسلے فتنہ میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غریب (رضی اللہ عنہ)

کندی تھے انکا شمار اہل شام میں ہوا اسے ابو عقیف یعنی عبد الملک نے روایت کی جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزیں پیدا کرو گے مگر محدثات عمر (رضی اللہ عنہ) مجھکو بہت محبوب ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکا بن عامر بن صعصعہ ہیں یہ عرفی اور انکے بھائی عمرو بن عامر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہو کر آئے تھے اپنے انکے رہنے کے مقامات یعنی مصنع اور فرارہہ کر دیے تھے اسکو ابن و باغ نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ کندی ہیں عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے انکا نسب انکے بھائی عدی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے اسنے انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہو اسنے زہد بن حارث نے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھپر قصد اچھوٹ باندھا پس اسکو چاہیے کہ اپنی جگہ دوزخ میں تلاش کرے۔ اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی تزویج میں عورتوں ہی سے مشورہ لو۔ اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہے اور انھوں نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انھوں نے عرس سے روایت کی ہے۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کشت میں جو کچھ کلام ہر وہ پہلے گزر چکا ہے۔

لکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ع (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کنذی ہین انکا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ میں انکو نہیں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن زہیر کے فتنہ میں انکی وفات ہوئی تھی۔

(سیدنا) ع (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن کرب تمیمی ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ عوف بن اسعد بن صفوان تمیمی ہین بصری تھے یہ وہی شخص ہین کہ ایام جاہلیت میں واقعہ کلاب کے دن انکی ناک کو صدمہ پہونچا تھا ہمکو ابو منصور بن بکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہونچا کر خبر دی انھوں نے ابو الاشہب سے انھوں نے عبد الرحمن بن طرفہ بن عرفجہ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہو انکے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور انکے دادا کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی تو انھوں نے چاندی کی ناک لگالی تھی وہ بدبو کرنے لگی را انھوں نے کہا) مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگائوں اور اس حدیث کو ہاشم بن برید اور ابو سعید حسنی نے ابو الاشہب سے اپنی سند کیساتھ نقل کر کے اسی کے مثل روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ع (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ یہ وہ شخص ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن غزو ان سے انکے حق میں کہا تھا اور انکو مدد کیلئے بھیجا تھا کہ اسے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکو اسی طرح ذکر کیا ہو کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہین بنے اسکو بہت سے اُن صحیح نسخوں میں دیکھا ہو جو کہ نہایت معتبر ہین کہ خزیمہ غلط ہو بلکہ وہ ہرثمہ ہین اور یہ وہی شخص ہین جنکو عقبہ بن غزو ان کی مدد کے لیے حضرت عمر نے بھیجا تھا اور ابو بکر صدیق نے بھی عمان میں اسے جعفر بن جلندہ کی مدد دی تھی (یہ اسوقت) کہ جب وہ ان کے لوگ لفیط بن مالک ازدی صاحب تلج کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محسن علقانی اور عکرمہ بن ابی جہل تھے پس انھوں نے مرتدون پر فتح پائی۔

(سیدنا) ع (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اشجعی ہین بعض نے کہا کنذی ہین اور بعض نے انکے والد کا نام صریح اور بعض نے صریح اور بعض نے طرح اور بعض نے شریک اور بعض نے صریح بیان کیا ہو اور بعض لوگوں نے انکے علاوہ کہا ہو اور انہیں سے بعض

لوگوں نے انکو اسلی کہا ہو یہ کوفہ میں رستے تھے آنسے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور ضبیعی وغیرہم نے روایت کی ہو کہ زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انھوں نے عرفجہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ عرفجہ کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ اہلی شب (یعنی خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کیے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کیے گئے پھر عمر وزن کیے گئے پھر عثمان وزن کیے گئے یہ سب لوگ بھاری اترے۔ ہکویچی بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازت خیر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے زیاد ابن علاقہ سے انھوں نے عرفجہ بن شریک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہو گا پس جو ادا وہ کہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو پرانگندہ کرے حالانکہ وہ مجمع ہوں تو تم لوگ اسکو مارو خواہ کوئی ہو۔ ابوعمر نے کہا جو کہ احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ عرفجہ ابھی عرفجہ بن شریح کنہی کے علاوہ ہیں اور کہا کہ جسطرح احمد نے کہا ہو وہ میرے نزدیک نہیں اور ان سے ابو عمر نے یہ دونوں حدیثیں روایت کی ہیں اور کہا ہو کہ عرفجہ کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرثمہ بن عبد العزیز بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو باریق کے بھائی تھے اور باریق کا نام سعد بن عدی بن حارثہ بن عمرو مزنیقی یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے موصل میں لشکر جمع کیا تھا۔ اور اس کے حاکم ہوئے اور موصل کی نسبت انکی بہت خبریں ہیں یہ وہی شخص ہیں کہ انکے ذریعہ سے عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزو ان کو مدد دی تھی جب انکو بصرہ کا حاکم کیا تھا۔ اور ابن غزو ان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ میں عرفجہ بن ہرثمہ سے تمھاری مدد کرتا ہوں کیونکہ وہ دشمن سے بڑے لڑنے والے اور مکر کرنے والے ہیں۔ جب وہ تمھارے پاس آویں تو ان سے (امور جنگ میں) مشورہ لیتے رہنا۔ ہشام کلبی نے انکو اسی نسب سے ذکر کیا ہو اور انکو بنی عمرو سے جو باریق کا بھائی تھا شمار کیا ہو اور کہا ہو کہ انکا شمار باریق میں ہو اور طبرانی نے ذکر کیا ہو کہ یہ وہی شخص ہیں کہ جنھیں حضرت عمر نے عتبہ بن غزو ان کی امداد کے واسطے بھیجا تھا اور ابو عمر نے انکو عرفجہ بن خزامیر کہا ہو پس اس میں مصیبت ہو گئی ہو اور ہم اسکو ذکر کر چلے ہیں کہ انکی غلطی پہچان لی جاوے ہو کہ ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا بن زید بن ایاس اردی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علی عسری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو عثمان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہاں چار ہزار لوگوں کو انوار طلی اور کنہہ اور عبد القیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ باریق کو حکم دیا پس انھوں نے فارس سے موصل تک

آنکو معافی میں دیدیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شیون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور جسے ابو زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے آنھون نے سیف بن عمرو سے آنھون نے محمد اور طلحہ اور ہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاہق میں جمع ہو رہے ہیں اور میں وہاں سے چلا آیا ہوں تکریت میں مقیم ہوں پس حضرت عمر نے اس کے پاس لکھا کہ عبد اللہ بن مغنم حبسی کو انطاہق کی طرف روانہ کرو اور مقدمہ الجیش اس کے بجی بن انگل غزری اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ باری ہوں اور تکریت و موصل کی فتح میں پوری حدیث بیان کی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی یزید انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو اور کہا کہ جعفر مستغری نے انکو صحابہ میں بیان کیا جو۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ کہنا جاتا ہو کہ انکو شرف صحت حاصل تھا مگر کوئی حدیث انکی نہیں بیان کی۔

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہن۔ کلبی نے ابو صلح سے آنھون نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول لا حال لیسب ما ترک الوالدان والاقرابون الا یہ (اسکی شان نزول یہ ہو کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیاں چھوڑیں اور ایک بی بی ہوام کچ کے نام مشہور تھیں پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوئے جنکا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونوں نے اوس کا مال لے لیا۔ توام کچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیاں چھوڑیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہو کہ انکی معاش میں حرج کروں حالانکہ آنھون نے اچھا مال چھوڑا ہو وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ و عرفطہ لے گئے اور آنھون نے لڑکیوں کو کچھ بھی نہیں دیا اور وہ لڑکیاں میرے پاس ہیں اور وہ دونوں اُن لڑکیوں کو کچھ کھانے پینے کو نہیں دیتے اور میرے پاس ایسا نہیں کہ انکو کفایت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تم اپنے کھڑے جاؤ میں دیجون اللہ برتر اسکے بارہ میں کیا حکم دیتا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقرابون الا یہ اور آپ نے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلو ا بھیجا کہ تم مال سے کسی شے کے قریب نہونا لینے اس میں سے کچھ صرف نہ کرنا) یہاں تک کہ میں تمکو دیکھوں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یوسفکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

اسکے قریب نہو دون کے لیے صدہوا کس (مال) میں جو چھوڑ جائیں والدین اور رشتہ دار۔

(سیدنا) عرقطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جباب بن حبیب اور بعض نے کہا کہ یہ ابن جمیر ازدی ہیں بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے
واقعہ طائف میں شہید ہوئے انھوں نے اولاد چھوڑی تھی۔ انکی کوئی روایت معروف نہیں انکو ابن اسحاق نے
بھی ذکر کیا کہ ابن جباب ہیں اور ابن ہشام نے کہا کہ یہ ابن حبیب کے جاتے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ بیان کیا ہے

(سیدنا) عرقطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی ہیں انکی کنیت ابو مکنت تھی انکا تذکرہ ابو مکنت اور ابو مصعب میں کیا گیا ہو پس چاہیے کہ وہاں
انکا حال دیکھا جائے۔

(سیدنا) عرقطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیک تمیمی ہیں یہ صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھ کر کہا کہ یزید بن
عبد اللہ نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے
کہ عرقطہ بن ہبیک تمیمی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں اور میرے گھروالے شکار سے رزق حاصل کرتے
ہیں اور ہمیں ہمارے لیے حصہ دیرکت ہو اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہو اور ہمارے
اسی کی طرف حاجت ہو کیا پس آپ اسکو حلال کہتے ہیں یا حرام آپ نے فرمایا حلال کہتا ہوں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے
اسکو حلال کیا ہے اور پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ عدوی ہیں مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عروہ بن عاص کے اختیافی بھائی تھے اسکو ابو موسیٰ نے کہا ہے
اور ابو عمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبد العزیٰ بن حرثان بن عوف بن
عیس بن یحییٰ بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انھوں نے ہجرت کی تھی مگر
ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش میں نہیں ذکر کیا ہے ابن موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ذکر کیا ہے۔
ابن کتاہون کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے مجھ میں نہیں آتا ہجرت فتح مکہ کی ساتھ ہی منقطع ہوئی
تھی ابو موسیٰ نے انکے تذکرہ کو رد دفعہ کیا ہے اور کہا کہ عروہ بن عبد العزیٰ ہیں اور انہیں وہاں کلام وارد ہوگا۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسماء بن صلت بن حبیب بن عارضہ بن ملال بن سہاک بن عوف بن عمرو القیس بن ہشہ بن سلیم بن

بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحاق اور واقدی نے انکو ان لوگوں میں بیان کیا ہو جو کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ مشرکوں نے واقعہ بیر معونہ میں عروہ بن اسامہ کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجودیکہ انکی قوم بنی سلیم نے انکو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انھوں نے منظور کیا اور کہا کہ میں اپنے ہمتا تھیوں سے اپنی جان عزیز نہیں رکھتا بعد اسکے آگے بڑھے اور لرے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعد بعض نے کہا ہو کہ ابن ابی الجعد باریق بن اور بعض نے ازدی کہا ہو یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہو کوفہ میں رہتے تھے انسے شعبی اور شعبی اور شیب بن غرقہ اور سماک بن حرب اور شرح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہو یہ ان لوگوں میں تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ میں تھے اور سرحد روز کے محافظ تھے اور انکے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے انہیں ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جسکو دس ہزار درہم کو لیا تھا شیب بن غرقہ نے کہا ہو کہ عروہ بن جعد کے گھر میں میں نے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بندھے ہوئے دیکھے حکو عبد اللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابو داؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر بن جریث اندلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد باریق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مس کر رہے تھے پس اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جبریل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ مگر ان دونوں کا باریق کھانا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہو ایک ہی ہو کیونکہ باریق ازدی کی شاخ ہو اور وہ باریق ابن عدی بن حارثہ بن امر القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد بن انکو باریق اس وجہ سے کہا گیا ہو کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوئے تھے اسکا نام باریق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہو گئے تھے اور بعض نے اسکے علاوہ کہا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

سعدی بن اسکو ابو بکر اسمعیلی نے بیان کیا ہو انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ ویران (مقام) آباد ہو جاوین اور آباد (مقام) ویران ہو جاوینگے اور جہاد (کا مال غنیمت) فی ہو جاوے گا اور آدمی امانت کو اپنے قلب سے اس طرح نکال دے گا جس طرح

اونٹ درخت سے پتے پھینچ لیتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہنی انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو۔ ہمو عبد الوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد (مجتانی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حنبل و ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے سفیان سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے عروہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فاس بد کے متعلق پوچھا اپنے فرمایا کہ قال نیک اچھی چیز ہو اور سلمانوں کو قال بد پر خیال نہ کرنا چاہیے۔ پس جبوقت کوئی شخص تم میں سے قال بد دیکھے تو کہے اللہم لایاتی بالחסات الا انت ولا یرفع السیات الا انت لا حول ولا قوۃ الا بک۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہو اسنے حبیب نے روایت کی ہو اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر جہنی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اسکو ہمنے ذکر کر دیا تاکہ پہچان ہو جاوے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبید بن رفاعہ انکو بھی اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انھوں نے عروہ ابن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہو کہ اسما بنت عمیس اپنے تین لڑکوں کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان لڑکوں کو انستون سکھانے کی آپسے ہارت انگلی اپنے فرمایا سکھا دو۔ اسمعیلی نے کہا ہو کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہیں ہلاک ہوئے انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہو اور انکا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہو چکا ہو اور بھی کہا ہو کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہ انکا نسب نہیں بیان کیا پھر بیان انکو عروہ بن عبد العزیٰ کہا ہو اور نسب بھی بیان کیا اور کہا ہو کہ مہاجرین حبش سے ہیں اور وہ دونوں ایک ہیں نالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبد العزیٰ ہیں اور

سہ ترجمہ۔ ایسا نہ کیا تو ہی لانا ہو اور برائیاں تو ہی دفع کرنا ہوں ملاقت و قوت گرتیری مدد سے۔

انکے بیان میں انکا نسب پہلے گزر چکا ہو جس طرح کہ ابو عمر اور زبیر وغیرہا نے ذکر کیا ہو اور شک نہیں کہ ابو موسیٰ نے چونکہ اس تذکرہ میں عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجر بن فتح سے لکھا ہوا دیکھا اور انکا نسب انکو معلوم نہ تھا اور یہاں عروہ کو ابن عبد العزیز لکھا ہوا دیکھا عبد العزیز نام انکے دادا کا تھا لہذا انھوں نے ان دونوں کو دو شخص خیال کیا اگر وہ عور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہیں اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجر بن فتح سے ہیں وہم اور غلطی حضرت کا تبون کی ہو واللہ اعلم۔ اور جسے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ابن عبد العزیز کی طرف منسوب ہیں اور انکی علیبی اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہو منجملہ انکے نعمان بن عدی بن فضلہ بن عبد العزیز بن حرمثان ہیں نعمان کے اور عبد العزیز کے درمیان میں دو شخص ہیں علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہو کہ بعض لوگوں نے عروہ و اثاثہ بن عبد العزیز کی طرف منسوب کیا ہو اور زبیر بن بکارت نے کہا ہو کہ ابو اثاثہ بن عبد العزیز کے بیٹے عروہ ابن اثاثہ ہیں۔ اور وہ مہاجر بن حبش سے ہیں اور انکی والدہ نابغہ بنت حریکہ تھیں یہ عروہ بن عاص کے اخیالی بھائی تھے ہم نے انکو عروہ بن اثاثہ کے نام میں ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض بن ابی الجعد باریقی ہیں اور باریق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ باریق ایک پہاڑ (کا نام) ہو بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہاں فروکش ہوئے تھے پس وہ اسی (کے نام) سے منسوب ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا اور انکے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بھی مقرر کیا تھا یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور یہ حدیث ان سے مروی ہو کہ گھوڑی کی پیشانی میں خیر و استہ ہو اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عروہ بن ابی الجعد کے بیان میں لکھا ہو اور بعض نے ابن ابی الجعد کہا ہو۔ یہ پہلے گزر چکا ہو۔ اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ نہیں کیا حالانکہ ایسے تذکروں کی انکی عادت ہو۔ عروہ کے پاس شتر گھوڑے رہتے تھے جن لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا تھا یہ ان سب میں بڑے تھے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو غاضرہ تھی فقیہ تھے فقیہ بن دارم تمیمی کی اولاد سے تھے۔ ہکوا ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ خزومی نے اپنی سن کو ابو یعلیٰ احمد بن علی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امام ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی کہ میں مدینہ آکر مسجد نبویہ میں ہوا

اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے انکے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے تھے یا غسل کے پس انھوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ انکی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ فلاں بات بتائیے فلاں بات بتائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کا دین نہایت آسان ہے۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قشیری (رضی اللہ عنہ)

انکو ہما عیسیٰ نے صحابہ میں بیان کیا اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی جو کہ عروہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤں کی پرستش کیا کرتے تھے انہیں ہم دعا مانگتے تھے مگر ہمارے دعا مقبول نہ ہوتی تھی پھر خدا نے آپکو مبعوث کیا اور ہم کو ان خداؤں سے نجات دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہو اوہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اسکے اپنے میرے لیے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسلمی ہیں۔ صحابی تھے اسکو جعفر نے کہا ہے اور کچھ انھوں نے انکی نسبت ذکر نہیں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگوں نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد الرحمن رکھا تھا اسکو جعفر نے کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

مرادی ہیں جعفر مستقری نے کہا ہے کہ ابن مہج نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ انصاری ہیں اوسی ہیں واقعہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن نبیہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خضہ بن قیس غیلان ثقفی ہیں کنیت انکی ابو مسعود تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو یحیٰی تھی اور انکی والدہ سبوعہ

بہت عجب شمس بن عبد مناف قریشیہ تھیں۔ عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود بن جاسر
 لمحاتا جو یہ عروہ وہی شخص ہیں کہ جنگ قریش بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واقعہ حدیبیہ میں بھیجا تھا یہ (دوران سے جب)
 قریش کے پاس واپس آئے تو اُن سے کہا کہ تم لوگوں پر ایک واضح امر پیش ہو اُسکو قبول کرو۔ ہکوا ابو جعفر بن سین نے
 اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے اسحاق سے روایت کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 ثقیف سے واپس ہوئے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپ کے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ
 میں پہنچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤں یا نہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا جیسا کہ انکی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تمکو قتل کر ڈالیں گے اور رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ انہیں سخت جو بوجہ اسکے کہ وہ اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں انکی آنکھوں سے زیادہ محبوب ہوں قوم انکی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے۔ پس یہ
 اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلائے ہوئے چلے اور یہ امید کر لی کہ انکے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ انکی مخالفت نہ کریں گے
 جب یہ اُسے نزدیک ہوئے اور اُن لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور انکو اپنا دین ظاہر کیا۔ ان لوگوں نے ہر طرف سے
 انکے تیر مارنا شروع کر دیے پس ایک تیر ایسا پڑا کہ اُسکے صدمہ سے شہید ہو گئے۔ بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہیں
 کہ انھیں لوگوں میں سے ایک شخص نے انکو قتل کیا اور اُسکا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے
 تھا اور اہل صلات کا خیال ہو کہ عتاب بن مالک کی اولاد میں سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا۔ عروہ سے کہا گیا کہ تم
 اپنے خون میں کیا دیکھتے ہو انھوں نے کہا کرامت کہ اُسی سے مجھکو اللہ نے بزرگی دی وہی اللہ تر نے شہادت کو میرے
 پاس بھیجا جو نہیں ہو مجھ میں کوئی چیز لیکن جو اُن شہیدوں میں تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر اللہ کی
 راہ میں شہید ہو گئے قبل اسکے کہ آنحضرت ہجرت کریں پس تم لوگ مجھکو اُنکے ساتھ دفن کر دو پس ان لوگوں نے
 انھیں کے ساتھ دفن کر دیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق میں فرمایا تھا کہ
 عروہ کا حال اُنکی قوم میں مثل حال صاحب یس کے ہو اُنکی قوم میں اور قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے قول لولا انزل ہذا القرآن
 علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر میں بیان کیا ہو کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابو خالد کا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ
 کہتے ہیں اگر حق ہوتا تو قرآن مجھ پر عروہ بن مسعود ثقیفی پر نازل ہوتا اور دو گانوں سے مراد مکہ اور طائف ہو اور عروہ
 حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت میں مشابہ تھے۔ اُنکے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہوں کو ہم کر دیتا جو جس طرح کہ بھیں یاد رکھو

ہم کر دیتی ہو کہا گیا یا رسول اللہ زندون کے واسطے اسکی کیا کیفیت ہو اپنے فرمایا کہ زندون کے واسطے تو وہ بڑی ہم کرنے والی چیز ہو۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جسکو لوگ ابو الملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری بن انگوا بن شاہین نے بیان کیا جو اسے شعبی نے روایت کی ہو کہ انھوں نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اسکے واسطے ایک سیاق ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا جو کہ بین بنین جانتا ہوں کہ کسی نے انکا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود ہی کہے جاتے ہیں انکا کوئی نام نہیں بیان کیا گیا ہو ان بعض لوگوں نے عبد اللہ نام بیان کیا ہو ہم اس سے پہلے تذکرہ میں اسکو ذکر کر چکے ہیں پس اگر یہ قول محفوظ ہو تو وہ ضرور ہی نادر ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مضر بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن حدعان بن ذہل بن وائل بن جندب بن خارجہ بن سعد بن قطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ انکے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہیں جنکے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن جہین فرازی کو بھیجا جبکہ انھوں نے انکو زمانہ ردت میں قید کر کے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا تھا جو اسمعیل بن عبید اور ابیہر ابن حمید وغیرہ نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سینان نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد اور زکریا بن زائدہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عروہ بن مضر بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں قبیلہ طی کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو پست کر دیا ہوں اور اپنے آپ کو بہت تکلیف میں ڈالا ہو خدا کی قسم جو پہاڑ مجھ کو ملا میں اُسپر ٹھیرا پس کیا سیرا حج ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرنے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یا رات کے وقت عرفہ میں وقوف کر چکا ہو تو اسکا حج پورا ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب انصاری بن ہشکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو (امام) بخاری نے کہا ہو کہ انکا شمار تابعین میں ہو اور یہی درست ہو ابن ابی خيثمہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہوا ہے ولید بن عامر مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار می کا مالک اسکے صدر مقام میں بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی طیکی ہیں۔ اہل شام میں انکا شمار ہو بخاری نے کہا ہو کہ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ صحابی تھے حکو محمد بن عمر بن ابی صیسی نے اہل تاجر مدی وہ کہتے تھے ہے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے احمد ابن عبد الرحمن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابو جعفر نقیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے حکو سعد ابن سنان نے یزید بن عبد اللہ بن عریب نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا و علانیہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہو جو جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعیں حمیری کی اولاد سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکے حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیران دونوں کی متعلق تھی۔ اسکو کلبی نے کہا ہو انکے بھائی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ بیان ہوا ہو۔

باب العین واسین

(سیدنا) عس (رضی اللہ عنہ)

عذری ہیں اور بعض لوگ انکو غفاری کہتے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک زمین وادی قریٰ میں بانگی تھی جو اپنے انھیں دیدی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں دیکھا تھا آپ نے مسجد وادی القریٰ میں نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے اسی طرح عس کے نام میں لکھا ہوا اور ابو عمر نے عنبر کے نام میں بھی انکا تذکرہ لکھا ہو مگر اس میں اختلاف ہو امیر ابو نصر نے عنبر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ عذری ہیں اور صحابی ہیں انکی حدیث ابو حاتم رازی نے روایت کی ہو بعض لوگوں کا بیان ہے

وہی اسکے ساتھ متفرد ہیں۔ اور عبد الغنی بن سعید نے کہا کہ بعض لوگوں نے انکا نام عس بیان کیا ہو اور بہ نسبت
عس کے وہ صحیح ہو مگر ابو عمر کی کتاب استیعاب کے کئی صحیح نسخوں میں میں نے عس لکھا ہوا دیکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عس (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سلکی۔ انکا شمار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ہو فتح مصر میں شریک تھے اہل مصر میں مشہور ہیں یہ
ابو سعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ تمیمی بن بصری تھے بصرہ میں رہتے تھے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا نے حسن اور ارزق بن قیس حارثی سے
روایت کی ہو۔ بیان کیا جاتا ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود حدیث نہیں سنی انکی حدیث مرسل تھی انکی
کنیت ابو صفیرہ تھی بعض نے کہا ہو کہ ابو صفیرہ اور بعض نے کہا کہ ابو صفیرہ تھی۔ شعبہ نے ارزق بن قیس سے روایت
کی ہو وہ کہتے تھے میں نے عس بن سلامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص پہاڑ
میں عبادت کرنے کو چلے آئے پس (دوہین) گم ہو گئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
حاضر کیے گئے انھوں نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ میں گوشہ نشینی کروں گا اور عبادت کیا کروں گا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایسا کرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نکرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات میں ایک تھوڑی
دیر ٹھہرنا بہتر ہو تنہائی میں چالیس برس عبادت کرنے سے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

باب العین والصد

(سیدنا) عصام (رضی اللہ عنہ)

مزنی بن صحابی تھے۔ حکماء ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے نقل کر کے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے ابن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن سائق
بن عصام مزنی نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ صحابی تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
(کہین) شکر بھیجا تھا تو اپنے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوسی ہی) موزن (کی اذان) کو سنو تو (اُس وقت) تم
کسی کو قتل نہ کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

اللہ کی وہ اسلامی مقامات میں رہنے سے یا تو اسکو مسلمانوں سے دینی نفع پہونچایا اس سے دوسرے مسلمان نفع اٹھائیں گے۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیر بن زید بن عبد اللہ بن صریم بن وائلہ بن عمرو بن عبد اللہ بن لوی بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبد مناہ
ابن اد بن طانجہ بن الیاس بن مضوی تیم ربابی بن یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن
عبد مناہ کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ تیم تیم بن مر بن اد بن طانجہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ عصمہ سباح کے
کارزار میں شریک تھے (کیونکہ) اُسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن قنون
بنی عبد مناہ کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو نعیم نے کہا ہو انکا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہو عصیمہ کے نام میں
انشاء اللہ تعالیٰ انکا حال بیان کیا جاویگا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری بن یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشج سے تھے۔ انکو موسیٰ بن عقبہ نے اُن لوگوں میں
ذکر کیا ہو جو بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔ انکے نسب میں بھی جو کچھ کلام ہو انشاء اللہ
عصیمہ کے نام میں ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کیے گئے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصمہ بن وبرہ بن خالد بن
عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہیں۔ غزوہ بدر میں
شریک تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہو مگر ابن اسحاق اور ابو معشر نے انکو
اہل بدر سے نہیں کہا ہو۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ
غزوہ بدر میں شریک تھے انہیں ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونوں جو وبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان
تھے اسی طرح انکو ابن کلبی نے بھی کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ریاب بن حلیف بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ انھوں نے درخت کی نیچے

بہت کی تھی اُسکے بعد تمام غزوات میں شریک تھے اور واقعہ یراسہ میں شہید ہوئے تھے انکو ابن دباغ اندلسی ابو عمر پر استدراک بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرج پہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھا۔ اس نے اُنکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔ اور انکو ابو احمد عسکری نے ذکر کر کے کہا ہو کہ یہ عصمہ بن سرج ہیں۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہوزنی ہیں اور بعض نے کہا ہو کہ سلی ہیں انکا نام عصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عصمہ رکھا اسے عبد اللہ بن ازہر نے روایت کی ہو کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے اسے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہو انھوں نے کہا وہ بہت بڑا ہو بہت بڑا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری حطمی ہیں اسکو ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہو لیکن ابو عمر نے انکا نسب نہیں بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہو کہ عصمہ بن مالک بن ایسہ بن ضعیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اور انھیں کے مانند ابن مندہ نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو لیکن کہا ہو کہ ختمی تھے اسے عبد اللہ بن وہب نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اسکا دنیا میں رہنا جو حق کلام کرے اور اُس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہو۔ نیز اُسے روایت ملی ہو اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا طلاق کا اختیار اُسی کو ہو جسکے ہاتھ میں عورت کی ہڈی ہو (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہو غیر کو اختیار نہیں) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ ختمی ہیں اُنکی غلطی ہو اور یہ نسب جسکو انھوں نے بیان کیا ہو انصاری میں مشہور ہو اس میں کوئی شبہ نہیں ہو اور ناسخ کی بھی غلطی نہیں ہو کیونکہ میں نے اسکو بہت سے صحیح نسخوں میں دیکھا ہو (بنابرین مجہ) میں نہیں جانتا ہوں کہ ابن مندہ نے (ختمی ہونا) کہاں سے کہ دیا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرک انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ دھوپ میں بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اسکو نعیم بن حاد نے زاجر بن صلب سے انھوں نے بسطام بن عبیدہ سے انھوں نے عصمہ بن ہرک سے روایت

کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ والدہ اعلم۔

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے اور انکو ابو نعیم اور ابن مندہ نے حصہ کہا ہو اور (بیان کیا ہو کہ) کہا گیا ہو کہ یہ عصیمہ بن غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب و ابن اسحاق کے قول میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ابو عبد اللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ حصہ کے نام میں لکھا ہو۔

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اشجعی بن بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوہ بدر اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہدین شریک رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔
تین کتاہوں کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہو کہ عصبہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہو کہ یہ اشجعی بن اور یہ بھی کہا ہو کہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور وہ یہی بن اگر یہ کہتے اس ترجمہ میں کہ عصبہ مگر بعض عصبہ کہا ہو اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا واللہ اعلم۔

باب العین والطاء

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابراہیم اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابراہیم بن عطیہ ثقفی بن اسکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو مگر یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی حاتم تک پہنچا کر اجار تا خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن عطیہ بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُسکے دادا سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والوں میں سے تھے۔ وہ کہتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام منیٰ میں دو گونج یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایو لوگو اپنے جو توں میں دو شمسے لگایا کرو ابو حاتم نے کہا ہو کہ ہم انکو یحییٰ بن ابراہیم بن عطیہ کہتے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ انکا نام یحییٰ بن عطیہ بن ابراہیم ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عطیہ بن انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ جوئے میں دو شمسے لگایا کرو۔ اسکو ابو حاتم ثقیل نے عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز سے انھوں نے یحییٰ بن ابراہیم

ابن خطاب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے کہا ہو کہ جوتی میں دو تسمہ لگایا کرو۔
(سیدنا عطا رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ شیبی بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ عطا بن نصر بن حارث بن علقمہ بن کلاب بن عبد مناف بن عبد الدار بن قسی بن کلاب قریشی بدری ہیں انکا نسب ابو بکر طلحی نے اسی طرح بیان کیا ہو یہ کوفہ میں رہتے تھے اسے قطر بن خلیفہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام (کعبہ) میں دیکھا تھا کہ آپکا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے میں شکام ہو۔

(سیدنا عطا و رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبید اللہ تھی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ہو اسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو عطا نے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے جو جو کہ) اللہ کی راہ میں (کشتہ ہو کر) اپنے خون میں تر پتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا عطا و رضی اللہ عنہ)

مزنی بن سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل سے انھوں نے ابن عطا مزنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو اپنے اس کے آدمیوں سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھنا تو (دوبان) کسی کو قتل نہ کرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر دونوں نے کہا ہو کہ سند میں یہ غلطی ہو صحیح یہ ہو کہ ابن عمام مزنی نے عمام مزنی سے روایت کی ہو انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔
(سیدنا عطا رضی اللہ عنہ)

ابن یعقوب ابن سباع کے غلام تھے۔ انکو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہو مگر معرفت صحابہ میں انکو نہیں بیان کیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا (انکی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اٹھاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا عطاء و رضی اللہ عنہ)

ابن ہرزہ۔ ابو عشر اداری کے والد تھے انکے بیٹے ابو عشر نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! سوائے حلق اور لبہ کے کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے (کیا فوج نہیں ہوتا ہو۔ آپنے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی زان میں برچھا مار دو تب بھی تمکو کافی ہو۔ اور ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

(سیدنا عطیہؓ اور (رضی اللہ عنہ)

ابن حاسب بن زرارہ بن حدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن خطلہ بن مالک بن زید مناہ بن
 تمیم تمیمی بن ابیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گروہ سردار ان تمیم کے ساتھ وفد ہو کر آئے تھے انہیں سے
 اقرع بن حابس اور زبیر بن بکر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے۔ یہ سب اسلام لائے۔ یہ سلسلہ ہجری کا
 واقعہ تھا اور کہا گیا کہ سلسلہ ہجرت کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ یہ عطار و وہی شخص
 سین جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ریشمی کپڑا پہنایا تھا جو انکو کسریٰ نے پہننے کے لیے دیا تھا صحابہ نے
 اس کپڑے کو دیکھ کر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رد مال اس سے بہتر ہیں پھر فرمایا کہ تلہگ
 اسکو زبیر بن عذیفہ کے پاس جاؤ اور اُسے کہو کہ وہ میرے واسطے اسکے عوض میں ایک کرتہ بھیج دیں جب حجاج تمیمی نے
 نبوت کا کیسا تھا تو یہ اُن لوگوں میں سے تھے جن لوگوں نے اُسکی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہیں
 اسٹ نہیتنا انشی لطیف بہا واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

پھر اسلام لائے اور انکا اچھا اسلام ہوا۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا عطیہؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسرانی بن عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے۔ شام میں رہتے تھے۔ انکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابوالحسن
 مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلیٰ موصلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو طالب یعنی عبد الجبار بن عاصم نے کہا ہے
 کہ مجھے بقیہ بن عبد الوہید نے معاویہ بن یحییٰ سے انھوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انھوں نے کحل سے انھوں نے
 غصیف بن حارث سے انھوں نے عطیہ بن بسرانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن
 وادع ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تمھاری زوجہ ہو اور پوری حدیث
 بیان کی۔ وہ عکاف بن وادع ہلالی کے تذکرہ میں بیان ہوگی۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا عطیہؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمین بن حنیب تغلبی بن مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 وفد میں آئے تھے اور واقعہ فادسہ میں (قبیلہ) تغلب اور غرا اور اباد پر سردار تھے اسکو ابن وماغ نے
 سیف بن عمرو سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

سلاہ ترجمہ ہاری بنی ایک عورت ہو جسکو ہم نے پتے پرتے ہیں اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہو کر سنے ہیں ۱۶

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہیں۔ اور بعض نے انکو سفیان بن عیینہ کہا ہو۔ انکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عیسیٰ بن عبد اللہ بن مالک سے انھوں نے عطیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اُنکے واسطے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپ کے ساتھ انھوں نے روزہ رکھا مگر ابن اسحاق نے یہ نہیں ذکر کیا ہو کہ آپ نے ماہ رمضان کے امام گذشتہ کی قضا کا انکو حکم دیا اور اسکو زیاد بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسیٰ بن عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہو کہ عطیہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہو اور بعض نے کہا ہو کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہو اور انھوں نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب بن عقیف نصری ہیں لوگوں نے انکو صحابی کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اسکے سوا میں کچھ اور نہیں جانتا ہوں اور حضرت عائشہ سے انکا نام عقیف روایت کیا ہو اسکو ابو نصر نے بیان کر کے لکھا ہو کہ یہ صحابی تھے شام میں رہتے تھے۔

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر انکا شمار اہل شام میں ہو۔ اسنے شریح بن عبید نے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے تھکے سے خوش ہوتے تھے تو اسکو ناز کا حکم فرماتے تھے۔ انکا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہو اور بعض نے کہا ہو کہ عقیہ بن عامر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عروہ سعدی ہیں سعد بن بکر کے خاندان سے تھے انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو۔ عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ اُنکے والد نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگوں کے ساتھ آیا۔ اور میں ان سب میں بہت چھوٹا تھا چنانچہ اُن لوگوں نے مجھکو اپنے قافلہ میں چھوڑ دیا اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور اپنی حاجتیں بیان کیں آپ نے فرمایا کیا تم میں اور کوئی بھی باقی ہو اُن سنے کہا کہ ہاں ایک لڑکا ہمارے قافلہ میں ہو تو آپ نے اُن لوگوں کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس محمد بن یحییٰ نے مجھے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہو اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہو۔ اسماعیل بن عبید اللہ بن عقیلہ بن عمرو سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ ابو عمرو نے کہا کہ عروہ بن محمد بن عطیہ دو ان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی بن جنہون نے ابو حمزہ خارجی کو اور طالب حق کو قتل کیا تھا حکم ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابو داؤد بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمے بکر بن علف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو وائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو ان سے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا انکو غصہ آگیا فوراً وہ کھڑے ہو گئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہو اور شیطان آگ سے (پیدا) ہو اور آگ کسی چیز سے نہیں گل ہوتی ہو لیکن پانی سے لہذا جب تمکو غصہ آوے تو وضو کیا کرو واللہ اعلم۔

اسیدنا عقیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث میں انکا ذکر ہو۔ اسکو ابو زکریا بن منندہ نے کہا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ انکو بعض محدثین نے ذکر کیا ہو اور اسکو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ وہ عطیہ بن عازب بن عقیف وہ شخص ہیں جنکو ہم نے ذکر کیا ہو اور وہ ان پر انکے دادا انکا نسب بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

اسیدنا عقیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حشم جعفر نے کہا ہو کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہو اسکو ابن نجیع نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

اسیدنا عقیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے۔ اسکو ابن شامین نے کہا ہو احمد بن سيار مروزی نے کہا ہو کہ ابن شامین نے کہا ہو کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ انکو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ عروہ بن مرے تھے اور رسول خدا کے صحابی تھے اور ان دونوں کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہو حکم بن عمرو عروہ بن مرے تھے

انکی اور انکے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہیں ہو اور وہ صحابی تھے۔ نیز انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

قرظی جن انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ میں فروکش تھے انکا نسب مشہور نہیں ہوا اسے مجاہد اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہو کہ عبد الوہاب بن ابی منصور نے خبری وہ کہتے تھے ہمے ابو غالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک مناد لے پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قیدیان قرظہ میں سے میں بھی تھا پس لوگ دیکھتے جاتے تھے جسکے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جسکے نہ نکلے تھے وہ قتل نہیں کیا جاتا تھا اور میں انہیں سے تھا جسکے بال نہیں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

امین نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حادثہ انصاری بیاضی ہیں یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو ابن کلبی نے بھی یوں ہی انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

انکو اسماعیلی نے صحابہ میں بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنی ابو عرفجہ سے انھوں نے عطیہ سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لے گئے وہ علوا بنا رہی تھیں پس آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بنا چکیں اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن و حسین تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علیؑ آئے سب نے علوا کھا یا پھر اس بستر کو چہرہ وہ سب بیٹھے تھے آپ نے کھینچ کر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گمراہے ہیں اسے پلیدی کو دور کر دے اور انکو خوب پاک کر دے (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی اسکے ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسے بہتری پہونچو۔

بہتری پہونچنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقہ اس بات کی نصیاب میں داخل ہو کہ انکا اہل بیت کا لفظ حقیقہ ازواج ہی کہلئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگوں پر اس لفظ کا اطلاق جائز ہے۔ ۱۲۔

باب العین والفتا

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثیر سلمیٰ بن اور بعض نے کہا کہ عفان بن عمر سلمیٰ بن جو اصحاب رسول حمص میں فروکش تھے انہیں انکا بھی تذکرہ ہوا ہے جیسر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکو ذکر کرنے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحابی تھے انہیں انکے بیٹے داؤد نے روایت کی ہے مگر ابو زکریا نے انکی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیس انصاری بن آنسے ایک حدیث مروی ہے۔ ہکویجی بن ابی الربیع نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازت اخذ دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی بن یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک عربی سے جسکو لوگ حقیف یا عقیس کہتے تھے فرمایا کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوستی کی نسبت کہتے ہوئے کیا سنا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ دوستی میراث میں ملتی ہے اور دشمنی بھی میراث میں ملتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث یامانی بن طبرانی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ معافی بن عمران سے ابو بکر شیبانی سے انھوں نے حبیب ابن ہبید سے انھوں نے عقیف بن حارث یامانی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین میں پیدا کی ہو اسے اسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اسی طرح انکو طبرانی نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہے اور ان دونوں نے انکے نام میں نصیحت کی ہے انکا صحیح نام غصیف بن حارث ثبالی ہے اور شیبانی بھی نصیحت ہو صحیح نام ابو بکر بن ابی مریم ثبالی ہے۔

۱۲ یعنی دوستی دشمنی دونوں جانب اللہ پیدا ہوتی ہے کسی خیر نہیں ۱۲۔

(سیدنا) عفیف (رضی اللہ عنہ)

کندی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عفیف بن قیس بن معد کرب بن اور بعض نے کہا کہ عفیف بن معد ی کرب بن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عفیف کندی جو کہ صحابی تھے اُن عفیف بن معد کرب کے علاوہ ہیں جنہوں نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے بعض نے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اسکو ابو عمر نے کہا جو اور ابن مندہ نے کہا کہ عفیف ابن معد کرب قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیانی بھائی تھے اور چچا زاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کہا کہ انکا نام عفیف بن قیس جو اسمین انھوں نے غلطی کی کہ یہ نہ وہ عفیف بن معد کرب بن۔ اسے ابو یحییٰ اور انکے بیٹے ایاس نے روایت کی جو۔ ہکوا ابو الریح یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن حسین بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن حسن بن ثلوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن مرجم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن صالح ازوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن خثیم ہلالی نے اسد بن دواعہ بجلی سے انھوں نے ابو یحییٰ بن عفیف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عفیف سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانے میں کہ میں آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور انکے واسطے کچھ خوشبو خرید لوں پس میں عباس بن عبد المطلب کے پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس میں انکے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہاں سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اُس نے آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آکر انکے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اُس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اٹھی پھر اُس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس میں نے (یہ دیکھ کر) کہا کہ امی عباس (یہ عجیب واقعہ ہے عباس نے کہا ہاں) یہ بڑا واقعہ ہے تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص جو میں نے کہا میں نہیں جانتا ہوں انھوں نے کہا کہ یہ محمد بن عبد اللہ ہیں میرے بھتیجے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہے اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی بی بی ہیں میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی کہ اُسکا پروردگار آسمان وزمین کا پروردگار ہے اُس نے اُسکو اس دین کا حکم دیا ہے جس پر وہ (قائم) ہو خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تین شخصوں کے اس دین پر نہیں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والقاء

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ جبر بن عتیک کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک تھے جسکو منصور بن ابی الحسن مدینی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن ثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکر نے محمد بن اسحق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے داؤد بن حصین نے عبد الرحمن بن عقبہ سے انھوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک کے غلام تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوہ احد میں اپنے آقا کے ساتھ میں شریک تھا اور اس میں مشرکون کے ایک آدمی کو مینے مارا جب مینے اُسکو قتل کیا تو اُس سے پینے کہا کہ لے (یہ حملہ لیتا جا) اور میں ایک فارسی کا لڑکا ہوں۔ یہ جبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو اپنے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھے اور میں انصاری لڑکا ہوں کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہو اُسی سے منسوب ہوتا ہو اور اُسکو جبر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ عبد الرحمن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کر کے روایت کی ہو اور اسکو یحییٰ بن علاء نے داؤد سے انھوں نے عقبہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو لیکن ابن مندہ نے کہا ہو کہ عقبہ یعنی ابو عبد الرحمن جبر بن عتیک کے غلام تھے اور انکا یہ قول انکی طرف منسوب کیا ہو کہ میں غلام فارسی ہوں اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہو کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہو وہ دوزخ میں نہ آلا جاوے گا اسے متعلق جو باتیں باقی ہیں وہ ابو عبد الرحمن جبر بن عتیک کے نام میں ذکر ہو گئی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہیں انکی کنیت ابو سروعہ تھی۔ انکی والدہ بنت عیض ابن سافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھیں یہ بقول مصعب مکہ میں رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہو لیکن اہل نسب کہتے ہیں کہ عقبہ ابو سروعہ کے بھائی ہیں اور یہ دونوں فتح مکہ کے زمانے میں ساتھ ہی ایمان لائے تھے یہ قول بہت صحیح ہو زبیر نے کہا ہو کہ انھوں نے ہی خبیص بن عدی یعنی ابو سروعہ کو قتل کیا تھا۔ حکو ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہا نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ابوب سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی بلکہ سے نقل کر کے بیان کیا

وہ کہتے تھے مجھے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا (راوی نے) کہا اور میں نے عقبہ سے سنا لیکن عبید اللہ کی حدیث زیادہ یاد ہو وہ کہتے تھے میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہو چنانچہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے فلان عورت بنت فلان سے نکاح کیا ہو پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہو حالانکہ وہ جھوٹی ہو اپنے یہ سن کر میری طرف سے منہ پھیر لیا پھر میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہو اپنے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہو کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا پس اس عورت کو چھوڑو۔ اور جس عورت سے انھوں نے نکاح کیا تھا انکا نام ام یحییٰ بنت ابی اہاب تھا یہ عقبہ وہی شخص ہیں جنھوں نے عبد الرحمن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر میں شراب پی لی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جلس بن نصر بن دہان بن نصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ انکا لقب مذبح تھا کیونکہ انھوں نے واقعہ رقمین قیدیوں کو ذبح کیا تھا۔ یہ اول ہی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابن ہشام اور ابن کلبی نے کہا ہوا اور انکے دادا نصر بن دہان وہ شخص ہیں جنکی عمر زیادہ تھی اور انکے بال دوبارہ سیاہ ہو گئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے انکے حق میں کہا گیا ہو

و نصر بن دہان المنیدۃ عاشما و ستین عاماً ثم قوم فانصاتا

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خطیب صحابی تھے۔ انکے بھائی سہل کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہو۔ انکو دباغ نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بعض لوگوں نے کہا ہو کہ امین رافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں فتح مصر میں شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ میں شہید ہوئے اسکو ابو نعیم نے کہا ہوا اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ عقبہ بن رافع ہیں ابو نعیم نے انکو اور عقبہ بن رافع کو ایک کر دیا ہو مگر ظاہر یہ ہو کہ یہ دونوں

۱۵ ترجمہ۔ نصر بن دہان بہت دنوں تک زندہ رہے ساتھ میں کی عمر کے بعد پھر وہ ان ہو گئے ۱۱

دو شخص ہیں ہکوا ابو الفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلیٰ احمد بن علی بن ثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے کامل بن طلحہ جدری نے ابن ابیہ سے انھوں نے عمارہ بن غزیہ سے انھوں نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انھوں نے محمود بن لبید سے انھوں نے عقبہ بن رافع سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہو تو اسکو دنیا سے متنفر کر دیتا ہو جیسا کہ تم اپنے مریض سے ہر مہر کر آتے ہو کہ اچھا ہو جاوے اس حدیث کو ابو الفضل کے علاوہ لوگوں نے عمارہ سے روایت کیا ہو اور بجا کے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسیٰ کیساتھ ہو کیونکہ عقبہ بن رافع فہری بہت مشہور شخص ہیں انکا نسب انکے غیر میں مشتبہ نہیں ہو سکتا ہو کیونکہ بہت سی تاریخوں اور سیر میں انکا تذکرہ ہو میں کسی شخص کو نہیں دیکھتا ہوں کہ اُسے انکے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہاں نام انکا نافع جو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر ذکر ہوگا۔

(سیدنا) **عقبہ** (رضی اللہ عنہ)

امین ربیعہ انصاری ہیں بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے غزوہ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عقبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابو سعد زرقی ہیں ان سے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں میں قسم کھاتا ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ جو میں اپنے مال میں سے کچھ کسی کو نہ دیکھتا ہوں اسکا مال ہمیشہ کم ہوتا رہیگا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عقبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن طویع مازنی انکو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زہبی سے انھوں نے ابن جریج سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے انھوں نے عقبہ بن طویع مازنی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلاموں میں سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کہ ابن مندہ نے عقبہ کے نام میں ذکر کیا ہو وہی فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور اس میں شک نہیں ہو کہ ان دونوں میں کئی ایک نام کی تصحیف ہو گئی ہو کیونکہ عقبہ کے مشابہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن جہس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن سودہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی بن انکی کینت ابو حماد تھی بعض نے کہا کہ ابو لبیدہ اور ابو عمر اور ابو عبس اور ابو اسید اور اسد اور اسکے علاوہ اور بھی تھے اُنہی ابو عثمانہ نے روایت کی ہو سکتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اُنکو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو بیعت کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو میں نے اپنی حالت بیان کی آپ نے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تمکو بیعت کرادوں بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت میں نے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپ نے مجھکو بیعت کرادی یہ عقیدہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں سے تھے یہ والی مصر کر دیے گئے تھے وہیں انھوں نے سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ششہ میں وفات پائی یہ سیاح خضاب لگاتے تھے اُنہی صحابہ میں سے ابن عباس اور ابو ایوب اور ابو امامہ وغیرہم نے شہادت کی ہو ہو کہ عبد اللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد وفاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن ابی خالد نے عبد الرحمن ابن عائد سے انھوں نے عقیبہ بن عامر جہنی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ مسجد اقصیٰ کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انھوں نے لوگوں کو دیکھا کہ انکے پیچھے لوگ آ رہے ہیں انھوں نے اُنسے کہا تم لوگوں کو کیا بھو ہو کہ تم لوگ میرے پیچھے آ رہے ہو انھوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس اسوجہ سے آئے ہیں کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں جو کچھ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اُسکو بیان کیجیے انھوں نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں ہو کوئی بندہ کہ اُسے اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اسکی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ اور خون حرام سے آلودہ نہ ہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت میں جس دروازے سے چاہا یہ عقیبہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام میں شریک تھے اور حضرت عمر کی طرف فتح دمشق کے واقعات میں قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے میں انکا لہجہ بہت اچھا تھا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمیٰ ہیں ذیہ عقیبہ اہل ہند اور

بدر اور احد میں شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہو مگر یہ نہیں کہا ہو کہ بدر وغیرہ میں شریک تھے اور کہا ہو کہ انکی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہو عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھوں نے عقبہ بن عامر سلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے لڑکے کو لیے ہوئے آیا اور وہ بہت کم سن تھا اپنے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں میرے لڑکے کو کچھ دعائیں تسلیم کر دیجئے کہ اُسکے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے اور اسپر آسانی بھی ہو تو اپنے فرمایا اے لڑکے کہو اللہم انی اسالک صحتہ فی ایمان و ایماناً فی حسن خلق و صلاحاً فی تبعہ نجاح۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ انکو ابو نعیم نے جہنمی سے علیحدہ بیان کیا ہو۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمیٰ انصاری بن صحابی تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ ابو نعیم نے انکو جہنمی سے علیحدہ لکھا ہو اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ انھوں نے شک کیا کہ کیا وہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو شخص ہیں اسی وجہ سے انھوں نے ابو نعیم پر حیلہ کیا یا انھوں نے انکا تذکرہ ابن مندہ نے نہیں پایا تو گمان کیا دو دن کو کہ ایک ہی شخص ہیں لیکن ابو نعیم کی اتباع کے سبب سے انکا تذکرہ لکھ کر انھیں پر حیلہ کیا۔ حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہیں شاید ابو موسیٰ نے یہ نہیں دیکھا کہ ابو نعیم نے انکے حق میں یہ ذکر کیا ہو کہ یہ غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے اُنپر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابو نعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنمی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنمی کے علاوہ ہیں اور اُسے قدر و مرتبہ میں بہت بزرگ اور اعلیٰ ہیں عقبہ اولیٰ اور بدر اور احد میں شریک تھے۔

اور تمام مشاہد میں شریک تھے ہکو ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ابن لوگون کے نام کی روایت کی ہو جو کہ عقبہ اولیٰ میں شریک تھے پس بارہ آدمیوں کو ذکر کیا ہو انہیں عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہو اور انکا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہو ابن اسحق نے کہا ہو کہ جو لوگ بدر میں شریک تھے انہیں عقبہ بن عامر بھی کہتے ہو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اس کے علاوہ سے ظاہر ہو گیا کہ یہ عقبہ جہنمی کے علاوہ ہیں واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث اُسے مرسل ہو کیونکہ انھوں نے عقبہ کو نہیں پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابو موسیٰ کو وہم پیدا ہو گیا کہ یہ جہنمی ہیں اور انکا نسب ابن کلبی نے انصار میں بیان کیا ہو مثل ابو نعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونوں کے پہلے تذکرہ میں بیان ہوا اور ابن اسحاق کے مانند پس یہ انصار ہی اصل ہیں اور وہ عقبہ پہلے والے جہنمی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد تھے شریک نے عبداللہ بن عمر سے انھوں نے عبداللہ بن عقیبہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے مرفوع بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ تم موسیٰ کو اس چیز میں مجتہد پاؤ گے جس میں وہ قدرت رکھتا ہو اور جس چیز میں قدرت نہیں رکھتا اس میں افسوس کرنے والا پاؤ گے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابو عبد الرحمن جہنی ہیں۔ انکو طبرانی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور انھوں نے (یعنی طبرانی نے) اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمن بن عقیبہ سے انھوں نے اپنے والد عقیبہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں اس کے ایک تیر لگ گیا تھا۔ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہو وہ دوزخ میں نہ ڈالا جاوے گا اور نہ وہ مسلمان جسے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہو نہ وہ مسلمان جسے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

ابن کثیر کہتا ہے کہ ابو نعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقیبہ کے سوا انکو کہا ہے اور دونوں کو دو شخص کہا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقیبہ ابو عبد الرحمن جہنی جبر بن عتیک کے غلام ہیں اور یہ تناقض ہے کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہیں جہنی نہیں ہیں اور جبر بن عتیک انصاری ہیں پس انکو جہنیہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب انھوں نے کہا کہ میں فارسی لڑکا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ میں انصاری ہوں لیکن ابو عمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہیں ذکر کیا۔ اور شک نہیں ہے کہ ابن مندہ کو اشتباہ اس میں ہو گیا کہ جبکہ انھوں نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونوں میں سے لڑکے کا نام عبدالرحمن ہے حافظ ابو موسیٰ واجب تھا کہ ان دونوں میں سے کسی کا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابو موسیٰ نے اس وجہ سے استدراک ترک کر دیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انھوں نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا پس دونوں سے ایک کو ملا دیا اسی وجہ سے انھوں نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پانا تو اس سے نیزہ لگانا اسکو بھی بن صلح و خانگی نے محمد بن قاسم طائی سے انھوں نے عقیبہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ اور انکے بھائی سعد بن عثمان غزوہ بدر میں شریک تھے حکم ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے اُن لوگوں کے نام کی خبر دی جو غزوہ بدر میں موجود تھے خبر دیکر کہا کہ نبی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابو عبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور انکے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحاق نے کہا غزوہ احد کے واقعہ میں سے عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور انھوں نے مقابلہ ایک پہاڑ پر پہنچے اور وہاں تین روز تک ٹھہرے رہے۔ پھر وہاں سے واپس ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے پھر انھوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے پہلے گئے دستِ پا کر۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

امین عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا کہ ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن
خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج اور بعض نے کہا کہ عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری
ہیں انکی کنیت ابو مسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے بلکہ بدر میں رہتے تھے۔ ہان
عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ جو لوگ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اُن سب سے یہ کم سن تھے۔ اسکو ابن اسحق نے بیان
کیا کہ غزوہ اُحد اور اُسکے مابعد کے غزوات میں شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے
مگر صحیح نہیں ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو انکو
کوفہ میں نائب کر دیا تھا۔ انسے عبد اللہ بن یزید خطمی اور ابو وائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن مہمون اور ربیع
امین خراش وغیرہ نے روایت کی ہوا انکو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں بیان کریں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیلم (رضی اللہ عنہ)

ابن قتیلی بن قیس بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خرنج بن عمرو بن مالک بن
ادس النصارمی حارثی ہیں یہ اپنے والد اور عبد اللہ بن قتیلی کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبد اللہ
جسرانی عبیدہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

شہابی حسن نظام پر یہ غزوہ ہوا یہ اس مقام کے رہنما تھے ۱۲۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید منہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر میں بھی شریک تھے انھوں نے مصر میں اپنی اولاد چھوڑی تھی۔ انکی کوئی روایت مشہور نہیں ہے اسکو ابن یونس نے ذکر کیا ہے عدی نے کہا ہے کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوہ احد میں اور اُسکے بعد کے مشاہدین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک جہنی بن انکوا بن شاہین نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ زید بن ہارون سے انھوں نے یحییٰ بن سعید انھوں نے عبید اللہ بن زحر مری سے انھوں نے ابوسعید رضی عنہ سے انھوں نے عبد اللہ بن مالک جہنی سے نقل کیا ہے کہ انکو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اور ٹٹے ہوئے جاؤنگی۔ عقبہ نے اسکا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہہ دو کہ سوار ہوئے اور چادر و ٹٹے لے اور تین روزہ رکھے اسکو ایک گروہ نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے عبید اللہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور ان سب نے کہا ہے کہ عقبہ ابن عامر بن ادریسی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لیشی بن صحابی تھے انکا اہل بصرہ میں شمار تھا۔ بھو ابو الفرح بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن ہلال نے بشر بن عاصم سے انھوں نے عقبہ ابن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا اُسے ایک قوم پر لوٹا کر ناصرب کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چنانچہ) لشکرین سے ایک شخص تلوار لٹکی لے ہوئے اُسکے پیچھے چلا تو اُس سے بھاگنے والے نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اُسے اُسکے کہنے کی طرف کچھ خیال نکیا اور ضرب لگا کر اُسکو مار ڈالا۔ پس یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے قاتل کے حق میں سخت کلام کیا اسکی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ دیکھا ایک قاتل نے کہا کہ وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ قتل سے بچنے کے واسطے اُسے کہا تھا پس آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کیا جو تھی بار آپ نے اُسکی طرف منہ کیا تو آپ کے چہرہ سے غصہ کے آثار پہانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عز وجل عتاب کرتا ہے اُس شخص پر جس نے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہیں کہ انکو ابو یعلیٰ موصلی نے اس مسند میں ذکر کیا ہو کہ جسکو
ہم نے عقبہ بن خالد روایت کیا ہو شاید یہ کاتب کی تصحیف ہو واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہو۔
(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر آپ کی فیض صحبت سے شرف یاب نہیں ہوئے تھے۔ یہ عمر بن عاص کے
خالہ زاد بھائی تھے عمر بن عاص نے انکو افریقیہ پر حاکم کر دیا جبکہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لوانہ
اور طراتہ کے پاس تو ان لوگوں نے انکی تابعداری کی پھر کافر ہو گئے پس اسی سال میں انھوں نے اپنی جہاد کیا
پس وہ قتل کیے گئے اور قید کیے گئے اور یہ سلسلہ ہجری کا واقعہ تھا اور سلسلہ ہجری میں عداس کو فتح کیا اور وہاں لوگوں کو قتل کیا
قید کیا اور سلسلہ ہجری میں انھوں نے شہر سودان کے بہت سے مواضع فتح کیے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقیہ نے
ایک شہر برقمہ کے اطراف سے ہوا اور برقمہ کے تمام شہروں کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے قیروان کی
حضر معاویہ کے زمانہ میں بنیاد ڈالی تھی۔ اور یہ بلاد افریقیہ کے اصل شہروں سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہاں سے چلے گئے
اور یہ مقام اب تک عامرہ میں ہوا اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے
پکارا جاتا ہے جب اسکو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اسی دن موضع قیروان کو سوار ہو گئے
وہاں ایک جنگل تھا جس میں درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپوں کا مسکن تھا انھوں نے اسے
کاٹنے اور جلا دیئے کا حکم دیا۔ اور شہر کو محمد و دکیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہاں مکان بنالیں بن خلیفہ بن خیاط نے کہا کہ
عقبہ نے شہر ہجری میں قیروان کو محمد و دکیا اور تین برس وہاں رہے اور عقبہ بن نافع سو س اقصیٰ کے جہاد کے بعد
سلسلہ ہجری میں قتل ہوئے انکو کیسلہ بن لمم نے قتل کیا تھا اور انکے ساتھ ابوالمہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا اور کیسلہ
انصرانی تھا پھر اسی سال میں یا اس کے آئندہ میں کیسلہ بھی مار ڈالا گیا اسکو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا تھا۔ بیان
کیا جاتا ہو کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عقبہ
ابن نافع کہا ہو اور ابو نعیم بن رافع یا نافع کہا ہو۔ انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع انصاری ہیں انکو اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انھوں نے عقبہ بن نافع سے
انصاری سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہو کہ

میں پایادرج کر ونگی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہوئے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی طلب نہیں ہوا اسماعیلی نے کہا ہوا کہ یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہوا کہ بعض لوگوں نے انکو عقبہ بن مالک کہا ہوا اس کے متعلق جو حدیث ہو اسکو ابو موسیٰ نے بھی لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عتکی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے تھے کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا یہ اہل عمان سے تھے اسکو دشیمہ نے ذکر کیا ہوا انکو دباغ نے انہیں بیان کیا ہوا کہ جنین ابو عمر پر استہراک کیا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر اور بعض نے کہا ہوا کہ ابن مرہدانی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہمدان میں وفد ہو کر آئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط درصرہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اس میں انکا ذکر تھا۔ مخازی ابن اسحق بن (انکا نام) عقبہ بن عمر ذکر کیا گیا ہوا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن ابی وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ سدی ہیں انکی کنیت ابوسنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بنی عبد شمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ اور انکے بھائی شجاع بن وہب غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن کلدہ بن جہد بن ہلال بن حارث بن عمر بن عدی بن حشم بن عوف بن ہبشہ بن عبد اللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہیں بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ عقبہ اولیٰ اور عقبہ آخری اور بدر میں یہ شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہوا کہ عقبہ وہ ہیں جو کہ انصاریں سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور وہیں مکہ میں رہنے لگے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور انھوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجر بنی انصاری کے جاتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے بعض نے کہا ہوا کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں کینٹھوں سے احد کے واقعہ میں دونوں حلقے (خود کے) نکالے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ان دونوں کو

ابو عبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقعہ یہ کہ ان دونوں نے ملکر علاج کیا تھا اور حلقون کو ان دونوں نے آپ کی کنپٹیوں سے نکالا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہیں لکھا ہے شاید ان دونوں نے انکو پہلا ہی شخص خیال کیا ہو حالانکہ یہ اُن سے علاوہ ہیں اور دونوں میں بہت وجہ سے فرق ظاہر ہے بخلاف ان وجوہ کے ایک یہ جو کہ یہ غطفانی ہیں اور پہلے والے اسدی تھے اور ابو موسیٰ کا انکے نسب میں یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان تو انھوں نے اس میں کم کیا ہو کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقر بہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی بن عقبہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقر بہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی جو وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد عقر بہ واقعہ احد میں شہید ہو گئے تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عقر بہ آپ نے فرمایا تو بشیر ہو گیا تو اس امر پر راضی نہیں ہو کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں اور عائشہ تیری ماں ہو جاوے۔ پھر آپ نے سکوت کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیفان (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثم انکی کنیت ابو زاذ تھی بدویان بصری میں انکا شمار ہے۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عقیفان اور انکے دونوں بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپ نے انکے واسطے دعا کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے انصاری حارثی ہیں غزوہ احد میں شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا بسکو سعد کہتے تھے۔ انکی کنیت ابو الحارث تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مگر انکو جنگ میں چھوٹا سمجھا پھیر دیا تھا اور غزوہ احد میں نہیں شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیب (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیبہ اور بعض نے کہا ہے کہ رقیبہ بن عقیبہ ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طالب یعنی عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور علی اور جعفر کے علاقائی بھائی تھے یہ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے

دس برس بڑے تھے اور جعفر علیؑ سے دس برس بڑے تھے۔ اسکو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہوا انکی کنیت ابو یزید تھی انکی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں تمکو بسبب دو محبتوں کے بہت زیادہ محبوب رکھتا ہوں ایک تو حب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تمسے اپنے چچا کی محبت کا میں زیادہ عالم ہوں عقیل اُن لوگوں میں ہیں جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوہ بدر میں جبراً شریک تھے پس یہ اُسی روز قید کر لیے گئے انکے پاس کچھ مال نہ تھا تو انکے چچا عباس نے انکا فدیہ دیا تھا۔ پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہو کر آ گئے تھے اور مشہدہ میں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور غزوہ موتہ میں شریک تھے پھر وہاں سے لوٹ آئے پھر انکو ایک مرض لاحق ہو گیا چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف میں انکا تذکرہ نہیں سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر میں ہر سال کے لیے ایک سو چالیس وسق عنایت کیے تھے بعض لوگوں نے کہا ہوا کہ حنین کے واقعہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ ثابت قدموں سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چپ رہ جاتا تھا۔ انکی ذات میں بہت سی خصلتیں نیک تھیں جنکے ذکر سے ہم طول نہ یں گے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت زیادہ جانتے تھے مگر قریش انسے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ اُنکی برائیوں کا شمار رکھتے تھے اور انکے پاس ایک بویا تھا وہ انکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سجد میں بچھا دیا جاتا تھا۔ لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم میں انکے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگوں نے انکو دشمن سمجھا اور انکے حق میں غلط باتیں کہیں اور ان لوگوں نے انکو اس بابت حق کی طرف منسوب کیا اور انکے اوپر جھوٹے بیان کا افترا باندھا اور ان باتوں کا موقع بوجہ اسکے کہ یہ حضرت علیؑ سے جدا ہو گئے زیادہ ملا اور یہ حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہوا کہ حضرت معاویہ نے انکے واسطے ایک روئے کہا کہ یہ ابو یزید اگر یہ نہ جانتے کہ میں بہتر ہوں اُنکے لیے اُنکے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے۔ تو عقیل نے کہا کہ میرا بھائی حالت دینی میں میرے واسطے بہتر ہوا اور تم دنیا میں میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہو گئی اور اللہ سے بد ریر اسکے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہوں یہ حضرت معاویہ کے پاس اسوجہ سے گئے تھے کہ وہ انکی خالہ فاطمہ بنت عقبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہیکو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتا خبر دی وہ کہتے تھے ہیکو ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے اپنے والد محمد عبداللہ بن اسد بن ہمارے پڑھا انھوں نے عبدالعزیز بن احمد سے نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور میں نے انکی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھے احمد بن علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن سعید عوصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ہشیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن عباس مرہبی اور اسحاق بن سعد نے اپنے والد سے نقل کر کے
بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہو گئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ میں آئے تو انھوں نے انکو اتاروا اور
اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ انکو کپڑے پہنا دین) پس انھوں نے انکو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انھوں نے
انکو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی۔ پس عقیل نے کہا کہ جسکو میں خیال کرتا ہوں
وہی ہو حضرت علی نے کہا نہیں تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کر دیجیے حضرت علی نے کہا کہ تمھارا قرض کس قدر ہو
انھوں نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اس قدر میرے پاس نہیں ہو لیکن اسوقت تک تم صبر کرو کہ مجھکو جو چاہ
ہزار وظیفہ ملتا ہو وہ لجا لے تو میں تمکو ویدون تو عقیل نے اسے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھکو اپنے
وظیفہ کی بابت تاخیر میں ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھکو حکم دیتے ہو کہ مسلمانوں کا مال تمھیں ویدون حالانکہ
انھوں نے مجھکو امین بنایا ہو۔ عقیل نے کہا مجھکو معاویہ کے پاس جانیکی اجازت ہو حضرت نے اجازت دی اور
یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہ نے اسے کہا کہ امیر ابو یزید نے علی اور اُنکے اصحاب کو کیوں چھوڑ دیا
انھوں نے کہا ہاں وہ لوگ اصحاب محمد بن حنفیہ بن انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا نہیں ہوں اور
تم ہو اور تمھارے اصحاب ابو سفیان اور اُنکے اصحاب لیکن میں تمھارے مائین ابو سفیان کو نہیں دیکھتا ہوں جب
دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور انکو تخت کے پہلو میں کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر تمام
لوگوں کو (آنیکا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوئے اور ضحاک بن عقیل اُنکے ساتھ اُنکے تخت پر بیٹھے پھر انھوں نے
عقیل کو اُڑا دیا وہ بھی اُنکے پاس آئے اور کہا امیر معاویہ یہ تمھارے ساتھ کون ہیں معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہیں
عقیل نے کہا الحمد للہ جسے کینگلی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہو کہ جسکا باپ ہمارے موشیوں کو مقام الطبع
میں نہی کیا کرتا تھا اس فن میں وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بیشک میں قریش کی خوبیوں کا عالم ہوں اور
عقیل قریش کے معائب کے۔ حضرت معاویہ نے انکو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے لے لیے اور
بوٹ آئے۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انھوں نے ابوصالح سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا
قریش میں چار شخص ایسے تھے کہ لوگ اُنکے پاس جاتے اور انکو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے
خزیمہ بن نوفل تیسرے ابوہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبد العزیٰ عامری انہیں سے تین آدمی
قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی انہیں سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس

جاتے تھے اور عقیل قریش کی برائیاں بیان کرتے تھے پس جس شخص میں برائیاں زیادہ ہوتیں تو وہ کہتا کہ کاش میں انکے پاس نہ آتا انھوں نے میرے ایسے معائب بیان کر دیے جو لوگ نہ جانتے تھے۔
حضرت عقیل سے انکے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہا نے روایت کی ہو مگر انکی روایت سے بہت کم حدیثیں ہیں۔
ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ بن ابی جبر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسمعیل بن عیاش نے سالم بن عبد اللہ سے انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہم نے (بطور تنہیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیاں تمھاری کثرت سے ہوں انھوں نے کہا یہ نہ کہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ کہو اللہ تمھارے لیے برکت دے اور تم پر برکت نازل کرے اور تمھارے لیے اس بی بی میں برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حمیری۔ شاہزادوں میں سے ہیں قبیلہ بنی حنیفہ کے پر دسی تھے مسلمان تھے مجتہد تھے انھوں نے اس قبیلہ کے لوگوں کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جبکہ ان لوگوں نے مرتد ہو جانیکا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگوں نے انکی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزینی کنیت انکی ابو حکیم ہے۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزند ان مقرن کے بھائی تھے۔ انکا نسب اور بیان ہو چکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور انکی صحبت میں رہے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں چلے آئے تھے انمیں عقیل بن مقرن یعنی ابو حکیم بھی تھے اور بخاری نے انکو عقیل بن مقرن ابو حکیم مزینی کہا ہے اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الخائے

فی

معارف الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور